عمران سیریز

جلد نمبر
22

ایڈلاوا

75 - آپریشن ڈبل کراس

76 - خیر اندیش

77 - پوائنٹ نمبر بارہ

78 - ایڈلاوا

ابن صفی

عمران سیریز نمبر 77

پوائنٹ نمبر بارہ

(تیسرا حصہ)

پیشرس

"بے چارے ڈائمنڈ جوبلی نمبر" کا تیسرا حصہ "پوائنٹ نمبر بارہ" پیش کر رہا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے! آپریشن ڈبل کراس اور خیر اندیش کی پسندیدگی کا بہت بہت شکریہ! پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ پیشرس کو پھر دلچسپ خطوط کے جوابات کے لئے وقف کر دیا گیا ہے۔ (پبلک کے بے حد اصرار پر) لہٰذا ایک بہت ہی دلچسپ خط کا اقتباس اور میرا جواب ملاحظہ فرمائیے۔ ایک صاحبہ رقم طراز ہیں۔

"کتاب کا نام یاد نہیں! لیکن آپ نے اس کے پیش رس میں لکھا تھا کہ بکر عید کے موقع پر آپ اپنا تندرست بکرا کس طرح صاف بچا لیتے ہیں۔ آئے گئے گوشت کی الٹ پلٹ کر کے۔ تدبیر بہت عمدہ تھی۔ اب آپ مجھے بتائیے کہ میں اپنا شب برات کا حلوہ کس طرح صاف بچا سکتی ہوں بڑی لاگت کا ہوتا ہے۔ دل دکھتا ہے خشک حلووں کے بدلے میں کہیں بھجواتے ہوئے۔

"محترمہ! میں تو اپنا تندرست بکرا آسانی سے بالکل مفت بچا لیتا ہوں لیکن حلوے کے سلسلے میں بہت پاپڑ بیلنے پڑیں گے۔ سب سے پہلے تو آپ کو وہ محلہ ہی چھوڑ دینا پڑے گا جہاں فی الحال مقیم ہیں۔ کیونکہ یہاں کے پڑوسی آپ کے عادات و اطوار سے بخوبی واقف ہوں گے لہٰذا وہاں نہیں چلے گی۔ چلئے چھوڑ دیا محلہ! اب یہ کیجئے شب برات سے ایک دن قبل اپنے ذاتی حلوے کا "خام مال" فراہم کر لیجئے دوسری صبح ٹھیک تین بجے بیدار ہو جائیے کہ محلے والے بیدار نہ ہوئے ہوں گے اور ان تک خوشبوئیں نہیں پہنچ سکیں گی۔ بہر حال اجالا پھیلنے سے پہلے آپ کا زیادہ لاگت والا حلوہ تیار ہو کر نعمت خانے میں مقفل ہو جانا چاہئے۔ سہ پہر سے آپ کے گھر دندان شکن قسم کے خوبصورت اور بدصورت حلووں کی آمد شروع ہو جائے گی۔ (ان پر خشک میوہ بہر حال وافر

مقدار میں چپکا ہوا ہوتا ہے) وصول کر کے رکھتی جایئے۔ پھر عرض کر دوں کہ اپنا ذاتی حلوہ میرے بکرے کی طرح بالکل مفت نہیں بچا سکیں گی۔ لہٰذا اپنے حلوے کا سامان منگاتے وقت چاندی کے ورق اور عرق کیوڑا ضرورت سے کسی قدر زیادہ ہی منگوا لیجئے گا۔ چلئے شام تک آپ حلوے وصول کرتی رہیں رات کو جب یقین ہو جائے کہ اب پڑوس کی کسی بی بی کی آمد کا امکان نہیں تو چپ چاپ اٹھئے اور ان دندان شکن حلوؤں سے آپ بھی ذرا سختی سے پیش آنا شروع کر دیجئے۔ یعنی انہیں کوٹ کوٹ کر چور کر ڈالئے۔ پھر اس چورے کو بڑے برتن میں بھگو دیجئے۔ رات بھر بھیگا رہنے دیجئے۔ صبح تک خشک میوؤں اور نشاشتے کی لیئی سی بن جائے گی۔ اب کڑاہی میں تھوڑا گھی ڈال کر کڑکڑائیے اور لیئی اسی میں الٹ کر اوپر سے بچے کھچے باسی دودھ کی بھی کچھ مقدار ڈال دیجئے۔ حلوہ پکانا تو آپ جانتی ہی ہیں۔ تیاری پر کیوڑے اور چاندی کے ورق سے اس کے صوری اور معنوی حسن میں بھی اضافہ کر دیجئے۔ پھر یاد دلادوں کہ وہ شب رات کا دوسرا دن ہوگا۔ فرض کیجئے آپ نے پڑوس میں حلوہ بھجوایا یا زیادہ بے تکلفی کی بناء پر خود لے کر گئیں اور کسی بزرگ خاتون نے ازراہ یگانگت پوچھ لیا کہ اے بی بی! کیا وہابڑی (وہابی) ہو کہ روزے نماز کے علاوہ کوئی کام وقت پر نہیں کرتیں، تو آپ کی کرکری ہو جائے گی۔ لہٰذا جواب بھی بتائے دیتا ہوں۔ چہرے پر سوگ طاری کر کے کہئے۔ یہ بات نہیں ہے خالہ جان! ہمارے گھرانے کی یہ ریت دادا جان کے وقت ہی سے چلی آرہی ہے۔ ہوا یہ کہ ہمارے پردادا کا ایک دانت عین شب رات دن سخت حلوے کی نذر ہو گیا تھا۔ بس غصے میں بھرے ہوئے اٹھے سبز جوڑا پہنا اور گھوڑے پر بیٹھ کر ایسے غائب ہوئے کہ پھر کبھی نہ پلٹے۔ اسی لئے ہمارے یہاں شب رات کے دن حلوہ نہیں پکتا اور ذرا کچھ ڈھیلا ہی پکتا ہے... کیوں؟ کیسی رہی...!"

والسلام

ابن صفی

۱۹ ستمبر ۱۹۷۴ء

اس واقعے سے پورے پرادنس میں سنسنی پھیل گئی تھی۔ اخبارات نے شہ سرخیاں لگائی تھیں۔ ان کے بیانات کے مطابق کومو جھیل مین دھماکوں سے تباہ ہو جانے والی ماہی گیری کے اسٹیمر پر عملہ کے سات آدمی موجود تھے۔ بقیہ لوگ کیپٹن سمیت ٹریسنی پارک میں جشن ریشم کی آخری تقریبات میں شرکت کر رہے تھے۔ جہاز دھماکوں کے بعد جھیل کی سطح سے نابود ہو گیا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر غرق ہوا ہو گا۔ ورنہ اتنی جلدی تہہ نشین ہو جانے کا سوال ہی نہیں پیدا ہو تا۔ سات جانیں بھی ضائع ہوئیں.... جہاز کے کیپٹن الفروزے کے بیان کے مطابق اس حادثے سے قبل جشن ریشم کی ایک تقریب کے دوران میں نامعلوم آدمیوں نے اس کے ماتحتوں پر فائرنگ بھی کی تھی۔ لیکن اس سے اسکے عملے کے آدمیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔ البتہ کچھ تماشائی زخمی ہو گئے تھے۔ انتظامیہ کے ذمہ دار افراد دونوں واقعات کے درمیان کسی تعلق کی تلاش میں ہیں۔ جہاز کا کپتان اس سے لاعلم ہے کہ جہاز کیونکر تباہ ہوا۔ الفروزے نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا تھا کہ ایک بیوقوف سے غیر ملکی طالب علم نے اس کا چیلنج قبول کر کے شمشیر زنی کے مقابلے کا آغاز کیا ہی تھا کہ کسی نے اس بے چارے پر فائر کر دیا۔ میرے عملے کے آدمی اس کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوئے تو اُن پر بھی فائرنگ کی گئی۔ نامعلوم حملہ آور فائرنگ کرتے ہوئے بھیڑ میں غائب ہو گئے اور وہ بے چارہ طالب علم پتہ نہیں مارا گیا یا ڈر کر روپوش ہو گیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ نامعلوم حملہ آور افراتفری کے عالم میں اسکی لاش بھی اٹھا لے گئے ہوں اور کسی کو پتہ نہ چل سکا ہو۔!

اسٹیمر کے ساتھ ہی غرق ہو جانے والے ساتوں آدمیوں کے نام بھی اخبارات میں شائع

ہوئے تھے اور نیک دل بوڑھے پلونیو کے مختصر سے خاندان پر قیامت ٹوٹ پڑی تھی کیونکہ اس فہرست میں اس کے اکلوتے جواں سال بیٹے کا نام بھی شامل تھا۔ بوڑھی ماں اور جوان بیٹی کی گریہ و زاری اس سے نہیں دیکھی جا رہی تھی۔ انہیں دونوں کے خیال سے خود کو سنبھالے رکھنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔ ورنہ خود اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا جا رہا تھا۔ دنیا تاریک ہو گئی تھی اس کی نظروں میں۔ وہ سوچا کرتا تھا کہ جب اس کے ہاتھ پاؤں تھکیں گے تو وٹالینی سے کہے گا کہ اب وہ جہاز کی ملازمت ترک کر کے شہتوت اور انگوروں کے باغات کو سنبھالے اور وہ خود صرف اپنے چھوٹے سے پولٹری فارم کی دیکھ بھال کرتا رہے گا۔ جس کی مرغیاں سارے زمانے سے انتخاب تھیں۔ اس کا دعویٰ تھا کہ اتنی وزنی تندرست مرغیاں پورے ریجن میں اور کہیں نہیں مل سکیں گی! اسے فخر تھا اپنی مرغیوں پر.... بڑی تندہی سے ان کی دیکھ بھال کرتا تھا اور ہمیشہ اس شبہے میں رہتا تھا کہ آس پاس کے لوگ ان کی تاک میں رہتے ہیں۔ بس ذرا اُن کی نظر چوکے اور وہ ایک آدھ مرغی غائب کر دیں۔ لیکن اس وقت اسے کسی کا بھی ہوش نہیں تھا۔ وہ تو اب یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح دونوں ماں بیٹی پر سکون ہوں تو وہ بھی کہیں چھپ چھپا کر اتنا روئے اتنا روئے کہ پسلیوں کا بوجھ کچھ کم ہو سکے۔!

دن ختم ہوا.... رات ہوئی لیکن نیند ان کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ پلونیو نے کئی بار انہیں سمجھایا تھا کہ جو کچھ ہونا تھا ہو چکا اب وہ واپس نہیں آسکتا۔ لیکن وہ تو بت بن کر رہ گئی تھیں۔ پھر جب آسمان پر صبح کے آثار نظر آنے لگے تو پلونیو نے محسوس کیا جیسے کوئی مکان کے عقبی حصے کا دروازہ پیٹ رہا ہو۔

"کون ہے....؟" وہ اٹھتا ہوا بولا۔ "ادھر کون ہو سکتا ہے۔؟"

دونوں کچھ نہ بولیں اور خود اسے ایسا لگا تھا جیسے اُس نے اپنی آواز کسی گہرے کنوئیں سے آتی ہوئی سنی ہو وہ تھکے تھکے قدموں سے عقبی حصے کی طرف بڑھا۔

"کون ہے بھائی....؟" وہ دروازے کے قریب پہنچ کر بولا۔

"دروازہ کھولو پاپا....!" باہر سے تیز قسم کی سرگوشی سنائی دی۔

"کک.... کون....!" بوڑھا بوکھلا گیا۔

"تمہارا لینی پاپا....!"

بوڑھے کو ایسا لگا جیسے اس کے جسم پر لاتعداد تیز رفتار چیونٹیاں رینگنے لگی ہوں.... وہ ہکا بکا کھڑا تھا۔

"دروازہ کھولو....!" اس بار نسبتاً اونچی آواز میں کہا گیا۔ "میں بھوت نہیں ہوں.... وہ غلط فہمی تھی۔!"

آہستہ سے پلونیو کا ہاتھ اٹھا اور دروازے کی سٹکنی گر گئی۔ ایک نوجوان بدحواسی کے عالم میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔

"میرے بچے....!" پلونیو اس سے لپٹ کر سسکیاں لینے لگا۔

"پیچھے ہٹو.... دروازہ بند کردو.... میں خطرے میں ہوں....!" نوجوان بولا۔ دروازہ بند کردیا گیا تھا اور وہ خاموشی سے کھڑے ایک دوسرے کو دیکھے جارہے تھے۔ پھر بوڑھا آہستہ سے بولا۔ "یہ کیا ہوا لینی....؟"

"پھر بتاؤں گا... مجھے کہیں چھپاؤ۔ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے پائے کہ میں زندہ ہوں۔!"

پلونیو کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور وہ آہستہ سے بولا۔ "کیا ان دونوں کو بھی نہیں....؟"

"نہیں....! ہرگز نہیں.... عورتیں پیٹ کی ہلکی ہوتی ہیں۔!"

"دیکھو....! یہ ناممکن ہے ان کی حالت بہتر نہیں ہے۔!"

"اچھا....! میں سوچوں گا لیکن ابھی نہیں....! ابھی تم مجھے کہیں چھپادو۔!"

پلونیو نے بھی یہی مناسب سمجھا کہ فی الحال دونوں غم زدوں کو اس سے لاعلم ہی رکھا جائے ورنہ ہوسکتا ہے کہ ان دونوں میں کسی کو شادی مرگ ہو جائے۔

"اچھا تم چپ چاپ شرابوں والے تہہ خانے میں چلے جاؤ.... میں کوئی انتظام کروں گا۔" پلونیو بالآخر بولا۔ "جلد ہی تم تک پہنچنے کی کوشش کروں گا۔ آج تو بیٹے مجھے تمہارے لیے باورچی خانے سے چوری بھی کرنی پڑے گی۔" اس نے اس کا شانہ تھپک کر ہنسنے کی کوشش کی تھی۔ عجیب سے جذباتی ہیجان میں مبتلا ہو کر رہ گیا تھا۔ بیچارہ پلونیو.... وتالینی کو تہہ خانے میں پہنچا کر خود اس کمرے میں واپس آیا جہاں وہ دونوں اب بھی اسی طرح بیٹھی ہوئی تھی۔

پلونیو کہنے لگا "ٹریسالو کا شکاری اوٹو تھا۔ کوئی آدمی ٹریمیز سے آیا تھا اور اس سے کہہ رہا تھا کہ

غرق ہو جانے والوں کی فہرست میں غلطی ہو گئی ہے ان میں کئی آدمی اسٹیمر کے کپتان ہی کے ساتھ ہیں۔!"

دونوں پوری طرح پلونیو کی طرف متوجہ ہو گئیں تھیں۔ پلونیو پھر بولا۔ "خدا ہم پر ضرور رحم کرے گا ہم نے کبھی کسی کو دکھ نہیں پہنچایا۔ ہمیشہ دوسروں کے کام آتے رہے ہیں۔ وہ تو یہ بھی کہہ رہا تھا کہ ریڈیو آپریٹر ہمیشہ کپتان کے ساتھ ہی رہتا ہے جہاں بھی جاتا ہے اسے ساتھ لے جاتا ہے۔ ہمارا لینی ریڈیو آپریٹر ہی تو ہے۔

دونوں نے پھر سسکیاں لینی شروع کر دیں اور پلونیو نے کہا "اس سے تو بہتر یہ ہو گا کہ تم دعائیں مانگو.... شکاری کے دوست کا بیان سچ ہو۔!"

وہ دونوں خود پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگیں ان کی دھندلائی ہوئی آنکھوں سے امید کی کرنیں پھوٹنے لگی تھیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد کچن میں برتن بھی کھنکنے لگے تھے۔ ناشتے کی میز پر اس نے اپنی بیوی سے کہا "اب مجھے تاب کہاں....؟ تم میرے لئے کچھ چیزیں ناشتہ دان میں رکھ دو اور کافی کا تھرموس بھر دو.... میں ابھی ٹریمیزو جاؤں گا شکاری کہہ رہا تھا کہ اسٹیمر کا عملہ کپتان سمیت ٹریسنی سے ٹریمیزو آگیا ہے۔!"

"میں ابھی سب کچھ کئے دیتی ہوں۔ پاپا تم ضرور جاؤ۔!" اس کی بیٹی سلوانا بولی۔ "لیکن جلد سے جلد واپس آنے کی کوشش کرنا۔!"

"یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے....!" وہ جلدی سے بولا۔ "اور ہاں! تم ذرا میری مرغیوں کا خیال رکھنا کئی دن سے ایک لومڑی لاگو ہو رہی ہے۔!"

"تم فکر نہ کرو....! تمہاری واپسی تک میں وہیں بیٹھی رہوں گی۔!"

"لیکن ایک بار غور سے سن لو ابھی کسی سے بھی اس کا تذکرہ ہرگز مت کرنا اگر ہم نے اخبارات میں شائع ہونے والی فہرست کے بارے میں شبہ ظاہر کیا تو خواہ مخواہ پولیس پیچھے پڑ جائے گی۔!"

"ہاں یہ بات تو ہے....!" سلوانا اپنی ماں کی طرف دیکھ کر بولی۔ "ہمیں ابھی خاموش ہی رہنا پڑے گا۔!"

ماں نے سر کو اثباتی جنبش دی کچھ بولی نہیں۔

اس طرح پلونیو اپنے روپوش بیٹے کے لئے ناشتہ فراہم کر کے صدر دروازے سے باہر نکلا تھا اور چکر کاٹ کر مکان کی پشت پر جا پہنچا تھا۔ عقبی دروازے کی اندرونی سٹکنی پہلے ہی سے نیچے گرا رکھی تھی۔ یہ آہستگی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور تہہ خانے میں اترتا چلا گیا۔ وٹالینی کو اُس نے پورا واقعہ بتا کر کہا "اب آخر میں ٹریمیز سے واپسی پر انہیں کیا بتاؤں گا۔!"

"کچھ سوچیں گے فی الحال تم مجھے پیٹ بھر لینے دو۔ بہت بھوکا ہوں۔" پلونیو اس کی کہانی سننے کے لئے بے چین تھا۔

"یہ قطعی جھوٹ ہے کہ اسٹیمر پر سات آدمی موجود تھے میرے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔" وٹالینی بولا۔ "سمجھ میں نہیں آتا کہ سات آدمیوں کی کہانی کیوں سنائی گئی۔!"

"مگر سوال تو یہ ہے کہ تم کس طرح بچے۔!"

"بس یہی سمجھ لو کہ جس نے بھی اسٹیمر کو غرق کیا تھا کم از کم مجھے مرنے سے بچالیا۔ شروع سے سنو اسٹیمر زیادہ تر ٹریسنی میں لنگر انداز رہتا تھا اور عملہ اسے محض رات بسر کرنے کے لئے گھر کی طرح استعمال کرتا تھا۔ لیکن حادثے والی رات کی صبح کو ہمیں شمال کی طرف روانہ ہونا تھا کسی وجہ سے اسٹیمر کو اس رات ٹریسنی سے چھ میل آگے لے جا کر لنگر انداز کیا گیا اور میرے علاوہ بقیہ لوگ لانچوں میں بیٹھ کر ٹریسنی چلے گئے جشن کے اختتام پر وہ واپس آتے اور پو پھٹتے ہی اسٹیمر آگے بڑھ جاتا۔ مجھے بہر حال اسٹیمر ہی پر موجود رہنا تھا کیونکہ ہر وقت کہیں نہ کہیں سے پیغام آتا رہتا تھا اب اصل واقعے کی طرف آؤ.... رات کا کھانا کھا کر عرشے پر چہل قدمی کر رہا تھا کہ کسی نے بے خبری میں پیچھے سے میری گردن پر وار کیا اور میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اس کے بعد کا علم نہیں کہ اسٹیمر پر کیا گزری.... دوبارہ ہوش میں آیا تو خود کو ایک لانچ کے کیبن میں پڑا پایا۔ وہ بھی اس حال میں کہ میرے ہاتھ پیر رسیوں سے جکڑے ہوئے تھے اور منہ پر ٹیپ چپکا دیا گیا تھا اور میں نے دھماکے سنے تھے جو دور کے معلوم ہوتے تھے کچھ سمجھ ہی میں نہ آسکا کہ وہ سب کیا ہو رہا ہے۔ بے بسی سے پڑا رہا۔ پھر ایک نقاب پوش کیبن میں آیا تھا اور میرے پیروں کی رسیاں کھول کر لانچ کے نچلے حصے میں لے گیا تھا" وٹالینی خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا۔ پلونیو نے بے چینی سے پہلو بدل کر پوچھا۔ "پھر کیا ہوا....؟"

"دن بھر قیدی رہا.... وہی نقاب پوش آکر اپنے ہاتھوں سے مجھے کھانا کھلاتا تھا اور مجھ سے

میری ضروریات کے متعلق پوچھتا رہتا تھا۔ آج صبح جب میری آنکھ کھلی تو لکو کے ایک ویران ساحل پر پڑا ہوا تھا اور میرے ہاتھ پیر بھی آزاد تھے بس پھر میں گھر کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔!"

"بس اتنی سی کہانی ہے.....!" پلونیو اُسے بے اعتباری سے دیکھتا ہوا بولا۔

"اور کیا.....؟"

"تت تو تم ایک اہم آدمی بن سکتے ہو۔ پولیس کو صحیح بیان دے دو..... بھلا تم کس طرح خطرے میں ہو سکتے ہو اس طرح چھپے رہنا احمقانہ بات ہو گی۔!"

"مجھ سے ایک غلطی سرزد ہوئی ہے۔!" وہ اپنے باپ کو غور سے دیکھتا ہوا بولا۔

"کیوں.....؟ کیوں.....؟"

"میں تمہیں کسی طرح بھی نہ سمجھا سکوں گا کہ وہ خطرہ کس قسم کا ہے مجھے ساری زندگی روپوشی میں بسر کرنی ہو گی۔!"

"تم سمجھانے کی کوشش تو کرو.....!" پلونیو نرم لہجے میں بولا۔

"میں جن کا ملازم ہوں وہ بے حد خطرناک لوگ ہیں۔!"

"پہلے کبھی تم نے نہیں بتایا۔!"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔!"

"کیسی حیرت انگیز باتیں کر رہے ہو تم.....!"

"یقین کرو پاپا.....! ملازمت حاصل کرنے سے قبل مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ کس قسم کے لوگ ہیں۔ میں نے ریڈیو آفیسری کی ٹریننگ لی تھی۔ لہٰذا مجھے یہی کام کرنا تھا۔ انگوروں اور ریشم کے کیڑوں میں پڑنا ہوتا تو اس قسم کی تعلیم ہی کیوں حاصل کرتا۔ باغبانی کا کورس کیا ہوتا۔!"

"ظاہر ہے.....!" پلونیو سر ہلا کر بولا۔

"بہر حال.....! ملازمت حاصل کرنے کے لئے جب میں جنیوا گیا تو کسی بھی جہاز راں کمپنی کو ریڈیو آپریٹر کی ضرورت نہیں تھی۔ سخت مایوسی ہوئی۔ ظاہر ہے کہ اس بھاگ دوڑ میں بہتیرے لوگوں سے ملاقاتیں ہوئی تھیں۔ انہی میں سے کسی ایک نے مجھ سے کہا کہ فی الحال ماہی گیری کے ایک اسٹیمر پر ریڈیو آپریٹر کی جگہ خالی ہے جو کومو جھیل میں ماہی گیری کرتا ہے۔ اگر تم چاہو تو تمہیں اس پر نوکری مل سکتی ہے۔ کیا حرج ہے فی الحال کر لو اس کے بعد بہتر مواقع کے

انتظار میں رہنا۔ میں نے سوچا چلو ٹھیک ہے وقتی طور پر یہی سہی اسی طرح یہ ملازمت ہاتھ آئی تھی۔ میں نے سوچا تھا کہ ماہی گیری کے اسٹیمر پر تنخواہ ہی کیا ہوگی۔ یہی سمجھ لوں گا کہ جیب خرچ ہی مل رہا ہے اور عملی تجربہ بھی حاصل ہو رہا ہے۔ جو کسی بڑے جہاز پر ملازمت حاصل کرنے کے سلسلے میں کام آئے گا۔!"

"تم نے ٹھیک ہی سوچا تھا۔!"

"لیکن تم نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ میں تمہیں اتنی بڑی بڑی رقمیں ہر ماہ کس طرح بھیجتا رہتا تھا۔!"

"بھلا اس میں تشویش کی کیا بات تھی۔!" پلوینو نے حیرت سے کہا۔ "بہتیرے لوگ بیک وقت کئی کئی کام کرتے ہیں اور خوب کماتے ہیں۔!"

"مگر میرے ساتھ ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ مجھے کچھ دنوں کے بعد اتنی تنخواہ ملنے لگی تھی کہ جو کسی بڑے سے بڑے جہاز کے کپتان کی بھی نہیں ہو سکتی۔!"

پلوینو پھر اسے حیرت سے دیکھنے لگا۔

"اس طرح نہ دیکھو۔!" وٹالین پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔ "کومو جھیل کی مچھلیاں اتنی قیمتی نہیں ہیں۔!"

"پھر....؟"

"میں نا تجربہ کاری اور لالچ کی بناء پر اسمگلروں کے چکر میں پڑ گیا تھا اور اسمگلر بھی کیسے خطرناک....اسلحہ کے اسمگلر....!"

پلوینو فرش پر تھوک کر اٹھ کھڑا ہوا اور اُسے گھورتا ہوا بولا۔ "غرق ہی ہو جاتے تو بہتر تھا۔!"

"پاپا....! میں مجبور بھی تھا۔!" وہ گھگھیایا۔

"کیا مجبوری تھی....؟"

"انہوں نے مجھے دھمکی دی تھی کہ اگر میں نے ان کے لئے کام نہ کیا تو وہ نہ صرف مجھے بلکہ میرے خاندان والوں کو بھی جان سے مار دیں گے۔!"

"بکواس مت کرو....اٹلی میں قانون کی حکومت ہے۔!"

"تم کیا جانو کہ اس دور میں کیا ہو رہا ہے....پچھلے زمانے کے اخلاقی قصہ کہانیوں تک محدود

رہے ہو۔!"

"پھر میں تمہیں اتنا بزدل نہیں سمجھتا کہ تم محض دھمکی سے مرعوب ہو کر جہنم کا راستہ اختیار کرو گے۔!"

"میں تو یہ نہیں کہتا کہ محض دھمکی کی بنا پر ان کے لئے کام کرتا رہا پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اس میں لالچ کو بھی دخل تھا۔!"

"مشقت پسند پلوینو کے لالچی بیٹے۔!" وہ گلوگیر آواز میں بولا تھا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔ وٹالینی سر پکڑ کر بیٹھا رہا۔

"گنہگاروں کو خدا بھی معاف کر دیتا ہے اگر انہیں ندامت ہو۔!" تھوڑی دیر بعد وٹالینی بولا۔ "اگر میں ان میں دوبارہ جانا چاہتا تو کوئی نہ کوئی کہانی گھڑ سکتا تھا۔ میں انہیں مطمئن کر دیتا لیکن اے میرے ایثار پسند باپ میں ان میں واپس جانے پر مر جانے کو ترجیح دوں گا۔ میں جارہا ہوں۔!"

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ دو ہی قدم چلا ہو گا کہ پلوینو اس کا بازو پکڑ کر بولا۔

"ٹھہرو.....! مجھے یقین ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو۔!"

وٹالینی دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپائے پھر پلٹ آیا۔

ان کی لانچ لکوہی کے ساحل پر لنگر انداز تھی لیکن دوسری لانچوں سے الگ تھلگ نہیں تھی۔ اس کے آس پاس درجنوں لانچیں موجود تھیں عمران اپنے اسی ریڈی میڈ میک اپ میں تھا جس سے میریانا پہلے ہی خوف زدہ ہو گئی تھی۔ جیمسن اس وقت لانچ پر موجود نہیں تھا۔ میریانا مسلسل بولے جارہی تھی۔ عمران کبھی کیبن کی چھت پر نظر جما دیتا اور کبھی فرش کو گھورنے لگتا۔ وہ کہہ رہی تھی۔ "تم لوگ میری سمجھ سے باہر ہو.....! آخر اعتراف کیوں نہیں کر لیتے کہ اسٹیمر تم ہی دونوں کی سازش سے تباہ ہوا.... حقیقتاً تم اسی ملک کے کوئی ذمہ دار آدمی ہو جس کے لئے اسلحہ اسمگل کیا جانے والا تھا۔!"

"بولے جاؤ.....!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "ابھی مجھے یہ اطلاع بھی مل سکتی ہے کہ میں

دراصل ہٹلر ہوں۔اپنی خودکشی کاڈرامہ اسٹیج کرا کے روپوش ہو گیا تھا۔اور اب ایک اوپیرا سنگر کے روپ میں دوبارہ نمودار ہوا ہوں۔!"

"پھر تم آخر ہو کون....؟"

"ڈھمپ....!"

"مجھے تو یہ نام بھی بکواس ہی معلوم ہوتا ہے یونانیوں کے ایسے نام نہیں ہوتے۔!"

"یونان میں غیر یونانی بھی رہتے ہیں۔!"

"تم کچھ بھی کہو....!وہ ہرگز نہیں ہو جو نظر آتے ہو تم....!الفروزے کی تلوار توڑ دی تھی۔اس دیو کو نروس کر دیا تھا۔" وہ کچھ اور بھی کہنے والی تھی کہ جیمسن واپس آ گیا۔

"کیا رہی....؟" عمران نے اس سے اردو میں پوچھا۔

"اس کا گھر دیکھ آیا ہوں لیکن وہ وہاں محفوظ نہ رہ سکے گا۔ آپ نے خواہ مخواہ اسے یہاں سے جانے دیا۔!"

"لانچ پر رکھنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔!"

"آپ نے کیسے یقین کر لیا کہ وہ دھوکہ نہ دے گا۔!"

"کم از کم ان لوگوں میں تو واپس نہیں جا سکے گا اچھی طرح جانتا ہے کہ اگر ہماری نشان دہی کر بھی دی تو ہم ان کے ہاتھ نہ لگیں گے خود اسی کی گردن پھنس جائے گی۔!"

"دل نہیں مانتا....!"

"مجھے یقین ہے کہ وہی کرے گا جو ہم نے کہا ہے۔!"

"خیر دیکھا جائے گا ویسے اس کے گھر کے قریب میں نے ایک بے حد تندرست مرغیوں کا فارم دیکھا ہے۔ شاید اس کے باپ کا ہے۔!"

"کیا مطلب....!"

"آج رات کو دو چار مرغیاں پار کرلاؤں گا۔ مچھلی کھا کھا کر بُرا حال ہو رہا ہے۔!"

"میں تمہیں پولیس کے حوالے کر دوں گا۔!" عمران آنکھیں نکال کر بولا۔ پھر میریانا سے اطالوی میں کہا۔ "اس کا دماغ چل گیا ہے۔!"

"کیوں....!کیا کہتا ہے؟"

"کسی شریف آدمی کی تندرست مرغیاں دیکھ آیا ہے ان پر ہاتھ صاف کرنا چاہتا ہے۔!"

"صورت سے تو ایسا نہیں معلوم ہوتا۔!"

"وہاں میں نے ایک خوب صورت لڑکی بھی دیکھی ہے معصوم اور بھولی بھالی سی۔!" جیمسن نے کہا۔

"مرغیوں ہی کی وجہ سے بھولی بھالی لگ رہی ہو گی۔!" عمران سر ہلا کر بولا۔

"میں بستی میں ایک ٹریٹوریا دیکھ آیا ہوں۔ وہیں کھانا کھائیں گے۔!" جیمسن نے کہا۔ "اُبلے ہوئے چاول اور مچھلی سے جی اکتا گیا ہے۔!"

"گھٹیا ٹیسٹ رکھتے ہو.....!" میریانا بولی۔ "کسی بولکیتر یا رومن میں کیوں نہ کھائیں۔!"

"ٹریٹوریا کے کھانوں میں گھریلو پن ہوتا ہے یہی چیز مجھے پسند ہے۔!" جیمسن نے کہا۔ "مٹر پلاؤ اور جھینگوں کے پلاؤ کا تو جواب ہی نہیں ہوتا۔!"

"یہ بھی کوئی کھانے کی چیزیں ہوئیں۔!" وہ بُرا سا منہ بنا کر بولی۔

"ارے اب تم دونوں مجھے ابال کر کھا جاؤ۔!" عمران جھلا کر بولا۔

"تم دونوں ہی جھکی ہو..... میں سونے جا رہی ہوں جب کہیں چلنے کا ارادہ ہو تو مجھے جگا دینا۔!" میریانا نے کہا اور عرشے سے کیبن میں چلی گئی۔

"یہ مصیبت آپ نے خواہ مخواہ پال رکھی ہے۔!" جیمسن نے اردو میں کہا۔

"اپنی فکر کرو..... میرے چکر میں نہ پڑو۔!"

"خیر اسے چھوڑیئے.....! شاید آپ کی فائرنگ سے الفروزے کے چھ آدمی مر گئے تھے جن کی لاشیں اس نے دریا بُرد کرا دیں اور اسٹیمر میں ان کی موجودگی کی کہانی گھڑ لی۔

"میں نے یونہی فائر کئے تھے۔ ہو سکتا ہے کوئی زخمی ہوا ہو۔ اگر وہ مرے ہوں گے تو اپنے ہی آدمیوں کی فائرنگ سے۔ سبھی بُری طرح بپے ہوئے تھے۔!"

"لیکن آپ پر بڑی مہربانی فرمائی ہے اس دیوانے.....!"

"دھوکے کی ٹٹی.....! وہ اچھی طرح سمجھ چکا ہو گا کہ میں نے اسے الجھائے رکھنے کے لئے اس کا چیلنج قبول کر لیا تھا۔!"

"تو پھر اس غلط بیانی کا مطلب.....!"

"نہیں چاہتا کہ ہم اس کے قابو میں آنے سے پہلے پولیس کے ہتھے چڑھ جائیں۔!"

"بات کچھ کچھ سمجھ میں آرہی ہے۔!" جیمسن سر ہلا کر بولا۔

"بس دیکھتے رہو.... کچھ نہ کچھ ہو کر رہے گا۔ مجھے اسلحے کی اسمگلنگ سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ اسٹیمر کو اسی لئے تباہ کر دینے کی اسکیم بنائی تھی کہ ایڈلاوا بوکھلا کر اپنی کمین گاہ سے نکل پڑے اور وہ نکل پڑے گا تم دیکھ لینا۔!"

جیمسن تھوڑی دیر خاموش رہ کر بولا "موگمبی اور اس کی بہن کا کیا ہوگا....؟"

"ایکس ٹو کا ایجنٹ انہیں اس سفارت خانے کے حوالے کر دے گا جو نائیجیریا اور اٹلی کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے۔!"

"کیا یہاں نائیجیریا کا سفارت خانہ نہیں ہے....؟"

"فی الحال نہیں ہے.... لیکن دوسرے سفارت خانے کے توسط سے دونوں کے درمیان تجارتی تعلقات ہیں۔!"

"کیا حشر ہوگا موگمبی کا....؟"

"موگمبی ہمارا مسئلہ نہیں ہے اسے محض ایڈلاوا کا پتہ معلوم کرنے کے لئے پکڑا تھا۔!"

"جوزف اداس ہو جائے گا۔!"

"اس مٹی کا بنا ہوا نہیں ہے جس سے تم بنے ہو۔!"

"کیا آپ کو یقین ہے کہ وٹالینی پوائنٹ نمبر بارہ کی نشان دہی نہیں کر سکتا۔!"

"بے وقوف آدمی اگر اسے چھپانا ہوتا تو پوائنٹ نمبر بارہ کا نام ہی کیوں لیتا کھوپڑی استعمال کرو۔!"

"یہ بھی ٹھیک ہے۔!"

"میرا خیال ہے کہ پوائنٹ نمبر بارہ ٹریسنی کے آس پاس ہی کہیں ہوگا۔!"

"میریانا سے پوچھئے۔!"

"فی الحال اسے ایڈلاوا کے سلسلے میں چھیڑنا مناسب نہیں سمجھتا۔! اگر اُسے شبہ ہو گیا کہ مجھے ایڈلاوا کی تلاش ہے تو بھاگ نکلنے کی سوچنے لگے گی۔!"

"ویسے اسے یقین نہیں آرہا کہ اسٹیمر کی تباہی سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔!" جیمسن نے کہا۔

"یقین اور شبہے کی کش مکش میں مبتلا ہے۔ فی الحال اسے اسی ذہنی کیفیت سے دوچار رہنے دو۔!"

"اس کے باوجود بھی مجھ سے اُبلے ہوئے چاول نہیں کھائے جاتے۔ گوشت کے لئے ذبیحہ ہونا ضروری ہے مرغی آپ چرانے نہیں دیتے۔ پھر کیا کروں....؟"

"چوری کی مرغی ذبح تو ہو جائے گی لیکن حلال نہیں ہو گی۔!"

"میں پرانا حرام خور ہوں....!"

"میرے ساتھ رہ کر حرام خوری نہیں چلے گی۔!"

"وہ شائد وٹالینی کی بہن تھی۔ خالص اطالوی کلاسیکی چہرہ۔!"

"میں تمہیں نقشین بنادوں گا۔ اگر رومانیت کا چکر چلایا۔ ہم یہاں کام کرنے آئے ہیں۔!"

"اور میریانا کے ساتھ کئے جارہے ہیں۔!"

"بکواس مت کرو.... وہ بہت کار آمد ہے۔ میں نے اُسے تلاش نہیں کیا۔ محض اتفاقیہ دریافت ہے۔!"

"مجھے تو بالکل اُلو سمجھتی ہے۔!"

"اور مجھے الو کا والد سمجھتی ہے۔ چونچ بند کرو اپنی اور مجھے سوچنے دو....!"

جیمسن نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی اور خود بھی کیبن میں چلا گیا عمران عرشے ہی پر کھڑا رہا۔ اس کی آنکھوں سے گہرے تفکر کا اظہار ہو رہا تھا اور نظریں یونہی ادھر ادھر چکراتی پھر رہی تھیں کہ وہ دفعتاً چونک پڑا۔ اس کی توجہ کا مرکز قریب ہی سے گزرنے والی ایک چھوٹی سی بادبانی کشتی تھی۔ کچھ دور جاکر کشتی پھر اسی جانب مڑی اور آہستہ آہستہ اس کی لانچ کی طرف بڑھتی رہی۔ اس دوران میں عمران نے جیب سے تاریک شیشوں کی عینک نکال کر آنکھوں پر چڑھالی تھی۔ لیکن وہاں سے ہٹا نہیں تھا۔ کشتی پھر اتنے قریب سے گزرتی رہی تھی کہ اس کے اندر بیٹھے ہوئے دو افراد کی شکلیں تک واضح طور پر دکھائی دی تھیں۔

عمران کی لانچ کے برابر ہی دو لانچیں اور بھی تھیں اور ان کے بعد تھوڑی سی جگہ خالی تھی۔ جہاں وہ بادبانی کشتی روک دی گئی عمران نے طویل سانس لی اور کیبن کی طرف مڑ گیا۔ میریانا سچ مچ سو گئی تھی اور جیمسن ایک آنکھ میچے اور دوسرے کسی قدر کھولے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں کچھ سوچے جارہا تھا۔

"او بھائی....!" عمران آنکھوں سے عینک اتارتا ہوا بولا۔ "یہ تم ایک خطرناک بلا بھی اپنے ساتھ لگالائے ہو۔!"

"کیا مطلب....؟ میں نہیں سمجھا جناب....!"

"ہم پہچانے جاچکے ہیں اور محض تمہاری احمقانہ ضد کی بدولت۔!"

"خدا رحم کرے مجھ پر....! آخر ہوا کیا....!" جیمسن بوکھلا کر بولا۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ محض ڈاڑھی مونچھوں کی صفائی پر مطمئن نہ ہو جاؤ۔ چہرے کی بناوٹ میں بھی تھوڑی سی تبدیلی کرالو۔!"

"میرا دعویٰ ہے کہ یہاں مجھے کوئی نہیں پہچان سکتا۔ میری وگ اور نقلی ڈاڑھی ایسی ہی تھی۔ الفروزے اور اس کے ساتھی مجھے ہرگز نہیں پہچان سکتے۔ یا ٹھہریئے....! پھر وہ کوئی ایسا ہی آدمی ہوگا جس نے مجھے روم میں دیکھا ہوگا۔!"

"جی نہیں...! وہ ایسی شخصیت ہے جس نے قریباً تین ماہ تک آپکو بہت قریب سے دیکھا ہے۔!"

"میری سمجھ میں نہیں آرہا.. اب یہ الجھن جلدی سے رفع کیجئے۔!" جیمسن اپنا کان پکڑ کر بولا۔

"ایدلی دے ساواں....!"

"نہیں....!" جیمسن اتنے زور سے اچھلا تھا کہ میریانا بھی جاگ پڑی تھی۔!

"ہاں لوئیسا....! جس نے جیمسن ہارلے کو ہمارا ایجنٹ بنوانے میں مدد دی تھی۔!"

تب تو بہت بُرا ہوا....!"

"میرا خیال ہے کہ جب تم اس ریڈیو آپریٹر کو اس کے گھر پہنچانے گئے تھے اسی وقت سے تمہارا تعاقب ہوتا رہا ہے۔ اب اس لونڈے کی بھی خیر نہیں معلوم ہوتی۔!"

"میں اس کے بھائی کو ہرگز نہیں مرنے دوں گا۔ جو قریباً ساڑھے سات سال بعد مجھے پسند آئی ہے۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ لوئیسا کہاں سے ٹپک پڑی۔ کیا وہ آدمی اس سے مدد طلب کر بیٹھا ہے۔!"

"میرا خیال ہے کہ جیمارلے کی لاش ہی نے اسے اس طرف متوجہ کیا ہوگا۔ پھر ہو سکتا ہے اس نے اس سلسلے میں اس آدمی سے بھی رابطہ قائم کیا ہو جس کی ہمیں تلاش ہے۔!"

"یہ تو بہت بُرا ہوا یور میجسٹی....! میں شرمندہ ہوں....!"

"فکر مت کرو! دیکھا جائے گا۔!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "پہلے ایک تھا اب دو ہو گئے۔ ویسے اسے

اچھی طرح ذہن میں رکھ لو لوئیسا کسی قسم کی رعایت نہیں کرے گی۔ پہلے وہ پتہ لگانے کی کوشش کریں گے کہ ہماری تعداد کیا ہے۔ پھر ایک ایک کر کے ٹھکانے لگانے کی کوشش کرے گی۔!"

"میں نے کتنی بار تم سے کہا ہے کہ میری موجودگی میں اطالوی میں گفتگو کیا کرو۔!"

دفعتاً میریانا بولی اور عمران جیمسن سے اطالوی میں کہنے لگا۔!"اگر تم کسی ٹریٹوریا ہی میں کھانا چاہتے ہو تو اُوسوبیو کو کھانا لیکن تم گوشت کیسے کھا سکو گے۔ اچھا تو پھر میں بتاؤں کوڈے ڈی ریسپو لے لینا۔!"

"میں دیکھ رہی ہوں کہ تم لوگ گوشت کے معاملے میں بہت محتاط ہو... کیا یہودی ہو تم لوگ؟"

"خالص رومن کیتھولک ہیں....!" عمران بولا۔"کیا تمہیں یاد نہیں کہ عیسیٰ مسیح نے اپنے حواریوں کو گوشت اور شراب کے استعمال سے روکا تھا۔!"

وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھتی رہی پھر بولی"تب تو تمہارا درجہ ولیوں سے بھی بلند ہونا چاہئے کیونکہ شراب اور گوشت تو پادری بھی نہیں چھوڑتے۔!"

"اُن کے اعمال اُن کے ساتھ .... ہمارے اعمال ہمارے ساتھ ہم اس کے قائل نہیں کہ صرف عیسیٰ کی پرستش ہی ہمیں عذاب قبر یا جہنم سے بچالے گی۔!"

"کہیں تم لوگ براہِ راست آسمان سے تو نہیں ٹپکے ہو۔!"

"میں نے ذاتی طور پر تو یہی کوشش کی تھی کہ براہِ راست آسمان سے ٹپکوں لیکن میری رائے سے اتفاق نہیں کیا گیا۔!"

"اچھا تو اب کھانے کی سوچو.... مجھے بھوک لگ رہی ہے۔!"

"میں نے سوچا ہے کہ اس وقت ہم کہیں نہ جائیں۔!"

"تو پھر....؟"

"آج میں تمہیں اپنے قبیلے کے کھانے کھلواؤں گا۔ یونان میں رہتا ہوں لیکن میرا باپ حقیقتاً بَربَر تھا اور ماں یونانی.... میرے باپ نے مجھے بڑے لذیذ کھانے تیار کرنے کی ٹریننگ دی ہے۔ ایک چیز ہوتی ہے مونگ کی دال سلیمانی.... اس وقت میں تمہیں اس کی وہ چیز کھلاؤں گا جسے قبائلی زبان میں کھچڑی کہتے ہیں جو چٹنی کے ساتھ کھائی جاتی ہے۔!"

"کتنی دیر میں تیار ہو گی وہ چیز....؟"

"آدھے گھنٹے سے زیادہ صرف ہو تو گولی مار دینا۔!"

"اچھا....اچھا....پکاؤ....میں بھی دیکھوں گی۔!"

"مارے گئے....!" عمران جیمسن کی طرف دیکھ کر اردو میں کراہا۔"چاول تو موجود ہیں لیکن مونگ کی دال کہاں سے لائیں۔!"

"میں بتاؤں....!"

"جلدی بولو برخوردار....! ورنہ ہم نے خشکی پر قدم رکھا اور مارے گئے۔!"

"میرے پاس خشک جھینگے وافر مقدار میں موجود ہیں انہیں کی کھچڑی پکائے لیتے ہیں۔ دیکھے گی تو بس اتنا ہی کہے گی یہ کوئی نئی چیز نہیں۔ اٹلی میں رلیسی اے اسکیمپی کہلاتی ہے۔!"

"چلو ٹھیک ہے....شاباش....چلو جلاؤ آئیل اسٹوو....!"

"اب یہ بھی میں ہی کروں....!"

"تمہیں تو اب عورت کے میک اپ ہی میں رہنا پڑے گا حماقت ہی ایسی کر بیٹھے ہو۔!"

"خدا دیکھ رہا ہے....!" جیمسن ٹھنڈی سانس لے کر اٹھتا ہوا بولا۔

تباہ ہو جانے والے ماہی گیری کے اسٹیمر کا عملہ کپتان سمیت ٹریمینز و میں مقیم تھا اور وہ سب اپنے ساتوں ساتھیوں کا سوگ منا رہے تھے۔ بحری فوج کے ماہرین ٹریسنی کے اس مقام پر جہاں یہ وقوعہ ہوا تھا چھان بین کر رہے تھے اس چھان بین کے سلسلے میں وہ الفروزے سے پہلے ہی پوچھ گچھ کر چکے تھے اور الفروزے کو شبہ تھا کہ اس کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ دراصل دھماکوں کی نوعیت نے حکام کو چوکنا کر دیا تھا۔ ٹریسنی اور اس کے آس پاس کی بستیوں میں کوئی جانی نقصان تو نہیں ہوا لیکن کئی کمزور عمارتیں منہدم ہو گئی تھیں اور مضبوط عمارتوں کی دیواروں میں دراڑیں پڑ گئی تھیں۔ سینکڑوں کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹے تھے۔

بہر حال الفروزے دشواریوں میں پڑ گیا تھا اور محض احتیاط کی خاطر اس نے ابھی ایڈلاوا سے بھی رابطہ قائم کرنے کی کوشش نہیں کی تھی اور خود اس نے بھی اس کی کوئی خبر نہیں لی تھی۔ ایسا

معلوم ہوتا تھا جیسے ایڈلاوا کو اس واقعے سے کوئی سروکار ہی نہ ہو۔ اس کے عملے کے بقیہ گیارہ افراد بھی اسی کے ساتھ ہی مقیم تھے اور انہوں نے پولیس کو وہی کچھ بتایا جو الفروزے پہلے ہی ان کے ذہنوں میں اتار چکا تھا۔ اخبارات میں شائع ہونے والا مواد اس سے مختلف نہیں تھا۔ عملے کے گیارہ افراد کو علم تھا کہ اسٹیمر پر ریڈیو آپریٹر کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں تھا اور وہ الفروزے سمیت ٹریسنی پارک میں موجود تھے اور انہوں نے اپنے ان چھ ساتھیوں کی لاشوں کو اپنے ہی ہاتھوں ٹھکانے لگایا تھا۔ جو اندھا دھند فائرنگ میں ہلاک ہوئے تھے۔ لہٰذا وہ سب بھی مجرم تھے اور اب اسی میں ان کی بھلائی تھی کہ وہ الفروزے کی مرضی کے مطابق ہی بیان دیں اور اسی پر اڑے رہیں۔ انہوں نے الفروزے کو کبھی اتنا متفکر نہیں دیکھا تھا جتنا وہ ان دنوں نظر آ تا رہا تھا۔

اس وقت بھی وہ کسی بیمار درندے کی طرح غرا رہا تھا جو شکار کرنے کی قوت کھو بیٹھا ہو۔

نائب کپتان اس کے سامنے کھڑا پر تشویش نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔

"تم...!" دفعتاً الفروزے انگلی اٹھا کر بولا۔ "کیا اسے کسی ایک آدمی کی کار گذاری سمجھ رہے ہو۔!"

"میری تو عقل ہی خبط ہو گئی ہے جناب....!"

"وہ بے وقوف لونڈا محض آلہ کار تھا۔ اسی لئے اس سے یہ حماقت سرزد ہوئی تھی کہ میرا چیلنج قبول کر لیا اور میں تفریحاً.... لوگوں کا جی خوش کرنے کے لئے اس سے الجھ گیا تھا۔ اسے ہرگز علم نہ ہوگا کہ وہ کیا کرنے جا رہا ہے۔ کسی نے معقول معاوضے پر اُسے اُلو بنایا تھا۔!"

"لیکن جناب وہ الو تو نہیں ثابت ہوا تھا۔!" نائب کپتان بولا۔ اس پر الفروزے نے قہقہہ لگایا اور بولا۔ "کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میری تلوار اس نے توڑی تھی۔!"

"پھر کیا ہوا تھا....؟" نائب کپتان نے حیرت سے پوچھا۔

"بیوقوف آدمی! میں نے خود ایسی تدبیر کی تھی کہ تلوار ٹوٹ جائے۔ میں شاندار اداکاری کر رہا تھا اس وقت اور دل ہی دل میں ہنس رہا تھا کہ ابھی یہ شور مچانے والا مجمع بالکل خاموش ہو جائے گا اور جانتے ہو....! آخر کار کیا ہوتا۔!"

نائب کپتان نے سر کو منفی جنبش دی اور اسے حیرت سے دیکھتا رہا۔

"پھر ہوتا یہ کہ میں ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑ کر اسے زمین سے تین فٹ اوپر اٹھائے

پورے مجمعے کو اس طرح دکھاتا پھرتا جیسے کسی مردہ چوہے کی دم چٹکی میں دبا رکھی ہو۔!" یہاں تک اُس نے مضحکانہ انداز میں کہا تھا پھر یک بیک بپھر کر بولا۔ "لیکن کسی کم بخت نے گولی چلا کر سب کچھ تباہ کر دیا۔ کاش مجھے علم ہو سکتا کہ میرے کس ماتحت کی یہ حرکت تھی.... کاش.... کاش۔!"

نائب کپتان دم بخود کھڑا رہا۔ الفروزے پل بھر کو رک کر پھر دہاڑا۔ "مجھے یقین ہے کہ وہ بیچارے اپنوں ہی کے ہاتھوں مارے گئے۔!"

"مم... مگر..!" نائب کپتان ہکلایا۔ "اگر وہ کسی کا آلہ کار تھا تو فائر بھی اُسی نے کرایا ہوگا۔!"

"مقصد بتاؤ....! وہ ایسا کیوں کرنے لگا اسے اس تفریحی مشغلے کو اور زیادہ طول دینا چاہئے تھا تاکہ اسٹیمر پر اطمینان سے تباہی کے سامان چھپا سکتا۔!"

"یہ بھی ٹھیک ہے لیکن آخر.... وہ خود کہاں غائب ہو گیا۔ مرا ہوتا تو اس کی لاش بھی ملی ہوتی۔!"

"جہنم میں جائے ہمیں تو اصل آدمی کا پتہ لگانا ہے۔!" الفروزے بولا۔ "اس آدمی کا پتہ لگانا ہے جو میریانا کو اپنے ساتھ لے گیا۔ اس کی لانچ اسٹیمر کے آس پاس ہی رہی ہوگی۔ تبھی تو ٹھیک اسی وقت وہاں پہنچ گیا جب میریانا نے پانی میں چھلانگ لگائی تھی۔!"

"یہ بات بھی ٹھیک ہی معلوم ہوتی ہے جناب....!"

"میں سوچے سمجھے بغیر کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا.. تمہیں یاد ہوگا جب میں لوک گیتوں کے سے انداز میں لطیفہ سنا رہا تھا تو اس سے ملاقات ہوئی تھی۔"

"مجھے یاد ہے جناب....!"

"بس ہمارے اصل دشمن نے جو اس وقت بھی ہماری گھات میں تھا اس موقعے سے فائدہ اٹھا لیا۔ تم کیا سمجھتے ہو....؟ اگر وہ میرے لئے بالکل اجنبی ہوتا تو میں اس پر شبہ کئے بغیر اس سے الجھ جاتا۔ شمشیر زنی کے مقابلے میں وہ میرے لئے اجنبی نہیں تھا۔!"

"آپ کی ذہانت کو کون پہنچ سکتا ہے جناب....!"

"اور اب اس اصل دشمن کا خون پیئے بغیر مجھے نیند نہیں آئے گی۔!" وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا کہ ایک ماتحت نے کسی عورت کی آمد کی اطلاع دی۔

"ہاں.... ہاں.... سبھی چلے آرہے ہیں۔!" الفروزے غرایا۔ "وہ بھی ہوم ڈیپارٹمنٹ سے

تعلق رکھتی ہوگی۔ بھیج دو.....!" اور نائب کپتان سے بولا۔ "اب تم جاسکتے ہو۔!"

وہ چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد اس کمرے میں گویا چاند طلوع ہوگیا۔ الفروزے جلدی سے کھڑا ہوگیا تھا۔ ایسی دلکش عورت بہت دنوں کے بعد نظر سے گزری تھی۔ اسے اپنی جوانی کے ایام یاد آگئے لیکن خدوخال سے یہ عورت اطالوی نہیں معلوم ہوتی تھی۔ وہ پر وقار انداز میں چلتی ہوئی اس کے قریب پہنچی تھی۔

"شاید میں کپتان الفروزے سے ہم کلام ہوں۔!"

"میں لوئیسا ہوں.....!" وہ اس سے مصافحہ کرتی ہوئی بولی۔

"براہِ کرم تشریف رکھئے سی نورا..... شاید میں کسی فرانسیسی خاتون سے شرفِ ہم کلام حاصل کررہا ہوں۔!"

"تمہارا بھی خیال درست ہے۔!" وہ دلآویز انداز میں مسکراتی ہوئی بیٹھ گئی۔

"کیا خدمت کرسکتا ہوں.....؟"

"میں صرف اس بے وقوف طالب علم کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں جس سے تمہارا مقابلہ ہوا تھا۔!"

"ارے..... وہ تو..... بس یونہی..... ہمارے کسی کاروباری حریف کا آلہ کار تھا۔!"

"اس کے باوجود بھی میں صرف اسی کے بارے میں تفصیل سے جاننا چاہتی ہوں۔!"

"گستاخی معاف...! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کی نظر میں اس کی اتنی اہمیت کیوں ہے؟"

"پلیز الفروزے..... تم صرف میرے سوالات کے جوابات دو.....!"

"کیا میں اس پر قانونی طور پر مجبور ہوں.....؟"

"ہوسکتا ہے.....!" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔

"ہوم ڈیپارٹمنٹ.....؟"

"لوئیسا نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے سر کو اثباتی جنبش دی۔

"لیکن آپ ہی کے محکمے کے کسی آدمی نے بھی ابھی تک اسے کوئی اہمیت نہیں دی۔!"

"میں ایسے ہی کسی شعبے سے تعلق رکھتی ہوں جو صرف ٹاپ سیکرٹ موضوعات سے کام رکھتا ہے۔!"

الفروزے کی آنکھوں میں بے یقینی دیکھ کر وہ مسکرائی اور بولی۔ "ماہی گیری کی وہ کمپنی فراڈ ہے جس کے تم ملازم ہو.... یہ بات بھی میرے محکمے کے کسی آدمی نے تمہارے گوش گزار نہ کی ہوگی۔!"

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں خاتون....!"

"میں غلط نہیں کہہ رہی.... تم اچھی طرح جانتے ہو۔!"

"آپ کی باتیں میری سمجھ سے باہر ہیں۔!" الفروزے نے ناخوش گوار لہجے میں کہا۔

"تم بین الاقوامی خیر اندیش نامی ادارے سے تعلق رکھتے ہو.... فشنگ کمپنی اور ماہی گیری محض دکھاوا تھی۔ اسٹیمر اسلحہ اور دوسرے ملکوں سے چرائے پلوٹینیم کی اسمگلنگ کے کام میں لایا جاتا تھا۔!"

الفروزے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتا رہا۔

لوئیسا نے اپنا وینٹی بیگ کھول کر ایک تصویر نکالی اور اس کی طرف بڑھاتی ہوئی بولی۔ "کیا یہی تھا....؟"

تصویر دیکھ کر الفروزے اچھل پڑا۔ "ب.... بالکل یہی تھا.... سی نورا۔!"

"شکریہ....!" وہ اس سے تصویر لے کر بیگ میں ڈالتی ہوئی بولی۔ "چند سوال اور ہیں؟"

"ضرور پوچھئے....!" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"تنہا تھا....؟"

"نہیں....! ایک آدمی اور بھی تھا اس کے ساتھ....!"

"اس کا حلیہ....؟"

"دبلا پتلا لمبا سا.... لیکن آنکھوں سے خاصی توانائی ظاہر ہوتی تھی۔ بالوں اور ڈاڑھی سے کوئی ہپی معلوم ہوتا تھا۔!"

"اس کے علاوہ اور کوئی۔!"

"جی نہیں....! بس یہی دو تھے۔ لیکن ٹھہریئے.... ایک دن میرے ایک ماتحت نے ان کے ساتھ ایک لڑکی بھی دیکھی تھی۔!"

"کوئی مقامی لڑکی....؟"

"غالباً مقامی ہی تھی.... میرا مطلب ہے اطالوی....!"

"اس کا حلیہ....؟"

"اُس کا حلیہ تو وہ ماتحت ہی بتا سکتا۔ لیکن بتانے کیلئے اب وہ اس دنیا میں واپس نہیں آسکتا۔!"

"خیر.... خیر.... تمہارے بارے میں میں نے جو کچھ سنا تھا اُسے بھول جاؤ۔!" میرا شعبہ صرف اپنے کام سے کام رکھتا ہے.... دوسرے شعبے کو یہ نہیں بتائے گا کہ اسٹیمر تباہ ہوتے ہی فوری طور پر کیوں غرق ہو گیا۔!"

"آپ کیا پینا پسند فرمائیں گی مادام....!" اس بار اطالوی کی بجائے فرانسیسی میں بولا تھا۔

"کچھ بھی نہیں....! اب مجھے چلنا چاہئے۔!" وہ اٹھ گئی اور الفروزے پر تشویش انداز میں اسے جاتے دیکھتا رہا۔

رات تاریک اور خاصی خنک تھی۔ اتنی ٹھنڈک بہر حال تھی کہ لانچ کے عرشے پر پڑا ہوا آدمی ٹھٹھر کر رہ جاتا۔ لیکن وہ عمران تھا جو پانی میں "مراقبہ آبی" کر سکتا اور جھلسا دینے والی دھوپ میں "مراقبہ آبی" کے ذریعے زندہ رہ سکتا تھا۔ جیمسن اور میریانا کیبن میں تھے۔ عمران تاریک عرشے پر اوندھا پڑا اسی سمت اندھیرے میں آنکھیں پھاڑے جا رہا تھا جہاں بادبانی کشتی لنگر انداز ہوئی تھی۔ اسے یقین تھا کہ فرانسیسی سیکرٹ سروس کی ایک اعلیٰ عہدہ دار عورت ایدلی دے ساواں عرف لوئیسا اسی بادبانی کشتی میں موجود ہے۔ یہ بھی ممکن تھا کہ اسی ڈوک پر اس کی کوئی تیز رفتار لانچ بھی موجود ہو۔ ظاہر تھا کہ وہ اگر ان کی نگرانی ہی کر رہی تھی تو محض بادبانی کشتی اس کے کس کام آسکتی تھی۔ وہ تو عمران کی لانچ کا تعاقب بھی نہ کر سکتی۔ اس دریافت کے بعد سے عمران نے جیمسن کو کیبن سے نہیں نکلنے دیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے اپنے قریب ہی آہٹ سنی اور پوری طرح ہوشیار ہو گیا۔ تو کیا؟ اس کا اندازہ غلط نکلا تھا کہ وہ ڈوک پر چھیڑ چھاڑ کرنے کی جرأت نہیں کر سکیں گے۔ ریوالور بغلی ہولسٹر سے نکل آیا تھا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں اس نے میریانا کی آواز سنی اور ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا۔

"تم کہاں ہو.....؟"

"ادھر ہی چلی آؤ.....!" وہ آہستہ سے بولا۔

"یہاں کیا کر رہے ہو.....؟"

"اوندھا پڑا ہوا سونے کی کوشش کر رہا تھا۔ تم اپنا مدعا بیان کرو۔!"

"تم مجھ سے بھاگتے کیوں ہو.....؟"

"نہیں تو..... وہم ہے تمہارا۔!"

"پھر یہاں اتنی ٹھنڈک میں کیوں پڑے ہوئے ہو۔!"

"ٹھنڈک کے علاوہ میری زندگی میں اور کچھ بھی نہیں ہے۔!"

"اب نہیں رہے گی۔ میں جو آگئی ہوں۔"

"بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔"

"کیا ابھی تک کوئی عورت تمہاری زندگی میں نہیں آئی؟"

"آکر تو دیکھے.....!" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اتنے غضب ناک کیوں ہو رہے ہو۔!"

"تم نے بات ہی ایسی کہی ہے۔ ارے اپنی زندگی میں خود ہی پوری طرح نہیں سما سکا ہوں۔ کسی لڑکی کے لئے کہاں سے جگہ پیدا کروں گا۔ بعض اوقات بے وقوفی کی باتیں کرنے لگتی ہو۔!"

"میں محسوس کر رہی ہوں کہ مجھے تم سے اُنس ہو گیا ہے۔!"

"ضرور ہو گیا ہوگا..... پکا پکا کر کھلاتا جو ہوں۔!"

میریانا کو ہنسی آگئی اور اس نے کہا۔ "واقعی بہت پیارے ہو تم سے محبت کرنے کو جی چاہتا ہے۔!"

"تو آؤ کرو محبت.....!" عمران اٹھتا ہوا بولا۔ پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ "یہاں بیٹھ جاؤ میرے سامنے۔!"

وہ ہنستی ہوئی بیٹھ گئی تھی۔ عمران تھوڑا سا اس کی طرف جھکا اور اس کے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر اپنے سر پر دے مارا۔

"خدا غارت کرے۔!" وہ تڑپ کر کراہی۔

"ارے ارے کوسنے کیوں دے رہی ہو۔!"

"یہ کیا بے ہودگی تھی۔!" میریانا کو غصہ آگیا۔

"محبت....! کیا تمہارے یہاں محبت کرنے کا کوئی اور طریقہ رائج ہے۔!"

"بکواس مت کرو....!"

"سنو لڑکی....! میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ بربروں کے ڈھمپ قبیلے سے میرا تعلق ہے اور میرے قبیلے میں اسی طرح محبت کی جاتی ہے۔ طالب مطلوب بیٹھے سر لڑایا کرتے ہیں اور جس دن اتنی شدید محبت ہوتی ہے کہ دونوں کے سر پھٹ جائیں اسی دن ان کی شادی ہو جاتی ہے۔!"

"کک.... کیا تم سچ کہہ رہے ہو....؟"

"جس سے دل چاہے پوچھ لو.... مناسب یہ ہوگا کہ ایفریکالوجی کے کسی پروفیسر سے پوچھو۔ وہ تمہیں ڈھمپ قبیلے کی ساری رسوم سے آگاہ کر دے گا۔!"

"مگر تم تو اب آدمی بن جاؤ.... یورپ میں رہتے ہو۔!"

"تم محبت میں کیا کرتی ہو۔!"

"ہم پیار کرتے ہیں۔!"

"پیار تو ہم صرف بچوں کو کرتے ہیں۔ اگر کسی بالغ یا بالغہ کو پیار کر بیٹھیں تو چالیس دن پھٹے پرانے جوتوں سے مرمت ہوتی ہے۔ میری ماں بتاتی ہے کہ ایک بار اس نے غلطی سے میرے باپ کا منہ چوم لیا تھا۔ یقین کرو کہ پورے چالیس دن تک بے چاری کی پٹائی ہوئی تھی۔!"

"کس نے پیٹا تھا....؟"

"میرے باپ نے اور کس نے۔!"

"یونان میں....؟"

"نہیں....! مراکش میں جا کر پیٹا تھا۔ یونان میں تو اس بے چارے ڈھمپ کو پھانسی ہو جاتی۔!"

"مجھے نیند آرہی ہے.... میں جارہی ہوں۔!"

"ایک بار تو اور محبت کر جاؤ۔!"

"یہ اٹلی ہے.... اور مراکش یہاں سے دور ہے۔ شب بخیر....!" وہ زہریلے لہجے میں کہتی ہوئی چلی گئی۔

ٹھیک اسی وقت عمران نے کسی لانچ کے انجن کے اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی تھی۔ پھر اسی

سائیڈ سے ایک لانچ نے ڈوک چھوڑا تھا جہاں اس نے بادبانی کشتی دیکھی تھی۔ لانچ کا رخ شمال مغرب کی طرف تھا۔ اس کا ہیولیٰ آنکھوں سے اوجھل ہوا ہی تھا کہ کشتی کا بادبان بھی دکھائی دیا۔ جو آہستہ آہستہ اسی سمت بہی جا رہی تھی جدھر لانچ گئی تھی۔ دفعتاً ایک نئے شبہے نے عمران کے ذہن میں سر ابھارا اور وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ گیا۔ تاریک کیبن میں پہنچ کر اس نے ان دونوں کو آوازیں دی تھیں۔

"کیا ہے....؟" میریانا کی جھنجھلائی ہوئی سی آواز سنائی دی اور پھر جیمسن بھی نندا سی آواز میں ہکلانے لگا تھا۔

"جلدی اٹھو.... ضروری سامان اور کرنسی سنبھالو....!" عمران بولا۔

"کیا طوفان آرہا ہے....؟" جیمسن نے پوچھا۔

"یہی سمجھ لو.... اگر صبح تک خیریت رہی تو پھر لانچ پر واپس آجائیں گے۔!"

"مگر اس وقت جائیں گے کہاں....؟"

"تم اس کی فکر نہ کرو جو کہہ رہا ہوں کرو....!" اس بار عمران نے کسی قدر سخت لہجے میں کہا۔

"اچھا.... اچھا.... شور مت مچاؤ....!" میریانا بولی۔

دس منٹ کے اندر ہی اندر وہ اپنے اپنے سوٹ کیس اٹھائے ہوئے لانچ سے ڈوک پر اتر آئے تھے پورا ڈوک سنسان اور تاریک پڑا تھا۔ ڈوک سے وہ سڑک پر آگئے۔

"وٹالینی کا مکان کس طرف ہے....؟" عمران نے پوچھا۔

"یہاں سے دو ڈھائی میل کے فاصلے پر ہوگا۔!"

"محلِ وقوع بتاؤ۔!"

"اتنی گاڑھی اردو میں نہیں بتا سکوں گا بس یہ سمجھ لیجئے کہ بہت خوب صورت جگہ پر واقع ہے۔ دوسرے مکانوں سے بہت الگ تھلگ اور مکان کے پچھلے حصے کے قریب ہی سے دور تک شہتوت اور انگور کے باغات پھیلے چلے گئے ہیں۔!"

"جگہ مناسب معلوم ہوتی ہے۔!"

"کک.... کیا مطلب....؟"

"چپ چاپ چلتے رہو....!"

"کہاں لئے جارہے ہو ہمیں....!" میریانا کچھ دور چل کر بولی۔

"دو ڈھائی میل پیدل چلنا پڑے گا۔!"

"کیا سوجھی بیٹھے بٹھائے....!" میریانا نے کہا۔

"یہیں محبت شروع کردوں گا۔ اگر خاموشی سے نہ چلتی رہیں۔!" عمران بولا اور جیمسن چلتے چلتے رک گیا۔

"ہائیں.... یور میجسٹی.... یہ کیا سن رہا ہوں۔!" وہ اردو میں بولا۔

"چلتے رہو....! دخل اندازی نہ کرو۔!" عمران نے ناخوش گوار لہجے میں کہا اور میریانا سے بولا۔ "ہمیشہ بے موقع بولتا ہے۔!"

"کیا کہہ رہا تھا....؟" میریانا نے پوچھا۔

"کہہ رہا تھا کہ جب تک میں بھی اپنے لئے کوئی تلاش نہ کرلوں تمہیں محبت کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔!"

"اس جھینگے کو کون ملے گی۔!"

"دیکھو محترمہ میری توہین نہ کرو....!" جیمسن بولا۔

"میں نے تمہارے حسن کی تعریف کی ہے۔!" میریانا نے جلے کٹے لہجے میں کہا۔ "میرے قبیلے میں بہت خوب صورت مرد جھینگا کہلاتا ہے۔!"

جیمسن کچھ نہ بولا۔ اب وہ خاموشی سے راستہ طے کررہے تھے جیمسن آگے چل رہا تھا۔ میریانا ان دونوں کے درمیان تھی۔ آگے چل کر راستہ دشوار گزار ثابت ہوا تھا۔ کبھی نشیب اور کبھی فراز.... شاید چار فرلانگ طے کرنے کے بعد میریانا کراہی تھی۔ "اب تو نہیں چلا جاتا۔!"

"کچھ دیر بیٹھ جاؤ۔!" عمران بولا۔ "وہ محدود روشنی والی ٹارچ کی روشنی میں راستہ طے کررہے تھے۔ ایک مناسب سی جگہ تلاش کرکے وہ بیٹھ گئے اور جیمسن بولا۔ "پہاڑی راستوں کے ڈھائی میل کا مطلب ہے میدانی دس میل۔!"

"جی ہاں....! میں جانتا ہوں۔!"

میریانا کچھ نہ بولی۔ ایک بڑے پتھر سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کرلی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد جیمسن سگریٹ سلگانے کی کوشش کرنے لگا۔ "کوشش" اس لئے کہ سگریٹ سلگاتے وقت اس کی

ایک آنکھ بند ہو جاتی تھی اور دیا سلائی والا ہاتھ کانپنے لگتا تھا اور اس کی لو مشکل ہی سے نشانے پر بیٹھتی تھی۔!

تین کش لینے کے بعد بولا۔ "مجھے حیرت ہے۔!"

"کس بات پر....؟"

"دن بھر آپ مطمئن رہے اور اس وقت بھاگ کھڑے ہوئے۔!"

"جب تک بادبانی کشتی وہاں موجود رہی میں مطمئن رہا اور جب وہ چلی گئی تو مجھے بھاگنا پڑا۔!"

"میں نہیں سمجھا جناب۔!"

"صرف بادبانی کشتی ہی نہیں تھی۔ اس کے ساتھ ایک بڑی لانچ بھی تھی۔ پہلے لانچ نے ساحل چھوڑا پھر اس کے بعد بادبانی کشتی بھی اسی سمت چلی گئی جدھر لانچ گئی تھی۔!"

"میں اب بھی نہیں سمجھا۔ مطلب یہ کہ پھر آخر ہم کیوں بھاگ کھڑے ہوئے۔!"

"صبح بتاؤں گا اس وقت بور نہ کرو۔!"

"ارے تم دونوں پھر بر بر ہو گئے۔!" میریانا غصیلے لہجے میں بولی۔ "اطالوی میں گفتگو کرو۔!"

"اچھا.... اچھا.... پیدائشی عادتوں سے پیچھا چھڑانا مشکل ہوتا ہے۔!" عمران نے کہا۔

"مجھے صرف اطالوی گیت پسند ہیں۔!" جیمسن بول پڑا۔ "بولی جانے والی زبان تو ایسی ہے جیسے پتھر توڑے جا رہے ہوں۔!"

"اور تم دونوں جب اپنی زبان میں گفتگو کرتے ہو تو ایسا لگتا ہے جیسے بلیاں رو رہی ہوں۔!"

"میں اپنی زبان میں کوئی گیت سناؤں....؟" جیمسن نے لہک کر پوچھا۔

"ضرور....!" لہجے میں طنز تھا۔

جیمسن کان پر ہاتھ رکھ کر دھیرے دھیرے رینکنے لگا۔

"چل چلئے دنیا دی اس نکڑے جتھے سالا نہ سالے داباپ ہوئے۔!"

"چپ رہو....! ورنہ گلا گھونٹ دوں گا۔!" عمران غرایا۔

"اب گانے بھی نہ دیجئے گا۔!"

"اگر اسے متاثر ہی کرنا چاہتے ہو تو ہیر وارث شاہ سناؤ۔ مجھے بھی پسند ہے۔!"

"تھوڑی سی یاد ہے۔!"

"کچھ بھی سہی۔!"

جیمسن نے سنجیدگی سے ہیر وارث شاہ شروع کی تھی۔ اجنبی ماحول کا سناٹا فضاؤں میں رچی بسی خوشبو میں تاروں کی چھاؤں اور ہیر وارث شاہ کی لہک.... ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آسمان سے نغموں کی بارش ہو رہی ہو۔ عجیب سی پاکیزگی کا احساس ہوتا تھا۔

جیمسن خاموش ہوا تو ایسا لگا جیسے زمین کی گردش تھم گئی ہو۔ میریانا دم بخود تھی۔ تھوڑی دیر بعد سنجیدگی سے بولی۔ "مفہوم میری سمجھ میں نہیں آیا۔ لیکن تمہاری آواز بہت اچھی ہے۔ لے میں اجنبیت بھی تھی لیکن میں نہ جانے کیا محسوس کر رہی ہوں۔!"

"میں تو سوچ رہا ہوں.... کیوں نہ یہیں کہیں کوئی مناسب سی جگہ تلاش کر کے پڑ رہیں۔ صبح کو دیکھا جائے گا۔!" عمران بولا۔

"لیکن ٹھنڈک خاصی ہے۔!" میریانا نے کہا۔

"ہائے....!" عمران کراہا۔ "کیا تم نے ابھی تک نہیں دیکھا کہ میری پشت پر تین موٹے موٹے کمبل بھی بندھے ہوئے ہیں۔!"

"زندہ باد....!" جیمسن نے اردو میں نعرہ لگانے کی کوشش کی تھی لیکن عمران نے اس کا منہ دبا دیا۔

"زیادہ اونچی آواز میں نہیں....! ہم کھلی جگہ اور اونچائی پر ہیں۔!" اس نے کہا تھا۔ "اٹھو اور میری پیٹھ پر بندھے ہوئے کمبل کھول لو۔!"

اس کے بعد انہوں نے ایک ایسی جگہ تلاش کرلی تھی کہ ان کے سروں پر کھلا ہوا آسمان نہیں تھا۔ ایک چٹان ان پر سایہ کئے ہوئے تھی۔ پھر وہ کمبلوں میں لپٹ کر اس طرح سوئے تھے جیسے بیہوشی طاری ہو گئی ہو۔ صبح سے پہلے نہیں جاگے تھے۔ لیکن عمران کہاں تھا....؟ دونوں بوکھلا کر چاروں طرف دیکھنے لگے۔ اس کا کمبل بھی موجود تھا سوٹ کیس بھی قریب ہی پڑا نظر آیا۔ آخر جیمسن طویل سانس لے کر بولا۔ "ایسا دوست آج تک نظر سے نہیں گزرا۔!"

"کیا مطلب....؟" میریانا نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ہمارے پیٹ بھرنے کی فکر میں اندھیرے منہ ہی اٹھ کر کسی طرف چل دیا ہوگا۔!"

"کہیں بالکل ہی نہ چل دیا ہو۔!"

"مجھے بے حد خوشی ہوگی۔!"

"میں نہیں سمجھی کیا کہنا چاہتے ہو.....!" وہ اُسے گھورتی ہوئی بولی۔

"ہم دونوں تنہا رہ جائیں گے نا.... اچھا میں تمہیں کیسا لگتا ہوں۔!"

وہ ہنس پڑی اور اس کے سراپا کا جائزہ لیتی ہوئی بولی۔"اگر اچھے بھی لگے تو کتنے دن زندہ رہ سکو گے۔ میرے قبیلے کے رسم ورواج سے تم واقف نہیں ہو۔!"

"کیسے رسم ورواج....؟"

"پہلے یہ بتاؤ کیا تم بھی بربر ہو.....؟"

"ہر گز نہیں.....! میں مراکشی ضرور ہوں لیکن بربر نہیں، خالص عرب ہوں۔!"

"تمہارے یہاں کس طرح محبت کی جاتی ہے....؟"

جیمسن سر کھجانے لگا وہ سمجھ گیا تھا کہ شائد عمران نے اپنے بربر ہونے کے حوالے سے کوئی اوٹ پٹانگ ہانک دی ہوگی۔ لہٰذا محتاط رہنا چاہئے۔ کہیں اس اوٹ پٹانگ کی تردید نہ سرزد ہو جائے۔!"

"کیا سوچنے لگے میری بات کا جواب دو.....!"

"تمہارا سوال ہی میری سمجھ میں نہیں آیا۔!"

"مطلب یہ کہ تم کس طرح محبت کرتے ہو۔!"

"کیا تم نہیں جانتیں کہ محبت کس طرح کی جاتی ہے۔!"

"میرے قبیلے میں جس طرح کی جاتی ہے اس سے خوب واقف ہوں۔!"

"میں سمجھ گیا.... شائد اس نے تمہیں اپنے قبیلے کی رسومات کے بارے میں کچھ بتایا ہے۔ وہ تو بڑی عجیب وغریب ہیں۔!"

"مثلاً کسی ایک رسم کے بارے میں بتاؤ۔!"

"مثلاً.... مثلاً....!" جیمسن سر کھجاتا ہوا بولا۔"شادی سے تین دن پہلے لڑکی اور لڑکا الٹے لٹکا دیئے جاتے ہیں۔!"

"اور اُن کے سر پھٹے ہوئے ہوتے ہیں۔!"

جیمسن پھر چونکا تھا اور سر ہلا کر بولا۔"شاید ایسا ہی ہو۔ اُس نے مجھے بتایا تو تھا۔ لیکن تفصیل

یاد نہیں۔!"

"ڈھمپ قبیلہ مراکش میں کہاں آباد ہے۔!"

"میرے فرشتوں کو بھی علم نہیں۔!"

"تو پھر تم نے کیسے یقین کرلیا۔!"

"ڈھمپ قبیلہ تو ہے لیکن اب شاید کسی خاص جگہ پر آباد نہیں ہے سبھی شہروں میں بکھر گئے ہیں۔ لیکن اپنی رسومات کے معاملے میں وہ لوگ اتنے سخت ہیں کہ مہذب دنیا کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ کوئی کتنا ہی مضحکہ کیوں نہ اڑائے یہ نہایت سنجیدگی سے اپنی رسومات ادا کرتے رہیں گے۔ کیا تم نے میرے ساتھی کو عبادت کرتے نہیں دیکھا۔!"

"نہیں تو....!"

"دیکھو گی تو حیرت زدہ رہ جاؤ گی۔!"

"بتاؤ کس طرح کرتا ہے....؟"

"میں کر کے نہ دکھا سکوں گا۔ سچ مچ ٹیڑھا ہو کر جھینگا بن گیا تو کیا ہوگا۔ تم اسی سے کہنا ذرا عبادت کر کے دکھاؤ۔!"

اتنے میں کہیں دور سے قدموں کی چاپ سنائی دی جو بتدریج اسی طرف بڑھتی آرہی تھی۔ جیمسن سنبھل کر بیٹھ گیا اور پھر اُسے ایک اجنبی شکل دکھائی دی۔

"بس بس....!" آنے والے نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "زیادہ چالاک بننے کی ضرورت نہیں۔!"

آواز عمران کی تھی اور وہ حیرت سے اُسے دیکھے جارہے تھے۔ وہ خالی ہاتھ واپس آیا تھا۔ یعنی ان کی یہ توقع پوری نہیں ہوئی تھی کہ وہ اُن کے لئے ناشتے کا انتظام کرنے گیا ہوگا۔

"تم کہاں تھے....؟ اب پھر حلیہ بدل دیا۔" میریانا بھنا کر بولی۔

"جس حلیے میں پہلے تھا اگر اُسی میں ہوتا تو وہ مجھے زندہ دیکھ کر پھانسی پر چڑھا دیتے۔!"

"دیکھو تم الجھاوے والی بات نہ کیا کرو۔!" میریانا تن تنا کر کھڑی ہوگئی۔

"ہماری لانچ کو ایک دھماکہ غرق کر چکا ہے۔!"

"نہیں....!" اس بار جیمسن اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو....؟" میریانا بھی بوکھلا گئی۔

"آس پاس کی کچھ لانچوں کو بھی نقصان پہنچا ہے میری آنکھ دھماکے ہی کی بناء پر کھلی تھی۔!"

"ہمیں تو کچھ بھی محسوس نہیں ہوا تھا۔!"

"بہت گہری نیند سوئے ہو گے۔ بہر حال کسی نے پانی کے نیچے سے لانچ کے پیندے میں مقناطیسی ٹائم بم چپکا دیا ہو گا۔!"

"میں نے غلط نہیں کہا تھا کہ ایڈلاوا ابلیس کی سی قوت رکھتا ہے۔ ہم کہیں بھی نہ بچ سکیں گے۔!" میریانا بولی۔

"ایڈلاوا... ایڈلاوا... یہ کیا چیز ہے... مجھے اچھی طرح یاد ہے تم نے یہ نام کبھی نہیں لیا۔!"

"سنو.... !تم ٹھیک کہتے ہو..... میں نے نام نہ لیا ہو گا۔ لیکن لوگ اس کا نام لیتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں اسی لئے وہ صرف باس کہلاتا ہے پراسرار قوتوں کا مالک ہے۔!"

"تو اسی نے میری کشتی کو تباہ کیا ہے۔!"

"پھر کون ہو سکتا ہے.....؟"

"اور تم اس کی سیکریٹری تھیں.... تم نے اُسے دیکھا بھی ہو گا؟"

"ظاہر ہے.... !"

"اچھی بات ہے تو اب میں اس ایڈلاوا سے ضرور سمجھوں گا۔ تم مجھے کیا سمجھتی ہو۔ کیا وہ ڈھمپ کی پراسرار قوتیں نہیں تھی جس نے اُسے آگاہ کر دیا تھا۔ کہ لانچ پر تباہی ضرور آئے گی۔!"

وہ چند لمحے اسے غور سے دیکھتی رہی پھر ہنس پڑی۔

"ہائیں.... !اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے۔!"

"کچھ بھی نہیں.... لہٰذا اے پراسرار ڈھمپ تم بھی اس کا اعتراف کرلو کہ اسٹیمر کی تباہی میں تمہارا بھی ہاتھ تھا۔!"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ مجھے اسٹیمر سے کیا سروکار۔!"

"تم بھی افریقی ہی ہو۔!"

"اچھا تو پھر.... !"

"اسٹیمر میں افریقہ ہی کے ایک ملک کی تباہی کا سامان تھا۔!"

"میں نہیں سمجھا.... تم نے پہلے نہیں بتایا تھا۔!"

"میں تمہیں کیا کیا بتاتی اور کیوں بتاتی جبکہ تمہیں ایک غیر متعلق آدمی سمجھتی تھی۔!"

"پتہ نہیں تم مجھ پر کس قسم کے الزامات لگا رہی ہو۔!"

"اب تو مجھے اس پر بھی شبہ ہے کہ تمہاری لانچ اس وقت محض اتفاقاً اسٹیمر کے قریب سے گزر رہی تھی۔ جب میں نے پانی میں چھلانگ لگائی تھی۔!" اس نے کہا اور براہِ راست اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکراتی رہی۔!

"پتہ نہیں کس مصیبت میں پڑ گیا ہوں۔!" عمران اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر بولا۔

"تم دونوں اس وقت باقاعدہ طور پر اسٹیمر کا جائزہ لے رہے تھے، موقع کے منتظر تھے اور موقع ملتے ہی تم نے اس سے فائدہ اٹھالیا۔ تم الفروزے کو ٹریسنی پارک میں الجھائے رہے اور اس جیمبو جھینگے نے اسٹیمر پر بار کئے ہوئے اسلحہ کے درمیان ٹائم بم رکھے اور ٹریمیزو کی طرف فرار ہو گیا۔!"

"سن لیا! جیمبو جھینگے.... نام اچھا ہے پسند آیا۔!" عمران نے اردو میں کہا۔

"لینگویج پلیز.... یور میجسٹی۔!"

"معاملے کی تہہ تک پہنچ گئی ہے کیا خیال ہے تمہارا۔!"

"غلط تو نہیں کہہ رہی۔!"

"تو پھر اسے اعتماد میں لیا جائے یا نہیں اب تو اپنے مالک کا نام بھی لے بیٹھی ہے۔!"

"آپ خود ہی فیصلہ کیجئے۔ میرا تو بھوک کے مارے دم نکلا جا رہا ہے۔!"

یہ دونوں اردو میں گفتگو کر رہے تھے اور وہ مضحکہ اڑانے کے سے انداز میں اُن کی شکلیں دیکھے جا رہی تھی۔ وہ دونوں بھی خاموش ہو گئے۔

"اور بتاؤں....!" وہ شرارت سے مسکرا کر بولی۔

"جو دل چاہے کہتی رہو....!" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"کرنل موگمبی اور اس کی بہن کے غائب ہو جانے میں بھی تمہارا ہی ہاتھ تھا۔ جس کی بناء پر میں موردِ عتاب ہوئی تھی اور مجھے خودکشی کا فیصلہ کرنا پڑا تھا۔!"

"لو اب یہ ایک اور نیا نام بھی ٹپک پڑا.... کرنل موگمبی.... یہ کیا چیز ہے....!"

"تم اچھی طرح جانتے ہو.... پتہ نہیں ان دونوں کا کیا حشر ہوا ہو۔!"

"میرا خیال ہے کہ اب تم عقل کے ناخون لو.... ایک سیاح کسی اخباری رپورٹر سے کہہ رہا

تھا کہ میرے کیمرے میں ان تینوں کی تصویریں موجود ہیں جو تباہ ہو جانے والی لانچ پر تھے۔ میرا خیال ہے کہ کسی وقت ہم تینوں عرشے پر اکٹھے ہو کر اسے بہت اچھے لگے ہوں گے اور اس نے ہماری لاعلمی میں اپنے کیمرے کا پیٹ بھر لیا ہو گا۔ اخباری رپورٹر نے اس سے کہا تھا کہ اگر ایسا ہے تو وہ اسے اس رول کی منہ مانگی قیمت دلوا سکے گا۔!"

"یہ تو بہت بُرا ہوا....!" میریانا پر تشویش لہجے میں بولی۔

"فکر نہ کرو....!اپنی شکل تو بدل ہی چکا ہوں تم دونوں بھی جلد ہی بدل جاؤ گے۔!"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں....!" میریانا بولی۔

"کیا سمجھ میں نہیں آتا۔!"

"یہ قصہ کیونکر ختم ہو....؟"

"ایڈلاوا کی موت سے پہلے ناممکن ہے۔!"

وہ چونک کر عمران کو اس طرح دیکھنے لگی جیسے پہلی بار دیکھ رہی ہو۔ شائد عمران کے لہجے میں بھی اُسے کچھ نیا پن محسوس ہوا تھا۔

"تو پھر تم اعتراف کیوں نہیں کرتے۔!"

"اگر یہ بات نہ ہوتی تو بھاگ کھڑا ہوا ہوتا۔!"

"اب میں کھل کر گفتگو کر سکوں گی۔!" وہ طویل سانس لے کر بولی۔

"فی الحال میں کچھ نہیں سننا چاہتا۔ اگر ہمارے ساتھ رہنا ہے تو چپ چاپ دوسرا میک اپ کراؤ۔ لباس تبدیل کرو.... تم دونوں ہی سے کہہ رہا ہوں۔!"

"مگر میری بھوک....!" جیمسن بولا۔

"اس کے بعد مجھے بھی کھالینا....!" عمران غرا کر بولا۔

ایک گھنٹے سے قبل تیاری مکمل نہیں ہو سکی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا سامان ایک چھوٹے سے غار میں چھپایا تھا اور وہاں ایک نشان مقرر کر کے ایک طرف چل پڑے تھے۔ آبادی میں پہنچ کر جیمسن انہیں ایک ٹریٹوریا میں لے گیا جہاں انہوں نے پیٹ بھر کر ناشتہ کیا۔ آس پاس کے دوسرے لوگوں سے لانچ کی تباہی سے متعلق افواہیں سنتے رہے۔ بھانت بھانت کی باتیں ہو رہی تھیں۔ ویسے زیادہ تر لوگوں کا خیال تھا کہ وہ منشیات کا غیر قانونی کاروبار کرنے والوں کی

لانچ تھی شاید انہیں شبہہ ہو گیا تھا کہ پولیس ان کی تاک میں ہے لہٰذا انہوں نے خود ہی لانچ تباہ کر دی اور روپوش ہو گئے۔ لانچ پر کسی خوف ناک شکل والے کا ذکر ہو تا رہا تھا جو ویسے ہی خطرناک آدمی معلوم ہو تا تھا۔ دو مرد اور ایک عورت....!

ان کے بالکل قریب والی میز پر ایک بوڑھا آدمی اونچی آواز میں کہہ رہا تھا۔ "مجھے پرسوں معلوم ہوا کہ کوموجھیل میں بھی تجارتی پیمانے پر ماہی گیری ہونے لگی ہے۔ وہ ماہی گیری کا اسٹیمر تھا جسے دھماکوں نے تباہ کر دیا۔!" بوڑھے کا لہجہ طنزیہ تھا۔ وہ یکساں آواز سے کہتا رہا۔ "میں نے اپنے بال دھوپ میں سفید نہیں کئے۔ کومو میں کیا رکھا ہے.... صورت حرام اور بدمزہ مچھلیوں کے علاوہ.... ماہی گیری تو گارڈا میں ہوتی ہے جہاں ٹراؤٹ ملتی ہے۔ کارپ، پنچ، پائیک اور ایل ملتی ہے اور لذیذ ترین سارڈین بھی.... مجھ سے سنو....! کومو میں تباہ ہونے والا اسٹیمر ماہی گیری کا ہرگز نہیں تھا۔ کچھ اور ہی بات معلوم ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے پکڑے ہی جانے کے ڈر سے اُسے بھی تباہ کر دیا گیا ہو۔!"

میریانا عمران کی طرف جھک کر آہستہ سے بولی۔ "سن رہے ہو....! لوگ احمق نہیں ہیں۔ یہاں اسی وقت لوگ خصوصیت سے متوجہ ہوتے ہیں جب کچھ ہو جائے اس سے پہلے کسی کو دھیان نہیں آیا تھا کہ کوموجھیل میں ماہی گیری کیوں ہو رہی ہے۔!" عمران نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی اور سرو کرنے والی لڑکی کو اشارے سے بلا کر مینو پر لگائے ہوئے نشانات دکھاتا ہوا بولا۔ "یہ سب پیک کرا دو.... ہم ساتھ لے جائیں گے۔!"

وہ مؤدبانہ سر جھکا کر واپس چلی گئی۔

"سوال یہ ہے کہ اب ہم کہاں جائیں گے....؟" جیمسن بولا۔

"سی نور پلوینو کی طرف چلیں گے۔!"

"اب تو شاید اس کا بیٹا ہمیں پہچان ہی نہ سکے۔!"

مطلوبہ اشیاء تھوڑی دیر بعد آ گئی تھیں۔ انہوں نے قیمت ادا کی تھی اور اٹھ کر چل دیئے تھے۔!

"یہ پلوینو کون ہے....؟" میریانا نے کچھ دور چلنے کے بعد پوچھا۔

"وہی جو ایک معصوم لڑکی اور لاتعداد تندرست مرغیاں رکھتا ہے۔!" عمران بولا۔ اچانک وہ چلتے چلتے رک ہی گئی۔

"کیوں....؟ کیا بات ہے۔!"

"اسٹیمر پر ایک ریڈیو آپریٹر وٹالینی پلوینو نام کا تھا اگر میری یادداشت دھوکا نہیں دیتی۔!"

"ہاں.... وہ ایک دن اور ایک رات ہماری لانچ کے نچلے حصے میں بھی رہا تھا۔ تمہارے جیمبو جھینگے نے اسے مرنے نہیں دیا تھا اب یہ معاملہ تم پر ظاہر ہو گیا تو یہ بھی سن لو کہ جس وقت اسٹیمر تباہ ہوا ہے اس پر کوئی بھی نہیں تھا۔ ہم خواہ مخواہ دوسروں کی زندگیوں سے نہیں کھیلتے۔!"

"تو پھر وہ سات آدمیوں والی کہانی....؟"

"چھ آدمی ٹریسنی پارک والی فائرنگ میں ہلاک ہوئے ہوں گے۔!"

"تو تم نے انہیں مارا تھا....؟"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ میں نے صرف اس کی ٹانگ پر گولی ماری تھی جس نے مجھ پر فائر کیا تھا۔ اس کے بعد میرے سارے فائر ہوائی تھے میں کسی ایسی جگہ اس طرح بے قابو ہو ہی نہیں سکتا جہاں ہزاروں غیر متعلق آدمیوں کا مجمع ہو۔!"

"پھر وہ کہاں گئے....؟"

"دیکھو....! الفروزے کے علاوہ سب ہی نشے میں تھے۔ میرا خیال ہے کہ اس نے زخمیوں کو بھی ختم ہی کر کے کہیں غائب کرا دیا ہوگا۔ کیونکہ زخمی اس کے پاس نہ رہنے دیئے جاتے۔ سرکاری ہسپتال میں رکھے جاتے اور وہ ان سے اپنی مرضی کے مطابق بیان نہ دلوا سکتا۔ کیا سمجھیں۔!"

"ان لوگوں سے کچھ بھی بعید نہیں.... تمہارا خیال درست معلوم ہوتا ہے۔ لیکن وہ ریڈیو آپریٹر....! وہ کہاں تھا لانچ پر؟ مجھے تو نہیں دکھائی دیا۔!"

"نچلے حصے میں....! جیمسن اُسے اس کے گھر پہنچا آیا ہے۔!"

"زبردست غلطی کی اگر مجھے معلوم ہوتا تو ہرگز اس کا مشورہ نہ دیتی۔ اب اگر وہ ان میں واپس گیا تو زندہ نہیں چھوڑا جائے گا۔!"

"وہ ان میں واپس نہیں جائے گا۔!"

"چھپا بھی کب تک رہ سکے گا۔ اس کا نام مرنے والوں کی فہرست میں شامل ہے۔!"

"یہ سب کچھ ہم پر چھوڑ دو۔!"

لکو کے ساحل پر تباہ ہونے والی لانچ کے تینوں مسافروں کی تصاویر دوسرے دن کے اخبار میں شائع ہوئی تھیں۔ لیکن کسی نے بھی ان کا کوئی خاص نوٹس نہ لیا۔ خبر کے مطابق لانچ کے ٹکڑے تو جھیل کی تہہ سے برآمد کر لئے گئے تھے لیکن کوئی لاش نہ ملی۔ اس حادثے کے متعلق اسی قسم کی قیاس آرائیاں اخبارات میں بھی نظر آئی تھیں۔ جیسی پچھلے دن زبانی طور پر سڑکوں، گلیوں اور ریستورانوں میں ہوتی رہی تھیں۔

لکو سے بہت دور ایک ویران مقام پر تنہا چوبی عمارت کے ایک کمرے میں ایڈلاوا ساکت وصامت نظر آیا۔ اس کی پلکیں تک نہیں جھپک رہی تھیں ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ آنکھیں کھول کر سو رہا ہو۔ سامنے دیوار پر کچھ ایسے آلات نصب تھے جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کہیں سے کسی کی آواز سننے کے لئے آبیٹھا ہو۔ دفعتاً ایک ڈائیل کی سوئی تھر تھرانے لگی۔ بائیں جانب سے ایک بلب روشن ہوا اور ایڈلاوا نے چونک کر کلائی کی گھڑی پر نظر ڈالی اور دوبارہ انہیں آلات کی طرف متوجہ ہو گیا۔ مائیک سے آواز آئی۔ "ریکارڈ کیا ہوا پیغام باس کے نام۔!" یہ پیغام کسی نامعلوم مقام سے ہیڈ کوارٹر کو موصول ہوا تھا اور اس کے بعد سیٹیاں سی بجنے لگی تھیں اور کسی عورت کی آواز آئی۔ "پیغام اس کے لئے ہے جس سے تعلق رکھتا ہے۔ حادثے کے ذمہ دار بھی حادثے کے شکار ہو گئے لیکن یہ بتانا مشکل ہے کہ وہ صرف تین ہی تھے یا اور بھی ہیں۔ یہ معلوم کرنا تمہارا کام ہے اپنے دیو نما ملازم سے رابطہ قائم کر کے کہو کہ جس کی تصویر اس نے شناخت کی تھی اپنے دونوں ساتھیوں سمیت غرق ہو گیا۔ لکو کے آج کے اخبارات دیکھو.....!" سپیکر سے پھر سیٹیوں کی آوازیں آئی تھیں اور وہی پہلی مردانہ آواز سنائی دی۔ "ریکارڈ کیا ہوا پیغام ختم ہوا۔!"

"موصول ہوا....!" ایڈلاوا کی آواز کمرے میں گونجی.... "ماہی گیر سے کہو....! پوائنٹ نمبر بارہ پر پہنچنے کی کوشش کرے۔ پوری پوری احتیاط اور باخبری کے ساتھ.... اوور....!"

"رابطہ قائم کر کے اطلاع دی جائے گی۔!" اسپیکر سے آواز آئی اور ایڈلاوا نے اٹھ کر سارے سوئچ آن کر دیئے علاوہ ایک کے.... اور اس کمرے سے اٹھ کر دوسرے کمرے میں آیا۔ آرام کرسی پر نیم دراز ہو کر ایک باتصویر رسالہ اٹھایا تھا اور اُس کی ورق گردانی کرنے لگا تھا۔ اس کا چہرہ

بالکل سپاٹ تھا۔ نہ آنکھوں میں بے چینی تھی اور نہ تشویش کے آثار۔

قریباً دس منٹ بعد سامنے والی میز کے ایک خانے میں بزر کی ہلکی سی آواز گونجی تھی اور ایڈلاوا اٹھ کر پھر اسی کمرے میں آیا تھا جہاں کچھ دیر پہلے لاسلکی پیغامات سنتا رہا تھا۔

آلات والی دیوار پر لگے ہوئے سارے سوئچ آن کر دیئے.... اسپیکر سے باس کے نام کی کال ہو رہی تھی۔

"باس....!" ایڈلاوا بولا۔

"رابطہ قائم کیا گیا تھا۔!" اسپیکر سے آواز آئی۔ "وہ خود نہیں پہنچ سکتا۔ گھرا ہوا ہے۔!"

"اسے مطلع کر دو کہ میرا منتظر رہے۔ کسی وقت بھی پہنچ سکتا ہوں۔!"

"یس باس....!"

"اوور....!"

اس بار اس نے دیوار کے سارے سوئچ آف کر دیئے تھے اور اسی عمارت کے ایک کمرے میں داخل ہو کر سوئچ بورڈ پر لگے ہوئے ایک پش سوئچ پر انگلی رکھ دی تھی۔ کچھ دیر بعد ایک آدمی کمرے میں داخل ہو کر دروازے کے قریب ہی رک گیا۔ ایڈلاوا نے اسے قریب آنے کا اشارہ کیا تھا اور خود مڑ کر ریک سے ایک مجلد کتاب نکالی تھی۔ وہ قریب آگیا اس کی آنکھوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ گونگا اور بہرا ہے۔!

ایڈلاوا کتاب کے ورق الٹتا رہا۔ ایک صفحے پر مختلف ریجنوں کی انتظامیہ کے نشانات بنے ہوئے تھے۔ اس نے وال ڈی او سٹا ریجن کی انتظامیہ کے نشان پر انگلی رکھ کر نووارد کی طرف دیکھا جس نے اپنے سر کو تفہیمی جنبش دی تھی۔ پھر وہ کتاب اس کے ہاتھ سے لے کر کمرے سے چلا گیا تھا۔ ایڈلاوا نے وہیں ٹھہر کر ملبوسات کی ایک الماری کھولی اور اس میں سے وال ڈی او سٹا ریجن کی پولیس آفیسروں والی وردی نکالی.... ذرا ہی سی دیر میں حلیہ بدل کر رہ گیا۔ ناک کے نیچے گھنی اور ڈھلکی ہوئی مونچھوں کا بھی اضافہ ہو گیا تھا۔ اسی دوران میں کسی ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ سنائی دی تھی۔

عمارت سے نکل کر وہ ٹہلتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف آیا۔ یہاں ایک سنگل سیٹر ہیلی کاپٹر موجود تھا جس پر وال ڈی او سٹا ریجن کی انتظامیہ کا نشان لگا ہوا تھا۔ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے حفاظتی پٹی کسی

تھی اور پھر ہیلی کاپٹر کا انجن اسٹارٹ ہوا تھا۔ فضا میں بلند ہوتے ہی اس کا رخ جنوب کی طرف تھا ایک جگہ اس نے اس طرح رخ تبدیل کیا کہ وال ڈی اوسٹا ریجن ہی کے کسی پروانس کی طرف سے آتا ہوا معلوم ہو۔

ایڈلاوا کچھ اس طرح مطمئن نظر آرہا تھا جیسے سچ مچ وہ کوئی ریجنل پولیس آفیسر ہو۔ ٹریمیزو پہنچنے سے پہلے ہی اس نے ٹریمیزو پولیس سے لاسلکی رابطہ قائم کر کے جس بہروپ میں بھی تھا اس کی شناخت بتائی اور کہا "ہیلی پیڈ پر گاڑی بھیج دی جائے!" دوسری طرف سے جواب مل جانے پر اُس نے سلسلہ منقطع کر دیا اور ٹریمیزو کے ہیلی پیڈ کی طرف رخ موڑتے ہوئے اس نے چاروں طرف دیکھا تھا شائد اُسے علم تھا کہ الفروزے کو کہاں رکھا گیا ہے۔ ہیلی پیڈ پر ایک مقامی آفیسر اس کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ وہ اُسے بڑے احترام کے ساتھ گاڑی تک لایا تھا۔

"کیا اسٹیمر کا عملہ زیر حراست ہے....؟" اس نے مقامی آفیسر سے پوچھا۔

"نہیں جناب....! سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔!"

"لیکن انہیں پوچھ گچھ کے لئے کچھ دنوں روکا ہی جانا چاہئے۔!"

"درست ہے جناب.... ایسا ہی ہوا ہے۔!"

"وہ فرم میرے ریجن کی ہے جس نے یہاں ماہی گیری کا ٹھیکہ لیا تھا۔!"

"مجھے علم ہے جناب....!"

"لہٰذا میں اپنے طور پر کپتان اور عملے کے باقی ماندہ لوگوں سے پوچھ گچھ کرنے آیا ہوں۔!"

"قاعدے کی بات ہے جناب....!"

"مجھے وہیں پہنچا دو.... جہاں انہیں رکھا گیا ہے۔ ظاہر ہے کسی ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔!"

"درست ہے جناب....!"

گاڑی اسی عمارت کے سامنے جا رکی تھی۔ جہاں الفروزے مقیم تھا۔

"کیا میری موجودگی ضروری ہو گی جناب....!" مقامی آفیسر نے پوچھا۔

"نہیں....!" سرد مہری سے جواب دیا گیا۔

"اس کے بعد کے لئے کیا حکم ہے۔!"

"دراصل میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے یہاں کتنی دیر لگے گی۔ لہٰذا یہاں ایک ایسی گاڑی موجود

ہونی چاہئے جو مجھے ہیلی پیڈ تک پہنچادے۔!"

"ایسا ہی ہو گا جناب....!" اس نے کہا تھا اور نیچے اتر کر ایڈلاوا کے لئے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔ وہ گاڑی سے اترا اور کسی طرف دیکھے بغیر عمارت کے صدر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ کھلا ہی ہوا تھا۔ اس لئے اُسے دستک دینے کی بھی زحمت نہیں گوارا کرنی پڑی تھی۔ سیدھا اندر چلا آیا۔ راہداری میں عملے کے ایک آدمی سے مڈبھیڑ ہوئی اور اس نے اس کپتان کے بارے میں پوچھا تھا اس نے الفروزے کے کمرے میں پہنچادیا۔

الفروزے آرام کرسی پر نیم دراز اُسے ادھ کھلی آنکھوں سے دیکھتا رہا۔ نہ اٹھ کر اس کی پذیرائی کی اور نہ زبان ہی سے کچھ کہا۔

"میں اوسٹا سے آیا ہوں....!" ایڈلاوا نے گونجیلی آواز میں کہا اور اس وقت اس کی آواز حیرت انگیز طور پر بدلی ہوئی تھی۔

"آئے ہو گے.... پھر میں کیا کروں....!" الفروزے سیدھا بیٹھتا ہوا دہاڑا۔ "ہم پر ظلم ہوا ہے اور ہم ہی سزا بھگت رہے ہیں۔ کب تک اور کس کس کو بیان دیتے رہیں گے۔!"

"میں اوسٹا سے آیا ہوں کیا تم نے سنا نہیں۔!" ایڈلاوا نے کہا اور خود ہی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"مجھ سے اب کیا پوچھنا ہے.... اوسٹا میں اپنی فرم کے سربراہ کو رپورٹ دے چکا ہوں۔!"

"میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ سات آدمی جہاز کے ساتھ ڈوبے یا ٹریسنی پارک کے ہنگامے میں مارے گئے۔!"

"وہ جہاز پر تھے جہاز خالی نہیں چھوڑا جا سکتا تھا۔!"

"حالانکہ میری اطلاع کے مطابق جہاز پر ریڈیو آفیسر کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں تھا جب اس میں دھماکے ہوئے۔!"

"آپ نے افواہ سنی ہو گی۔!"

"یہ حقیقت ہے....!" ایڈلاوا پیر پٹخ کر بولا۔

"ثابت کرو....! اور مجھے پھانسی دے دو....!" الفروزے نے لاپرواہی سے کہا۔ "جسے دیکھو ایک نئی کہانی لئے چلا آرہا ہے۔!"

"میں تمہیں یہاں سے لے جاؤں گا اور اعتراف کرالوں گا کہ جہاز میں غیر قانونی طور پر

حاصل کئے ہوئے اسلحے کا ذخیرہ تھا جسے اسمگل کر کے سرحد پار لے جایا جاتا۔!"

"یہ تو بالکل ہی نئی بات ہے سی نور آفیسر....!" الفروزے نے زہریلے سے قہقہے کے ساتھ کہا۔

"نیوی کے غوطہ خور ثبوت فراہم کر رہے ہیں۔!"

"کئے جائیں اگر ذخیرہ رہا بھی ہوگا تو ہماری لاعلمی میں ہمارے کسی کاروباری حریف نے اُسے پہنچا کر خود ہی بلاسٹ کر دیا ہوگا۔ میرے عملے کے لوگ میری عدم موجودگی میں بے تحاشہ پی جاتے ہیں۔ میں نے کہہ دیا کہ حادثے سے سات یا آٹھ گھنٹے پیشتر جہاز چھوڑ چکا تھا۔!"

"آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو....؟" ایڈلاوا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ اگر نیوی نے ایسا کوئی ثبوت فراہم بھی کرایا تو ہم پر اس سے زیادہ اور کوئی الزام نہیں لگایا جاسکے گا ہم نے اپنی ذمہ داریوں سے کسی قدر غفلت برتی تھی۔ مدہوش آدمیوں کی لاعلمی میں ہمارے دشمنوں نے جہاز پر اسلحے کا ذخیرہ پہنچایا اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ ہم اسلحے کی اسمگلنگ کرتے ہیں اسے بلاسٹ کر دیا۔ اگر آپ اوسٹا پولیس سے تعلق رکھتے ہیں اور باخبر آدمی ہیں تو آپ کو علم ہوگا کہ ہماری فرم کتنے دشمنوں میں گھری ہوئی ہے۔!"

"ہم اچھی طرح جانتے ہیں....!" طنزیہ لہجے میں بولا۔ "بہر حال تمہیں میرے ساتھ اوسٹا چلنا ہوگا اور اصلیت تم سے معلوم کر لی جائے گی۔!"

"اچھا....اچھا....!" الفروزے سر ہلا کر بولا۔ "تھرڈ ڈگری آزمائی جائے گی مجھ پر۔ جھوٹ بلوانے کے لئے، جان چھڑانے کے لئے اعتراف کرلوں گا کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہی حقیقت بھی ہے۔!"

"سبھی کچھ ہو سکتا ہے۔!" ایڈلاوا نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی۔

"اچھا تو مسٹر آفیسر....!" الفروزے نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں ایڈلاوا نے ہولسٹر سے ریوالور نکال لیا۔

"ارے واہ سی نور آفیسر....!" الفروزے نے قہقہہ لگایا۔ "نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں میں تو اس قلم تراش چاقو سے اپنے ناخن صاف کرتا ہوں۔!" اس نے چاقو کھول لیا۔ پھر بڑی تیزی سے اس نے اپنے بائیں کان کی لو کاٹی تھی اور ایڈلاوا کی طرف اچھال دی تھی کان سے خون کی

دھار الفروزے کے شانے پر گرتی رہی۔!

"یہ.... یہ.... کیا کیا....؟" ایڈلاوا اٹھتا ہوا بولا۔ پھر قبل اس کے کہ الفروزے دوسرے کان کی لو بھی کاٹ ڈالتا.... اس نے اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیا۔

"میں تمہیں دکھا رہا ہوں کہ میں اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی بوٹیاں اڑا سکتا ہوں تم مجھے اذیت دے کر مجھ سے جھوٹا بیان نہ لے سکو گے۔!" اس کا انداز اب بھی مضحکہ اڑانے کا سا تھا۔

دفعتاً ایڈلاوا اس سے چاقو چھینتا ہوا اپنی اصل سپاٹ زبان میں بولا۔

"الفروزے....! مجھے تجھ پر بے جا فخر نہیں ہے۔!"

الفروزے کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں اور وہ صرف ہکلا کر رہ گیا تھا۔ "ب.... باس۔!"

"خاموش رہو....! اپنے کسی ماتحت کو طلب کر کے فرسٹ ایڈ باکس منگواؤ۔ کیا ڈاکٹر بھی مر گیا۔!"

"نن.... نہیں موجود ہے۔!"

"فوراً طلب کرو....!"

"ب.... بہت اچھا باس....!"

پھر آدھے گھنٹے تک اس کی مرہم پٹی ہوتی رہی تھی۔ کان کی لو کو جوڑ کر ڈاکٹر نے ٹانکے لگائے تھے۔ اس دوران میں ایڈلاوا وہیں ٹھہرا رہا تھا۔

الفروزے کا ماتحت عملہ ایڈلاوا کو پولیس آفیسر ہی سمجھتا رہا تھا۔ ڈاکٹر نے اس واقعے کی وجہ پوچھے بغیر خاموشی سے الفروزے کے احکام کی تعمیل کی تھی۔ اس سے فرصت پا کر پھر اسی کمرے میں آبیٹھے جہاں الفروزے نے اپنی جی داری کا ثبوت پیش کیا تھا۔ لیکن اب یہ جان لینے کے بعد کہ وہ اتنی دیر تک ایڈلاوا سے ہم کلام رہا تھا بہت زیادہ نروس دکھائی دیتا تھا۔

"کیا تم نے لکو سے شائع ہونے والا کوئی اخبار دیکھا ہے۔!"

"نہیں باس....!"

"یہ دیکھو....!" ایڈلاوا نے جیب سے مڑا تڑا اخبار نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "اس میں لکو کے ایک حادثے میں کام آنے والوں کی تصویریں دیکھو یہ ادھر....!" تصویر

دیکھ کر الفروزے نے اس کی طرف دیکھا۔

"کیا یہ وہی لوگ ہیں جو تم سے جشن ریشم میں الجھے تھے۔!"

"ہرگز نہیں باس.....! پتہ نہیں کون ہیں۔ لیکن ایک بہت ہی تشویش ناک خبر ہے میرے پاس۔ یہاں میری نگرانی ہو رہی ہے وہ شبہے میں مبتلا ہیں بظاہر مجھ پر کوئی پابندی نہیں۔ مقامی پولیس مہربانی سے پیش آرہی ہے لیکن نگرانی ہو رہی ہے۔ میں آپ تک نہیں پہنچ سکتا تھا اور ٹرانس میٹر پر بھی اس کی اطلاع نہیں دے سکتا تھا کیونکہ ہوا کی باتیں کسی کے بس کی نہیں ہوتیں کہیں بھی سنی جاسکتی ہیں۔!"

"تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔!" ایڈلاوا کی سرد مہری پھر پلٹ آئی۔

"پرسوں ایک عورت ہوم ڈیپارٹمنٹ سے آئی تھی اس نے مجھے خود ہی اس آدمی کی تصویر دکھائی تھی جو مجھ سے ٹریسنی پارک میں الجھا تھا۔!"

"اوہ.....!" ایڈلاوا پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"بس باس! اس نے کہا کہ وہ صرف اسی آدمی کی شناخت کے لئے مجھ سے ملی ہے ورنہ وہ تو یہ بھی جانتی ہے کہ اسٹیمر حقیقتاً بین الاقوامی خیر اندیش کی ملکیت تھا اور اسلحہ یا دوسرے ملکوں سے چرا کر لائے جانے والے پلوٹونیم کی اسمگلنگ کے لئے استعمال ہوتا تھا۔!"

"نہیں.....!" ایڈلاوا کرسی سے اٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی الفروزے بھی اٹھا تھا۔ ایڈلاوا نے شاید اپنی اس اضطراری حرکت پر پردہ ڈالنے ہی کے لئے ٹہلنا شروع کر دیا تھا۔ پھر وہ رک کر بولا۔ "ہوم ڈیپارٹمنٹ! اس عورت کا حلیہ بتاؤ۔!"

"وہ کوئی فرانسیسی عورت تھی.... نام لوئیسا بتایا تھا۔ ٹاپ سیکرٹ معاملات کے شعبے سے تعلق رکھتی تھی۔" الفروزے بولا۔ پھر اس نے اس کے خدوخال، قد اور وزن سے متعلق بتانا شروع کر دیا تھا۔ لیکن ایڈلاوا ہاتھ اٹھا کر کچھ سوچتا ہوا بولا۔ "تمہیں اچھی طرح یاد ہے نا کہ اس نے ہوم ڈیپارٹمنٹ سے اپنا تعلق بتایا تھا۔!"

"خوب اچھی طرح یاد ہے۔!"

"لیکن ہوم ڈیپارٹمنٹ میں اس قسم کا کوئی شعبہ نہیں ہے۔ مرکزی انٹیلی جنس یا ملٹری انٹیلی جنس کے علاوہ اور کہیں نہیں ہے یا پھر اُمور خارجہ کے متعلق ہو سکتا ہے۔ یہ شعبہ! دوسری بات

یہ کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ میں شائد ہی کوئی غیر ملکی عورت کام کرتی ہو۔ خیر میں دیکھوں گا۔!" وہ پھر کرسی پر آبیٹھا اور حسبِ معمول سپاٹ آواز میں بولا۔ "تو وہی آدمی تھا جس کی تصویر اس نے تمہیں دکھائی تھی۔!"

"ہاں....! باس وہی تھا۔!"

"اور وہ اس اخبار میں نظر آنے والے دونوں مردوں میں سے نہیں تھا۔!"

"ہرگز نہیں....! باس قطعی نہیں.... سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔!"

"اگر تم اس عورت کی ریکارڈ کی ہوئی آواز سنو تو کیا پہچان سکو گے....؟"

"یقیناً باس! اس کی آواز بھی خاص قسم کی تھی۔!"

"اچھی بات ہے.... جنیوا سے رابطہ قائم کر کے اس پیغام کو سننا جو کسی عورت نے میرے لئے کسی نامعلوم مقام سے ریکارڈ کرایا تھا۔!"

"بہت اچھا باس....!"

"اگر اسی عورت کی آواز ہو تو ٹرانس میٹر پر صرف مجھے ہاں یا نہیں میں جواب دینا۔!"

"بہت بہتر باس....!"

"اور اب اس پوری خبر کو پڑھ ڈالو۔!"

الفروزے نے لکو میں تباہ ہونے والی لانچ سے متعلق خبر جلدی جلدی پڑھ ڈالی تھی اور ایڈلاوا کی طرف دیکھنے لگا تھا۔!

ایڈلاوا بولا۔ "اگر یہ لوگ میک اپ میں بھی ہوں تو کم از کم اس خبر سے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ حادثے کے وقت بھی یہ لانچ ہی میں موجود تھے۔ ابھی تک لاشیں نہیں مل سکیں۔!"

"یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا باس....!"

"خیر....! میں دیکھوں گا۔!" ایڈلاوا اٹھتا ہوا بولا۔ "اب میں جارہا ہوں۔ پوائنٹ بارہ ہی میں فی الحال قیام رہے گا۔ کسی بات کی پرواہ نہ کرو.... تم سب کا تحفظ میری ذمہ داری ہے۔ اپنے کان کا خیال رکھنا۔!"

"آپ کے حکم کی تعمیل مرتے دم تک ہو گی باس....!"

"بس اب آرام کرو....!"

ایڈ لاوا اٹھا تھا اور نکلا چلا گیا تھا۔

رحم دل پلوینو نے انہیں اپنا مہمان بنا لیا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا تھا کہ وہ خود سیدھے سادھے لوگ ہیں اور زیادہ مال دار بھی نہیں۔ سیاحت کا شوق رکھتے ہیں۔ لکوا اتنا پسند آیا ہے کہ کچھ دن یہاں قیام کرنا چاہتے ہیں اگر کسی ہوٹل میں ٹھہرے تو اخراجات بڑھ جائیں گے۔ کسی خاندان کے ساتھ رہنے میں بہر حال خرچ کم ہی ہوگا۔ یہ کوئی ایسی معیوب بات بھی نہیں تھی۔ مقامی آبادی کے بہتیرے خاندان پے انگ گسٹس رکھتے ہی رہتے تھے۔ پلوینو نے بھی کبھی کبھار ایسا ہی کیا تھا۔ لیکن آدمیوں کو پرکھے بغیر وہ انہیں مہمان بنانے کا قائل نہیں تھا۔ یہ مہمان اُسے بے حد شریف معلوم ہوئے تھے لیکن صرف یہی دھڑکا لگا رہا تھا کہ کہیں اُس کے بیٹے والی بات باہر نہ پھیل جائے۔ اس نے اپنی بیوی اور بیٹی کو تو پہلے ہی راز دار بنا لیا تھا اور اسی لئے انہوں نے ایسے حالات میں پے انگ گسٹس رکھنے کی مخالفت بھی کی تھی۔ لیکن پلوینو کو عمران کی باتیں پادریوں کی سی لگی تھیں اس لئے اس کا دل اس کی طرف کھینچنے لگا تھا۔ وہ ایک مذہبی آدمی تھا اور جوان العمری میں بھی مذہب سے لگاؤ رکھنے والوں سے وہ بڑا خلوص رکھتا تھا۔

عمران نے اس سے کہا تھا۔ "نہ ہم گوشت کھاتے ہیں اور نہ شراب پیتے ہیں ترکاریوں اور کسی حد تک انڈوں یا مچھلیوں پر گزارہ کر لیتے ہیں۔ البتہ میریانا اٹلی ہی کی باشندہ ہے اور سب کچھ کھاتی پیتی ہے۔!"

"تم شراب بھی نہیں پیتے۔!"

"آپ شراب کی بات کرتے ہیں محترم بزرگ! آپ تو ہمیں بیئر بھی پیتے ہوئے نہ دیکھیں گے کہ اس میں بھی ہلکا سا نشہ ہوتا ہے۔ محض اس لئے اس نے اپنے حواریوں کو گوشت اور شراب سے روکا تھا۔!"

اس پر میریانا ٹھنڈی سانس لے کر بولی تھی۔ "آسمانی باپ مجھے معاف کرے میں شراب بھی پیتی ہوں اور گوشت کے علاوہ کچھ بھی نہیں کھاتی۔!"

"پھر کیا ہوا....؟ صورت سے تم بھی بہت اچھی عورت معلوم ہوتی ہو۔!" پلوینو نے اخلاقاً

کہا تھا اور پھر انہیں دو کمروں ہی تک محدود رہنے کی ہدایت کی تھی۔ صاف کہہ دیا تھا کہ اگر وہ گھر کے دوسرے حصوں میں بھی اٹھنا بیٹھنا چاہیں گے تو اُسے بعض حالات کی بنا پر تکلیف ہو گی۔!

"ہرگز نہیں جناب.....! ہمیں ضرورت ہی کیا ہے کہ ہم پورے گھر میں دوڑ لگاتے پھریں۔ آپ ہمیں بے حد مہذب اور شائستہ پائیں گے۔!"

"معاف کرنا غیر یوروپی باشندے عموماً نہیں ہوتے..... تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟"

"ہم مراکشی ہیں.....! اور یہ سسلی میں رہتی ہے۔!" عمران نے کہا تھا لیکن اگر ہم خود کو تمہارے معیار کے مطابق نہ رکھ سکیں تو ہمارا سامان اٹھوا کر باہر پھینکوا دینا۔!"

یہ پچھلے دن کی باتیں تھیں۔ لیکن آج تو پلوینو کا یہ عالم تھا کہ بار بار عمران کے پاس آ بیٹھتا اور اپنی مرغیوں سے متعلق گفتگو کرنے لگتا۔ بات دراصل یہ تھی کہ پچھلی رات کھانے کی میز پر عمران نے مرغیوں سے متعلق اپنی معلومات کا اظہار کرتے ہوئے اس کی مرغیوں کی تعریف کرتے ہوئے زمین و آسمان کے قلابے ملا کر رکھ دیئے تھے اور اس وقت وہ اُسے بتا رہا تھا کہ مرغ اور بطخ کے کراس سے کس نوعیت کی نسل پیدا کی جا سکتی ہے۔

"یہ تو ناممکن ہے..... قطعی ناممکن.....!" پلوینو نے زور زور سے سر ہلا کر کہا۔

"میں تجربہ کر چکا ہوں معزز بزرگ.....!"

"کیسے یقین کر لوں لڑکے... نہ مرغ کو بطخ سے کوئی دلچسپی ہو سکتی ہے اور نہ بطخ کو مرغ سے۔!"

"سب سے الگ تھلگ دونوں کو ایک جگہ چھ مہینے تک بند رکھئے۔ جھک مار کر ایک دوسرے سے مانوس ہو جائیں گے۔!"

"کیا تم نے یہی کیا تھا.....؟"

"بالکل ایک بڑے پنجرے میں بند کر دیا تھا دونوں کو دو تین مہینے تک۔ آپس میں خوب مار کٹائی ہوتی رہی تھی۔ پھر آہستہ آہستہ مرغا بانگ دینے لگا تھا اور بطخ اس طرح اس کی شکل تکنے لگی تھی جیسے وہ کوئی رومانی نظم سنا رہا ہو۔ پھر چھ ماہ بعد ایک دن بطخ نے انڈا دیا اس کے بعد بھی کئی انڈے دیئے اور پھر اُن انڈوں سے جو شے برآمد ہوئی تھی وہ آگے سے شہزادی اور پیچھے سے کنول کا پھول معلوم ہوتی تھی۔!"

"یقین نہیں آتا۔!"

"مراکش پہنچ کر میں آپ کو ان مرغیوں کی تصویریں ضرور بھجواؤں گا۔!"

"سنو لڑکے....!اگر یہاں یہ تجربہ کامیاب ہو جائے تو جانتے ہو کیا ہو گا....؟"

عمران نے احمقانہ انداز میں سر کو منفی جنبش دی۔

"میں پولٹری فارمرز کا بادشاہ کہلاؤں گا۔!"

ادھر عمران اُسے باتوں میں الجھائے ہوا تھا اور دوسری طرف جیمسن اس تاک میں تھا کہ کسی طرح اس کے بیٹے وٹالینی تک پہنچ جائے۔ میریانا اسکیم کے مطابق ماں بیٹی کو باتوں میں لگائے گھر سے باہر نکال لے گئی تھی اور وہ تینوں پولٹری فارم کے قریب کسی بحث میں الجھی ہوئی تھیں۔ جیمسن مکان کی تلاشی لیتا پھر رہا تھا۔

جب وہ واپس آیا تو عمران نے محسوس کر لیا کہ اسے کامیابی ہو گئی ہے۔

"تم کہاں تھے بھائی....!" پلوینو نے جیمسن کو دیکھ کر کہا۔ یہاں بے حد دل چسپ گفتگو ہو رہی تھی۔!"

"میں ذرا چہل قدمی کے لئے نکل گیا تھا۔ موسم اچھا ہو رہا ہے۔!"

"ہاں....ہاں....خوب گھومو پھرو....کھاؤ پیو تاکہ کسی قدر تندرست ہو کر گھر پہنچو۔!"

"ہاں....ہاں! بزرگ پلوینو ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ جیمو جھینگے....!" عمران سر ہلا کر بولا۔

"جیمو جھینگے....!" پلوینو مسکرایا تھا۔ انہوں نے ابھی تک اسے دانت نکال کر ہنستے نہیں دیکھا تھا۔

"اچھا اب میں اٹھوں کچھ کام ہی کر ڈالوں....جب سے تم لوگ آئے ہو صرف باتیں ہی کرتا رہتا ہوں۔!"

اس کے چلے جانے پر دونوں نے اردو میں گفتگو کا آغاز کیا تھا۔ جیمسن نے اسے اطلاع دی کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہے۔!

"وہ دن تہہ خانے میں گزارتا ہے۔ رات کو اوپر آکر اپنی مخصوص خواب گاہ میں سوتا ہے۔!"

"تمہیں دیکھ کر بھڑکا تو ہو گا۔!"

"بہت زیادہ....! حملہ کرنے کے لئے ڈنڈا اٹھالیا تھا۔ لیکن جب میری آواز سنی تو جہاں تھا وہیں رہ گیا۔!"

"تم نے پوائنٹ نمبر بارہ کے لئے بھی کچھ مزید پوچھا تھا۔!"

"پوچھا تھا اس نے کہا کہ الفروزے کے علاوہ جہاز پر شاید ہی کوئی جانتا ہو۔!"

"تم نے اسے میریانا کے بارے میں تو نہیں بتایا کہ وہ کون ہے۔!"

"آپ سے پوچھے بغیر میں اُس سے متعلق کوئی گفتگو کر ہی نہیں سکتا تھا۔ بس ہے ایک لڑکی بھی ہمارے ساتھ۔!"

"بہت اچھا کیا.... ابھی ہمیں اُس پر پوری طرح اعتماد نہیں کر لینا چاہئے۔!"

"وہ تو کرنا ہی پڑے گا جناب....! آخر ہم اُس کے گھر ہی میں تو مقیم ہیں۔! پھر آپ ہی نے تو کہا تھا کہ ہم اس پر اعتماد کر سکتے ہیں۔!"

"کر بھی سکتے ہیں.... اور نہیں بھی۔!"

"خیر مارئیے گولی....! کیوں نہ آپ میریانا سے پوائنٹ نمبر بارہ سے متعلق گفتگو کریں۔ اُس پر تو آپ کو پورا پورا اعتماد ہے۔!"

"اگر اُسے علم ہوتا تو سیدھی وہیں جاتی.... الفروزے کو اصل واقعہ بتا کر خود کو ہلاکت میں نہ ڈالتی.... ایڈلاوا نے میریانا پر صرف اسٹیمر کی حد تک اعتماد کیا تھا ہو سکتا ہے۔!" وہ مزید کچھ کہتے کہتے رک گیا۔ کیونکہ میریانا بھی واپس آگئی تھی۔

"کیا اس سے ملاقات ہو سکی....!" اس نے آتے ہی پوچھا۔

"ہاں....!" عمران اُسے غور سے دیکھتا ہوا بولا۔ "ریڈیو آپریٹر ہونے کی بناء پر وہ کچھ ایسے مقامات کے نام جانتا ہے جن پر ایڈلاوا سے لاسلکی رابطہ قائم کیا جاتا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ جب تم جہاز پر پہنچی تھیں اُس وقت ایڈلاوا پوائنٹ نمبر بارہ میں تھا۔!"

"اگر ایسی بات ہے تو میں بھی نہ بتا سکوں گی کی پوائنٹ نمبر بارہ کہاں ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے اسٹیمر کے کم از کم دو افراد کو اس کا محل وقوع ضرور معلوم ہوگا۔ ایک الفروزے اور دوسرا ہیلی کاپٹر کا پائیلٹ۔!"

"پائیلٹ کا کیا نام ہے۔!"

"نام نہیں جانتی.... پہلے ہی بتا چکی ہوں۔!"

"لیکن وٹالینی پلوینو کا نام جانتی تھیں.... صرف پلوینو ہی کے حوالے پر چونک پڑی

تھیں۔!''جیمسن بول پڑا۔

''اچھا تو اب تم لوگ میرے متعلق بھی شبہات میں مبتلا ہونے لگے ہو۔!'' وہ آنکھیں نکال کر بولی۔

''تم فضول بکواس مت کرو.... عمران نے جیمسن سے سخت لہجے میں کہا۔

میریانا بولی۔ ''وٹالینی ریڈیو آفیسر تھا۔ ہیڈ کوارٹر سے وہی لاسلکی رابطہ قائم رکھتا تھا۔ اس لئے اس کا نام جاننا میرے لئے ناممکن نہیں ہے۔ ایڈلاوا ہی کی زبانی پلوینو کا نام بارہا سنا ہوگا۔!''

''تم ٹھیک کہتی ہو۔ مجھے یقین ہے۔ پتہ نہیں پائیلٹ بھی مرنے والوں کی فہرست میں شامل ہے یا خوش قسمتی سے بچ گیا ہے۔ الفروزے سے کچھ اگلوا لینا بے حد مشکل ہوگا۔!'' پھر وہ تینوں خاموش ہو کر اپنی اپنی جگہ کچھ سوچنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد جیمسن بولا۔ ''وٹالینی کہہ رہا تھا کہ کب تک اس طرح چھپا رہوں گا۔ مجھ سے درخواست کی تھی کہ اگر ہم لوگ میک اپ کے ایسے ہی ماہر ہیں تو اس پر بھی کرم کریں۔ اس کی شکل بھی تبدیل کر دیں اور وہ اٹلی ہی نکل بھاگے۔ اسی طرح اس کی جان بچ سکے گی ورنہ وہ بھی سچ مچ جہاز کے ساتھ غرق ہو جانے والوں ہی کی فہرست میں شامل کر دیا جائے گا۔!''

''پھر تم نے کیا کہا۔!'' عمران نے پوچھا۔

''یہی کہا کہ میک اپ کچا کام ہے.... یا تو آدمی خود میک اپ کرنا جانتا ہو کہ جب بگڑے سنبھال لیا جائے یا پھر ایسا کوئی آدمی ساتھ ہو جو اس پر نظر رکھے۔ بہرحال میں نے اسے مشورہ دیا ہے کہ قدرتی طور پر ہپی بننے کی کوشش کرے۔ چھ ماہ میں ڈاڑھی بھی جھاڑ جھنکاڑ ہو جائے گی اور سر پر سندر بن اگ آئے گا اور وہ چرس کے دم لگاتا ہوا نہایت آسانی سے سرحد پار کر سکے گا۔!''

''میں تمہیں متبنیٰ تو کر ہی چکا تھا۔ آج ہی منقولہ و غیر منقولہ جائیدادیں بھی تمہارے نام منتقل کر دیں۔!'' عمران اس کے شانے پر ہاتھ مار کر بولا۔ ''میں یہی چاہتا تھا کہ جب تک میں کامیاب نہ ہو جاؤں وہ آسمان نہ دیکھنے پائے۔!''

''تم دونوں پھر بر بر ہو گئے۔!'' میریانا جھنجھلا کر بولی۔ ''کیا بکواس کرتے رہے ہو... مجھے بتاؤ۔!''

''میں اس سے کہہ رہا تھا کہ تم اور میریانا یہیں آرام کرو اور میں ذرا ٹریمیزو تک ہو آؤں۔!''

''میں ہر حال میں ساتھ چلوں گی۔!''

"بے وقوفی کی باتیں نہ کرو.... سب مارے جائیں گے اس طرح۔!"

"میرا اطمینان نہیں ہوتا۔!"

"اچھا بھئی چلنا تم بھی۔!"

ویسے وہ سوچ رہا تھا کہ اب تنہا ہی کام کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ اسی رات کو وہ انہیں سوتا چھوڑ کر نکل کھڑا ہوا۔ رات ایک بورڈنگ ہاؤز میں بسر کی اور دوسری صبح ایک مسافر بردار بڑی لانچ میں بیٹھ کر ٹریمیزو کی طرف روانہ ہو گیا۔ میک اپ میں پھر تبدیلی کی تھی یعنی جیمسن یا میریانا بھی دیکھتے تو نہ پہچان سکتے۔ ٹریمیزو میں یہ معلوم کر لینا مشکل کام نہیں تھا کہ الفروزے اپنے ماتحتوں سمیت کہاں مقیم ہے۔!

الفروزے نے عورت کا پیغام سنا تھا اور ایڈلاوا کو اطلاع بھجوادی تھی کہ یہ اُسی عورت کی آواز ہے جس نے اس سے احمق طالب علم کے بارے میں گفتگو کی تھی۔

الفروزے یہاں شدت سے بور ہو رہا تھا۔ اس پر عمارت سے باہر نکلنے کی پابندی نہیں عائد کی گئی تھی۔ لیکن یہاں کی سوسائٹی میں وہ جانی پہچانی شخصیت نہیں تھا۔ عام طور پر لوگ اس سے کترا کر نکل جایا کرتے۔ تفریحات کے عادی اگر ایسے حالات سے دوچار ہوں تو ان کا دم گھٹنے لگتا ہے۔ انہیں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے زمین و آسمان کے بیچ میں بھنچ کر رہ گئے ہوں۔ اس لئے آج وہ شام ہونے سے قبل ہی اپنے نائب کو ساتھ لے کر عمارت سے نکل پڑا تھا۔

"یہ حالت کب تک برقرار رہے گی جناب....؟" نائب کپتان نے اس سے پوچھا۔

"جب تک باس چاہے گا رے ہم کوئی مجبور ہیں۔ جب چاہوں یہ قصہ ختم ہو سکتا ہے۔ لیکن فی الحال باس یہی چاہتا ہے۔ اس کی اپنی کوئی مصلحت ہوگی۔ دنیا کے بہت بڑے مدبروں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔!"

"بے شک بے شک....! لیکن ہائے ٹریسنی....!"

"مت نام لو....!" الفروزے بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "مجھے تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے بچہ ماں کی گود سے چھن گیا ہو۔!"

"آپ تو وہاں کے بادشاہ لگتے تھے جناب....!"

"مت یاد دلاؤ.... مگر یہاں کس بُری طرح لوگ مجھے دیکھتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے میں ان کی بستی پر تباہی لانے والا ہوں۔!"

"دیکھنے دیجئے.... آپ ہر معاملے میں غیر معمولی ہیں جناب....!"

الفروزے کچھ نہ بولا۔ اس نے ایک ہوٹل کے سامنے گاڑی روک دی تھی اور وہ عمارت کے عقب میں دور تک پھیلے ہوئے سرسبز باغ میں آئے تھے جہاں بے شمار میزیں پھولوں کے تختوں کے درمیان لگی ہوئی تھیں۔ سیاحوں کی بھیڑ تھی۔ سیاہ فام نسلوں کی تندرست اور سفید پوش عورتیں سرو کر رہی تھیں۔ اپنے بے داغ سفید ملبوسات میں کچھ اور زیادہ نمایاں ہو گئی تھیں۔

ان دونوں نے ایک مناسب سی میز تلاش کی اور اس کے گرد بیٹھ گئے۔ سرو کرنے والی ایک عورت ان کی جانب لپکی تھی۔ الفروزے نے مینو دیکھ کر شراب اور گزک کا انتخاب کیا۔ اس سلسلے میں اس نے اپنے نائب کی رائے بھی معلوم کی تھی۔

"آپ اپنے سارے ماتحتوں کی روحوں تک سے واقف ہیں۔ آپ نے وہی سب کچھ منتخب کیا ہے جس پر میری جان جاتی ہے۔!" نائب گھگھیایا تھا۔

آرڈر پلیس کر دیا گیا اور وہ عورت چلی گئی۔ الفروزے چاروں طرف نظریں دوڑا کر بالآخر بولا۔ "وہ جو پیچھے لگا ہوا تھا یہاں بھی موجود ہے.... خیر دیکھا جائے گا۔ تم مڑ کر ادھر اُدھر دیکھنے کی کوشش نہ کرنا.... میں انہیں لاعلم رکھنا چاہتا ہوں کہ اُن کی حرکتوں سے واقف ہیں۔!"

"آخر اب ہماری نگرانی کیوں ہو رہی ہے....؟"

"ان کے ذہن ہماری طرف سے صاف نہیں ہیں اور نہ ہوں گے جب تک کہ عدالت میں یہ نہ ثابت ہو جائے کہ فرم کے کسی کاروباری حریف نے ہمیں پھنسانے کی یہ سازش کی تھی۔ نیوی نے اسٹیمر کے کئی ٹکڑے جھیل کی تہہ سے نکالے ہیں۔ فرانسیسی ساخت کی درجنوں رائفلیں صحیح حالت میں ان کے ہاتھ لگی ہیں۔ ایسی صورت میں تم خود سوچو کیا کچھ نہ ہو جانا چاہئے۔!"

دفعتاً بائیں جانب سے آواز آئی۔ "گائیڈ تو نہ چاہئے سی نور....!"

الفروزے چونک کر مڑا.... ایک نہایت خوش لباس اور جوان العمر آدمی نے اسے مخاطب کیا تھا۔

"کیا ہم دونوں تمہیں سیاح لگتے ہیں....؟" الفروزے نے مسکرا کر پوچھا۔

"معافی چاہتا ہوں جناب اگر ایسا نہ ہو.... لیکن مجھ سے غلطی اس لئے سرزد ہوئی کہ آپ دونوں غیر ملکی ہیں۔!"

"اس کے باوجود بھی ہمیں گائیڈ چاہئے۔!" الفروزے خالی کرسی کی طرف اشارہ کر کے بولا۔ "بیٹھ جاؤ۔!"

"شکریہ جناب....!" وہ بیٹھتا ہوا بولا۔

"لیکن یہاں دلاکار لوٹا اور کسی قدر خوب صورت ساحل کے علاوہ اور رکھا ہی کیا ہے جس کے لئے ہمیں گائیڈ کی ضرورت ہو گی۔!"

"اگر آپ صرف عمارتیں اور سواحل دیکھنے آئے ہیں تو میں اپنی پیش کش بصد افسوس واپس لیتا ہوں۔!"

"پھر کیا دکھاؤ گے....؟"

"آدمی....! بلکہ ایسی آدم زادیاں جن میں سے ہر ایک اپنی جگہ پر ایک نئی دنیا ہو گی۔!"

"اچھا.... اچھا....!" الفروزے نے قہقہہ لگایا۔ "تم اس قسم کے گائیڈ ہو....!"

"اور کیا جناب.... اینٹوں اور پتھروں کے ڈھیر میں کیا رکھا ہے۔ خواہ وہ پہلی صدی عیسوی ہی سے کیوں نہ تعلق رکھتا ہو۔ یہ جھیل اور اُس کے ساحل بھی لاکھوں سال پرانے ہیں۔ میں تو آپ کو وہ نایاب جزیرے دکھاؤں گا، جو آج ہیں کل نہ ہوں گے یا اگر ہوں گے بھی تو اس قابل نہ رہ جائیں گے کہ ان کی طرف دیکھنا بھی گوارا کیا جا سکے۔!"

"ارے تم شاعر معلوم ہوتے ہو.... بیٹھو.... بیٹھو بیٹھے رہو.... میں صرف باتیں کرنے کا معاوضہ ادا کر کے بھی خاصی خوش محسوس کروں گا۔ ایک لطیفہ یاد آیا۔!" لطیفے کے نام پر گائیڈ ہمہ تن توجہ بن گیا اور الفروزے کو اس کی یہ ادا بھی پسند آئی۔ وہ لطیفہ شروع ہی کرنے والا تھا کہ طلب کی ہوئی اشیاء پہنچ گئیں اور الفروزے اس ناوقت دخل اندازی سے بور ہو گیا۔ اس پر گائیڈ نے بھی سرو کرنے والی عورت کو کینہ توز نظروں سے دیکھا تھا۔

"تم کون سی پیتے ہو....؟" الفروزے نے گائیڈ سے پوچھا۔

"آپ ہی شغل فرمائیں سی نور.... میں صرف سونے سے قبل تھوڑی سی پیتا ہوں.... اگر

اس وقت ذرا سی بھی پی لی تو یہاں آپ کے پاس بیٹھنے کے قابل نہیں رہ جاؤں گا۔ میرا سسٹم ہی کچھ ایسا ہے۔ تھوڑی سی مقدار بھی مجھے ڈریکولا بنا دیتی ہے۔!"

"اچھا اچھا.... تو جو دل چاہے کھاؤ۔!"

"بہت بہت شکریہ سی نور.... لیکن اس عورت نے مجھے دلچسپ لطیفے سے محروم کر دیا۔!"

"پرواہ مت کرو....! میں لطیفوں کا شہر ہوں۔!" الفروزے خوش دلی سے بولا پھر تھوڑی دیر بعد لطیفے شروع ہوئے تھے اور گائیڈ پیٹ دبائے بری طرح ہنس رہا تھا۔

"مم.... میں.... مر جاؤں گا ہنستے ہنستے.... ارے.... ارے.... ہوں....!"

الفروزے مگن ہو گیا تھا۔ ٹریسنی والا الفروزے جاگ اٹھا تھا۔ لیکن اس کا نائب گائیڈ کو ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔ بالآخر ایک جگہ اسے موقع مل ہی گیا اور اُس نے اسپینی میں کہا۔ "جناب....! کہیں یہ بھی نگرانی کرنے والوں میں سے نہ ہو۔!"

"ہو گا.... جہنم میں جائے.... لیکن ہے زندہ دل آدمی.... مجھے محظوظ ہونے دو۔ نگرانی کرنیوالے میری کھوپڑی پر بھی سوار ہو جائیں تو میرا کیا بگاڑ لیں گے۔ اس وقت مجھے بور نہ کرو۔!"

"بہت بہتر جناب....!"

اس گفتگو کے دوران میں گائیڈ کبھی نائب کی شکل دیکھنے لگتا تھا اور کبھی الفروزے کی۔

"ہم دونوں اسپینی ہیں....!" الفروزے نے گائیڈ سے کہا۔ "یہ کہہ رہا تھا کہ کہیں یہ آدمی کوئی دھوکے باز نہ ہو.... ہمیں ٹھگ نہ لے۔!"

گائیڈ ہنس پڑا اور بولا۔ "اگر آپ چاہیں تو اسی ہوٹل سے شہادت مہیا کر دی جائے کہ میں ایک ایماندار گائیڈ ہوں۔!"

"ارے نہیں.... اس کی ضرورت نہیں.... دراصل اسے اس بناء پر شبہ ہوا کہ ان اطراف میں لوگ مجھ سے دور دور رہتے ہیں۔ کیا میں صورت سے اتنا ہی خوف ناک لگتا ہوں۔!"

"اس میں تو شک نہیں جناب کہ آپ کی ظاہری شخصیت دل دہلا دینے والی ہے۔ لیکن میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اندر سے اتنا باغ و بہار آدمی پہلے کبھی میری نظروں سے نہیں گزرا۔ ویسے جناب خوف ناک شکلیں میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ میں نے اپنی زندگی کے تین سال جنوبی افریقہ میں گزارے ہیں اور زیادہ تر خوف ناک شکلوں ہی کے درمیان رہا ہوں۔ اپنے اس

بیان کی تصدیق بھی یہیں اسی ہوٹل میں کرا سکتا ہوں۔!"

"اس کی ضرورت نہیں..! مجھے یقین ہے۔!" الفروزے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔

"شکریہ جنابِ عالی....! بس میری ایک بد نصیبی ہے کہ انگلش کے علاوہ اور کوئی زبان نہ سیکھ سکا ورنہ آپ کے ساتھی کو اسپینی ہی میں جواب دیتا۔ میں بھی لونگوبارڈ بادشاہوں کی نسل سے ہوں جن کا آہنی تاج مونزا کی ٹریژری میں رکھا ہوا ہے۔ وہ آہنی تاج جسے چارلس پنجم اور نپولین بھی پہن چکے ہیں۔!"

"میں وہ تاج تمہیں بھی پہناؤں گا۔!" الفروزے قہقہہ لگا کر بولا۔

"اپنے اس بیان کی تصدیق بھی اسی ہوٹل سے کرا سکتا ہوں۔!"

"ارے نہیں.... تم سچ مچ بُرا مان گئے.... مجھے یقین ہے لیکن اگر اب تم نے اپنے کسی بیان کی تصدیق کرانے کی کوشش کی تو میں تمہیں اٹھا کر سڑک پر پھینک آؤں گا۔!"

اس لطیفے پر بھی گائیڈ دل کھول کر ہنسا تھا۔

"میری طرف سے بھی معذرت قبول کرو۔!" نائب نے اطالوی میں کہا۔

"کوئی بات نہیں....! آپ نے ٹھیک کہا تھا۔ ہر ایک پر آنکھیں بند کر کے اعتماد بھی نہ کر لینا چاہئے۔ اصولی بات ہے۔ لیکن مجھے تو بہر حال دھچکا لگا تھا جبکہ میں ثابت کر سکتا ہوں۔!"

"بس!" الفروزے ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "کچھ ثابت کرنے کی کوشش کا بھی وہی انجام ہوگا جس کا حوالہ تصدیق کرانے کے سلسلے میں دے چکا ہوں۔!"

"سی نور آپ سے زیادہ زندہ دل آدمی شاید ابھی تک میری نظر سے نہیں گزرا۔!"

"فضول باتوں میں وقت نہ ضائع کرو.... ہمیں ان جزیروں تک لے چلو جن کا ذکر تم نے کیا تھا۔!"

"ضرور.... ضرور.... سی نور.... لیکن ہم گاڑی پر نہیں جائیں گے۔ بس ٹہلتے ہوئے ورنہ جہاں میں کسی کی گاڑی میں بیٹھا وہاں مقامی پولیس کا کوئی سفید پوش میرے پیچھے لگ گیا۔!"

"وہ کیوں....؟"

"ان لوگوں کا خیال ہے کہ میرے جزیرے بہت ہی اسپیشل قسم کے ہیں یعنی میں گھریلو جزیروں کو ورغلاتا ہوں۔!"

"تو کیا ایسا ہی ہے۔!" الفروزے نے آہستہ سے پوچھا۔

"بوڑھے سمندروں سے گھرے ہوئے لہلہاتے جزیرے۔!"

"واہ.... کیا شاعری ہے....!" الفروزے اس کے شانے پر ہاتھ مار کر بولا۔

گائیڈ کے حلق سے ہلکی سی کراہ نکلی تھی اور اپنا شانہ سہلاتا ہوا بڑبڑایا تھا۔ "جیسے پہاڑ آگرا ہو۔!"

"معاف کرنا دوست.... میں بہت جلد بے تکلف ہو جاتا ہوں۔!"

"لہٰذا مجھے قدرے دور بیٹھنا چاہئے....!" گائیڈ اپنی کرسی کسی قدر پیچھے ہٹاتا ہوا بولا۔ "ورنہ پھر تھوڑی دیر بعد آپ کو ان جزیروں تک کون لے جائے گا۔!"

الفروزے نے بہت زیادہ محظوظ ہو کر قہقہہ لگایا تھا۔

پھر کچھ دیر بعد وہ وہاں سے اٹھے تھے اور ٹہلتے ہوئے ایک جانب چل دیئے.... الفروزے نے اپنی گاڑی ہوٹل کے سامنے ہی پارک رہنے دی تھی۔ کچھ دور چلنے کے بعد گائیڈ ٹھٹکا تھا۔

"کیوں چلتے کیوں نہیں۔!" الفروزے اُسے گھورتا ہوا بولا۔

"مجھے حیرت ہے پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔!"

"کیا نہیں ہوا تھا....!"

"سیاحوں کو عموماً ٹہلتا ہی ہوا لے جاتا ہوں۔ لیکن پیدل کبھی میرا تعاقب نہیں کیا گیا۔ تعاقب تبھی ہوتا ہے جب میں غلطی سے کسی گاڑی میں بیٹھ جاؤں۔!"

"ارے تم چلو.... دیکھا جائے گا۔!"

"آپ کے لئے ذاتی طور پر میں اپنی جان بھی دے سکتا ہوں لیکن کسی گھرانے کی بدنامی میرا پورا کیریئر تباہ کر دے گی۔!"

الفروزے نے مڑ کر دیکھا تھا اور اُسے وہی آدمی دکھائی دیا تھا جو شروع ہی سے خود اُن کا تعاقب کرتا رہا تھا۔ انہیں رکتا دیکھ کر ہی شائد اس نے بائیں جانب جھک کر سگریٹ سلگانے کی اداکاری شروع کر دی تھی۔ الفروزے بُرا سا منہ بنا کر پھر گائیڈ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"ایسے گھرانے ہیں کہ مالی مشکلات کی بناء پر جزیرے نہیں بنے ہیں بلکہ بوڑھے سمندروں نے انہیں جزیرہ بنایا ہے.... یقین کیجئے.... معزز گھرانے ہیں۔!"

"اچھا واپس چلو....!" الفروزے کچھ سوچتا ہوا بولا۔

وہ ہوٹل کی طرف واپسی کے لئے مڑے تھے۔

"کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ تم کسی کو میری قیام گاہ تک لاؤ۔!"

"ممکن تو ہے لیکن اُس کے لئے مخصوص اوقات ہوں گے ہر وقت ممکن نہیں ہے۔ پتہ نہیں کس کو کون سا وقت سوٹ کرے غالباً آپ میرا مطلب سمجھ گئے ہوں گے۔!"

"میں سمجھ گیا....!" الفروزے گاڑی کے قریب پہنچ کر رکتا ہوا بولا۔"میں تمہیں اپنا خصوصی کارڈ دے رہا ہوں اور اس کی پشت پر موجودہ پتہ لکھے دیتا ہوں.... جب موقع ملے چلے آنا.... جسے بھی کارڈ دکھاؤ گے فوراً پہنچادے گا۔!"

اس نے کارڈ کی پشت پر پتہ لکھ کر گائیڈ کی طرف بڑھا دیا تھا۔

"آپ مجھے ہمیشہ یاد رکھیں گے جناب اور جب بھی ادھر آئیں گے آپ کو میری تلاش ہو گی۔"

"اب دیکھنا ہے کیا کارنامہ انجام دیتے ہو۔" کہتے ہوئے الفروزے نے بے خیالی میں ہاتھ اٹھایا تھا۔ شاید شانے ہی پر مارنے کا ارادہ تھا۔ لیکن گائیڈ ایسے بوکھلائے ہوئے انداز میں پیچھے ہٹا کہ الفروزے کو بے ساختہ ہنسی آگئی اور گائیڈ بھی کھسیانی سی ہنسی ہنستا رہا۔ الفروزے کا نائب بھی اس سچویشن سے خاصا محظوظ ہوا۔

وہ گاڑی میں بیٹھے تھے اور گاڑی آگے بڑھ گئی تھی۔ گائیڈ نے تعاقب کرنے والے کو بھی دوسری گاڑی میں بیٹھ کر ان کے پیچھے جاتے دیکھا۔ عجیب سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر کھیلنے لگی اور پھر وہ ہوٹل کی عمارت کی طرف بڑھ گیا تھا۔

اس دریافت پر کہ عمران رات کو کسی وقت چپ چاپ وہاں سے کھسک گیا تھا۔ میریانا نے خاصا ہنگامہ برپا کر دیا۔ کبھی جیمسن پر چڑھ دوڑتی اور کبھی چیخ چیخ کر رونے لگتی۔ بوڑھا پلوینو، اس کی بیوی اور بیٹی، سبھی اُن کے کمرے میں اکٹھے ہو گئے تھے۔

"کیا دھوکا دے کر کوئی چیز اڑا لے گیا....؟" مسز پلوینو نے میریانا کے شانے پر ہاتھ رکھ کر ہمدردانہ لہجے میں پوچھا۔ لیکن وہ کچھ نہ بولی۔

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔!" بوڑھے نے ناخوش گوار لہجے میں کہا۔ "فرشتے چور نہیں ہوتے۔ ایسا صالح جوان آج تک میری نظروں سے نہیں گزرا۔!"

ان لوگوں کی موجودگی مین میریانا نے بالکل چپ سادھ لی تھی۔ ورنہ اس سے پہلے تو اس پر دیوانگی کے دورے سے پڑتے رہے تھے۔

"بات یہ نہیں ہے....!" جیمسن بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "وہ تنہا مونزا جانا چاہتا تھا۔ میریانا چاہتی تھی کہ وہ بھی اس کے ساتھ جائے لیکن وہ اڑ گیا اپنی بات منوانے پر.... یہ نہیں مانی تو چپ چاپ چلا گیا۔!"

"آخر کیوں اڑ گیا اپنی بات پر....!" مسز پلوینو نے کہا۔

"دیکھئے محترمہ....! وہ مذہبی جنونی قسم کا آدمی ہے بس جو کچھ بھی سر میں سما جائے۔ ولیوں اور نبیوں کے قصے پڑھتا رہتا ہے اور انہیں کے سے انداز میں عبادت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مونزا میں کوئی گرجا ہے۔ ہاں وہ ملکہ ڈولنڈا کا گرجا گھر ہے شاید....!"

"ہاں.... ہے تو پھر؟"

"غالباً تیسری صدی عیسوی میں کسی ولی نے جن کا نام مجھے یاد نہیں ٹھیک اسی جگہ دس سال تک اس طرح عبادت کی تھی کہ ان کے شانوں پر گرد جمتے جمتے گھاس اگ آئی تھی۔!"

"مجھے تو نہیں معلوم کون تھا وہ ولی....!" پلوینو بول پڑا۔

"مجھے کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے مذہب سے.... اسی کی زبانی ایسے قصے سن کر ذہن میں محفوظ رہ جاتے ہیں۔ ہاں ملکہ ٹیوڈولنڈا نے شائد اس ولی کی عقیدت مند ہونے کی بناء پر اس جگہ گرجا تعمیر کرایا تھا۔!"

"ارے آخر مجھے اتنی معلومات کیوں نہیں۔!" پلوینو نے جھنجھلا کر اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا تھا۔

"کسی کو بھی نہیں ہو سکتیں علاوہ ان کے جو قدیم لائبریریوں میں گھس گھس کر سینکڑوں سال پرانے قلمی نسخے پڑھا کرتے ہیں۔ بہر حال اس نے ایسی ہی کسی کتاب میں اس ولی کے طریق عبادت کے بارے میں کچھ پڑھا تھا اور یہاں آنے سے قبل مجھ سے کہا تھا وہ مونزا ضرور جائے گا۔

اس ملکہ کے گرجا گھر کے دروازے پر کم از کم سات دن تک بالکل اُسی طرح عبادت کرتا رہے گا جس طرح اس ولی نے کی تھی۔!"

"دیکھا تم نے۔!" پلوینو نے اپنی بیوی کی طرف دیکھ کر کہا۔ "اس کالے دور میں تم اُسے فرشتہ نہ کہو گی تو اور کیا کہو گی.... ایسے حالات میں وہ بھلا میریانا کو اپنے ساتھ کیسے لے جاسکتا۔!"

میریانا دونوں ہاتھوں سے منہ چھپائے ہوئے دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ شاید اُسے جیمسن کی اس بکواس پر غصہ آگیا تھا اور وہ اپنے جذباتی تغیر کو ان لوگوں سے چھپانا چاہتی تھی۔

"اب مت چھیڑنا اُسے۔!" پلوینو جیمسن کی طرف دیکھ کر آہستہ سے بولا۔

"آہستہ آہستہ.....! معمول پر آجائے گی۔ کیا دونوں شادی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔!"

جیمسن نے مغموم انداز میں سر کو اثباتی جنبش دی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ عمران کو ایسا نہ کرنا چاہئے تھا۔ لیکن پھر اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ عمران دوسروں کے مقابلے میں کہیں زیادہ منطقی شعور رکھتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی حالات کا رخ بسا اوقات اسے بھی مجبور کردیتا ہے کہ وہ مصلحت کوشیوں کو بالائے طاق رکھ کر اندھی چالیں چلنا شروع کردے۔ بہر حال اس نے ایسے معاملات میں بھی اسے سو فیصد کامیاب ہی ہوتا دیکھا تھا۔ یقیناً اس نے کوئی اہم فیصلہ کرلیا تھا اسی لئے اس طرح تنہا نکل کھڑا ہوا تھا کبھی کبھی جیمسن نے یہ بھی دیکھا تھا کہ عمران نے محض اس لئے چوٹ کھائی تھی کہ اسے اپنے ہی کسی ساتھی کا بچاؤ کرنا پڑ گیا تھا۔ لہٰذا جب وہ کوئی حتمی فیصلہ کرلیتا تھا تو پھر تنہا ہی کسی کیس کو نپٹانے نکل کھڑا ہوتا تھا۔ لیکن آخر وہ اس بے وقوف عورت کو کس طرح سمجھائے۔!

وہ سوچتا اور بور ہوتا رہا۔ پھر کسی آہٹ پر چونک پڑا تھا۔ مڑ کر دیکھا تو وٹالینی کی بہن سلویا کھڑی اسے گھورے جارہی تھی۔

"سی نوریٹا.....!" جیمسن احتراماً کھڑا ہو کر بولا۔

"ہاں.....!" وہ معصومانہ سنجیدگی سے بولی۔ "سادہ لوح آدمیوں کو مزید بیوقوف بنانا کہاں کی انسانیت ہے۔!"

"میں نہیں سمجھا سی نوریٹا.....!"

"پاپا کو یقین آگیا ہوگا تمہاری کہانی پر..... مجھے نہیں آیا۔!"

"یقین تو مجھے بھی نہیں ہے۔!" جیمسن بڑے خلوص سے بولا۔ "میں نے اپنے دوست کا بیان دہرایا تھا۔ قلمی کتاب میں خود میں نے اس عبادت گزار بزرگ کا قصہ نہیں پڑھا۔!"

دفعتاً عقب سے میریانا کی آواز آئی۔ "مجھے اس کا افسوس نہیں ہے کہ وہ مجھے ساتھ کیوں نہیں لے گیا آخر مجھے لاعلمی میں رکھ کر کیوں چلا گیا۔!"

"یعنی تمہیں بھی ولی والے قصے پر یقین ہے.....!" ثاریا نے حیرت سے کہا۔

"مجھے یقین ہے وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ اتنا ہی معصوم ہے جتنا نظر آتا ہے۔ کٹر مذہبی ہے.... میں اُسے اپنی آنکھوں سے اس لئے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہتی کہ کہیں وہ کسی چالاک عورت کے ہتھے نہ چڑھ جائے۔!"

"اگر یہ بات ہے تو تم حق بجانب ہو.....!" ثاریہ خفیف سی ہو کر بولی۔

"بیٹھ جاؤ.... تم کھڑی کیوں ہو.....!" میریانا نے کہا اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی ان کے قریب بیٹھ گئی۔ جیمسن سوچ رہا تھا کہ پلوینو خود اپنی "چوزی" کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی۔ ورنہ یہ بھی خاصی تندرست ہوتی۔ اتنی دبلی پتلی اور کلاسیکی کمر رکھنے والی ہرگز نہ نظر آتی۔ اسے اس کی آنکھوں کی غم آلود نرمی بہت پسند تھی۔ اور ستواں ناک کے نیچے دہانے کی اطالوی کلاسیکی تراش کا کیا کہنا.... بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی قدیم مصور کی تصویر میں جان پڑ گئی ہو۔

"ویسے مجموعی طور پر تم لوگ بہت اچھے ہو۔!" ثاریہ نے جیمسن کی طرف دیکھ کر کہا۔ "کچھ دیر قبل کہے ہوئے الفاظ واپس لیتی ہوں۔!"

"ہم آزاد خیال بھی ہیں اتنی جلدی بُرا نہیں مان جاتے۔!" جیمسن بولا۔ "تم بالکل پرواہ نہ کرو.....!"

پھر ثاریہ کو کوئی ضروری کام یاد آگیا تھا اور وہ اٹھ کر چلی گئی تھی۔

"گڑبڑ کر دی تم نے.....!" جیمسن نے میریانا سے شکوہ کیا۔

"میں نہیں چاہتی کہ وہ ہماری طرف سے بدگمان ہو..... یقین کرو جیمو.....! میں اس کے لئے اتنی ہی پریشان تھی کہ مجھ پر ہسٹیریا قسم کا دورہ پڑ گیا تھا۔!"

"وہ اتنا خوش نصیب ہے کہ میں کیا بتاؤں.....!" جیمسن نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "آج تک میری کسی نے پرواہ نہ کی۔!"

"دل چھوٹا نہ کرو.....!" وہ مغموم سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔ "کسی نہ کسی عورت کی مامتا تمہارے لئے بھی جاگے گی۔!"

"مامتا.....!" جیمسن نے بھنا کر آنکھیں نکالیں۔

"ہاں کسی بھی عورت کی محبت میں پچھتر فیصد مامتا بھی شامل ہوتی ہے اور جب خود ماں بنتی ہے تو وہ پچھتر فیصد مامتا بچے کی طرف منتقل ہو جاتی ہے لیکن یقین کرو کہ پچیس فیصد مامتا بچے کے باپ کے لئے پھر بھی برقرار رہتی ہے۔!"

"تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ محبت میں ارتھمیٹک بھی چلتی ہے۔!"

"یہی سمجھ لو.....!"

جیمسن اپنے دونوں کان پکڑ کر بولا۔ "اب محبت کا نام کبھی نہ لوں گا۔ میری تعلیم اسی لئے مکمل نہ ہو سکی کہ مجھے ارتھمیٹک سے سخت نفرت تھی۔ لیکن یہ لڑکی نثاریہ مجھے بہت اچھی لگی ہے۔!"

"مایوس ہو جاؤ.... کسی منطقی جواز کے بغیر کسی مرد کی طرف نہیں جھکے گی۔ اس کی پیشانی پر تحریر ہے۔!"

"میری پیشانی پر بھی کچھ تحریر ہے یا نہیں۔!"

"میرا دھیان بٹانے کی کوشش نہ کرو.... میں اس کے لئے بے حد پریشان ہوں۔ ایڈلاوا ہنسی کھیل نہیں ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ اس کی اصل شکل کیسی ہے....؟"

"کیا مطلب....؟"

"ایڈلاوا محض ایک نام ہے حکام اسے کسی شکل میں پہچانتے ہیں اور اس کے ماتحت کسی شکل میں۔!"

"میں نہیں سمجھا.....!"

"ایک بار مجھے اتفاق ہوا ہے.... میں ہیڈ کوارٹر میں اس کے لئے کوئی کام اسی کی نگرانی میں کر رہی تھی۔ یعنی وہ اس وقت میرے سر پر سوار تھا کہ اچانک ایک مقامی حاکم آگیا اور اس نے خود ایڈلاوا سے ایڈلاوا کے بارے میں پوچھا تھا۔ ایڈلاوا نے اس سے کہا کہ آپ تشریف رکھئے میں جا کر اطلاع کرتا ہوں وہ بیٹھ گیا تھا اور ایڈلاوا اس کمرے سے چلا گیا تھا۔ مجھے سخت حیرت ہوئی کہ آخر یہ کس قسم کا مذاق ہے جبکہ خود ایڈلاوا سے اسی حاکم کے بارے میں سن چکی تھی کہ دونوں

آپس میں گہرے دوست ہیں۔ پھر قریباً پندرہ منٹ بعد تو میں بے ہوش ہوتے ہوتے بچی تھی کیونکہ ایک اجنبی کمرے میں داخل ہوا تھا اور حاکم لپک کر بولا۔ "ہیلو ایڈلاوا....!" دونوں نے پرتپاک انداز میں مصافحہ کیا اور وہ اجنبی اسے اپنے ساتھ لے کر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ شاید کوئی ایسا ہی اہم معاملہ تھا کہ ایڈلاوا جلدی میں مجھے نظر انداز کر گیا اور اس کے اس راز سے صرف میں ہی واقف ہوں۔!"

اس کے باوجود بھی اس نے تمہیں زندہ رہنے دیا۔!"

"عورت اس کی کمزوری ہے۔!" وہ حقارت سے بولی۔ "وہ کسی عورت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ایک بار میں تھوڑی سی زخمی ہو گئی تھی تو میں نے اسے اپنے لئے روتے بھی دیکھا ہے۔!"

"اتنا چاہتا تھا تمہیں....!"

"صرف مجھے نہیں.... میں نے لفظ عورت استعمال کیا ہے.... میریانا نہیں۔ عورت کا کائناتی تصور رکھتا ہے۔ عورت بنیادی چیز ہے۔ نام خواہ کچھ ہو وہ کسی دوسری عورت کے لئے بھی اسی طرح رو دیتا۔!"

"بہر حال تم اس کے راز سے واقف ہو تو وہ تمہیں ویسے بھی معاف کر سکتا ہے۔ مطلب یہ کہ تمہاری موت گوارا نہیں کرے گا۔!"

"یہ حقیقت ہے۔!"

"تو پھر یہاں کیوں جھک مار رہی ہو۔!"

"اس لئے کہ اس کے لئے کبھی ایک فیصد بھی مامتا محسوس نہیں کی لیکن ڈھمپ نے پوری پچھتر فیصد پر قبضہ کر لیا ہے۔!" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

"بہر حال اب یہ بات سمجھ میں آئی کہ "خیر اندیش" خود کو اس قدر محفوظ کیوں سمجھتا ہے؟" جیمسن ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "اگر تباہ ہو جانے والے اسٹیمر کے عملے کا کوئی آدمی ایڈلاوا کا ہاتھ پکڑ کر بھی کسی حاکم کے حوالے کر دے تو وہ بے چارہ خود ہی پاگل خانے روانہ کر دیا جائے گا۔!"

"یہی بات ہے....!"

"تب تو وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا.... اسے لکھ لو....!"

میریانا نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی۔

الفروزے مؤدب کھڑا تھا اور ایڈلاوا آرام کرسی پر نیم دراز کچھ سوچ رہا تھا۔ وہ اس وقت بھی پولیس آفیسر ہی کے بھیس میں تھا اور تھوڑی دیر قبل ہی یہاں پہنچا تھا۔

"دیکھو....! اب اگر وہ عورت پھر کبھی تمہارے پاس آئے تو نکل کر جانے نہ دینا۔!"

"بہت بہتر باس....!"

"جانتے ہو وہ کون ہے....؟"

"نہیں باس....؟"

"لوئیسا.... عام طور پر کہلاتی ہے.... لیکن اصل نام ایدلی دے ساواں ہے فرانس کی سیکرٹ سروس کی ایک عہدے دار ہے اور یہ بہت بُری بات ہے کہ وہ خیر اندیشوں کے اصل بزنس سے واقف ہے۔!"

"میں سمجھ گیا.... باس کیا وہ آپ سے ملی تھی....؟"

"نہیں....! آواز سے پہچانی گئی ہے۔ مجھے کچھ کچھ یاد آتا ہے کہ جیمسن ہارلے سے اس کے کس قسم کے تعلقات تھے۔!"

"تو وہ اس کی موت کا انتقام لینے نکلی ہے۔!"

"ہوگا.... لیکن وہ ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکی۔!"

"لیکن باس....! وہ لکووالی لانچ....!"

"تباہ ہو گئی تھی.... اس کا ثبوت کہاں فراہم ہو سکا کہ لانچ کی تباہی کے وقت وہ تینوں اس پر موجود بھی تھے۔ تمہارے اسٹیمر پر بھی تو سات آدمی تھے۔!"

"یہ بات تو ہے باس....! لہٰذا....!"

"خود لوئیسا نے اس کا اعتراف کیا ہے کہ وہ اب اس سلسلے میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتی۔ تینوں لاشیں ضرور ملتیں....! اگر لانچ کی تباہی کے ساتھ ہی مر گئے ہوتے۔ پانی ٹھہرا ہوا ہے اور وہاں ننھی ننھی مچھلیوں کے علاوہ اور کوئی آبی جانور نہیں تھا۔ ننھی ننھی مچھلیاں گوشت

نوچ سکتی ہیں ہڈیاں نہیں چبا سکتیں۔ لاش نہیں تو ڈھانچے ضرور ملتے۔!"

ایڈلاوا خاموش ہو گیا.... الفروزے بھی کچھ نہ بولا۔

تھوڑی دیر بعد وہ الفروزے کی طرف دیکھے بغیر بولا۔"مشرق کے ذہین ترین اور خطرناک ترین آدمی کرنل فریدی تک کی تصویر میرے البم میں موجود ہے۔ اس کی آواز کا نمونہ بھی میرے پاس ہے لیکن ایکس ٹو کا کوئی ریکارڈ نہیں، کوئی ریکارڈ نہیں۔"

دفعتاً وہ دونوں ہی چونک پڑے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی راہداری کے چوبی فرش پر بے تحاشا دوڑتا ہوا اسی طرف چلا آرہا ہو۔ الفروزے دروازے کی طرف جھپٹا اور پھر کوئی عورت اس کے پھیلے ہوئے ہاتھوں پر جھول گئی۔

"بچاؤ .... بچاؤ.... مجھے بچاؤ.... یہ .... یہ۔!" وہ اپنے بائیں بازو پر ایک جگہ انگلی چبھوئے جارہی تھی۔"مم.... میں مر رہی ہوں....!"

"لوئیسا ....!" کہہ کر ایڈلاوا اس کی طرف جھپٹا .... پھر جلدی سے بولا۔"ڈال دو .... اسے فرش پر ڈال دو....!"

تیزی سے اس نے اس کا بایاں بازو ننگا کیا تھا اور اس جگہ نظر ڈالی تھی، جہاں وہ اپنی انگلی چبھوتی رہی تھی۔

"چاقو.... نکالو....!" اس نے الفروزے سے کہا۔

"بب.... بے ہوش ہو گئی....!" الفروزے نے جیب سے اپنا چمک دار قلم تراش نکالتے ہوئے کہا۔

دوسرے ہی لمحے میں ایڈلاوا لوئیسا کے بازو میں شگاف دے رہا تھا۔ پھر اُس نے طویل سانس لی اور اس چیز کو چٹکی میں دبائے ہوئے آنکھوں کے قریب لایا جسے بازو کاٹ کر گوشت کے ریشوں سے کرید نکالا تھا۔

"زہریلی سوئی....!" وہ آہستہ سے بڑبڑایا پھر زور سے بولا۔"فرسٹ ایڈ باکس....!"

فرسٹ ایڈ باکس کے لئے خود الفروزے دوڑا گیا تھا۔

بازو کی بینڈیج کر دینے کے بعد ایڈلاوا ہی بے ہوش لوئیسا کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر پولیس کار تک لایا تھا۔ الفروزے اس کے پیچھے تھا۔ آگے بڑھ کر اس نے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا اور

ایڈلاوا نے بہت احتیاط سے اسے سیٹ پر لٹا دیا۔ اس کے بعد خود اسی نے اسٹیئرنگ سنبھالا تھا اور گاڑی تیزی سے آگے بڑھ گئی تھی۔ الفروزے ہونقوں کی طرح منہ اٹھائے کھڑا رہ گیا۔

"یہ سب کیا تھا جناب....؟" اس نے اپنے نائب کی آواز سنی اور اس کی طرف مڑ کر بولا۔

"وہی ہوم ڈیپارٹمنٹ والی عورت تھی.... خدا مہربان ہے کہ اوسٹا کا پولیس آفیسر پہلے ہی سے میرے پاس موجود تھا۔ ورنہ اب ہم بڑی مصیبت میں پڑ جاتے۔!"

"آخر بات کیا تھی....؟"

"قاتلانہ حملہ ہوا تھا اُس پر... کسی نے زہریلی سوئی اس کے بازو میں پیوست کر دی تھی۔!"

"کیا مر گئی....!"

"خدا جانے.... چلو واپس چلو....!"

پھر دو گھنٹے بعد الفروزے کو ٹرانس میٹر پر اطلاع مل گئی تھی کہ وہ ہوش میں تو آ گئی ہے لیکن ہوش کی باتیں نہیں کر رہی۔ ڈاکٹروں کے خیال کے مطابق اگر چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اُس کی ذہنی حالت معمول پر نہ آئی تو ہمیشہ کے لئے پاگل ہو جائے گی۔!

"اتنی خوب صورت عورت کا یہ حشر....!" الفروزے نے ٹھنڈی سانس لی اور پر تشویش نظروں سے دروازہ کی طرف دیکھنے لگا۔

جیمسن بُری طرح بوکھلایا ہوا نظر آتا تھا۔ دونوں کمروں کی ایک ایک چیز الٹ پلٹ کر رکھ دی تھی۔ میریانا شاید باغات کی طرف نکل گئی تھی۔ روزانہ صبح کا معمول تھا۔ ناشتے کے بعد ٹہلنے نکل جاتی تھی اور جیمسن کمرے ہی میں بیٹھا رہتا تھا کہ شائد ثاریا ادھر آ نکلے اور وہ اس سے قدیم رومن تہذیب کے تذکرے چھیڑ دے وہ اپنی قوم کی عظمت رفتہ کے گن گایا کرتی تھی اور جیمسن اس طرح ہاں میں ہاں ملاتا کہ اس کی آنکھیں چمکنے لگتیں اور پھر وہ اس کا کچھ زیادہ ہی خیال رکھنے لگی تھی۔ ویسے اس وقت تو اس کی بوکھلاہٹ قابلِ دید تھی۔ کبھی سر تھام کر کسی طرف بیٹھ رہتا اور کبھی اٹھ کر دوبارہ الٹ پلٹ شروع کر دیتا۔ اس عالم میں میریانا واپس آ گئی۔

"ارے.... ارے....!" وہ دروازے ہی پر رک کر بولی۔

جیمسن اُس کی طرف مڑ کر ہانپتا ہوا بولا۔ "چوری ہو گئی ہے۔!"

"کیا....؟ کرنسی....!"

"نہیں بہت اہم چیز....!" وہ اس کے قریب پہنچ کر آہستہ سے بولا۔ "جیبی ٹرانس میٹر۔!"

"نہیں....!" وہ چونک پڑی۔

"یقین کرو....! میرے سوٹ کیس میں تھا۔ اب ہم ایک دوسرے کو اپنی خیریت سے بھی مطلع نہ کر سکیں گے۔ مائیکرو ویو ٹرانس میٹر تھا بہت زیادہ فاصلے سے بھی رابطے کا کام دے سکتا تھا۔!"

"اور کوئی چیز غائب نہیں ہوئی۔!"

"ایک تنکا بھی نہیں۔!"

"ٹھہرو.... مجھے سوچنے دو.... پچھلی رات ثاریا نے ہمیں کافی پلائی تھی اور میں نے اس کے بعد محسوس کیا تھا کہ جیسے جاگتی نہ رہ سکوں گی۔ لہٰذا تم دونوں سے معذرت طلب کر کے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔!"

"خدا کی پناہ.... اب یاد آیا....!" جیمسن تیزی سے اپنا سر سہلاتا ہوا بولا۔

"کیا یاد آیا۔!"

"تمہارے اٹھ جانے کے بعد شائد میں بھی.... میں بھی.... اوہ....!"

"کیا بات ہے....؟"

"مجھے بھی یاد نہیں آ رہا کہ میں کب سویا تھا اور کب ثاریا گئی تھی۔!"

"تو کیا.... ثاریا....؟"

"کچھ بھی ناممکن نہیں....! میں نے اپنے ساتھی کی ہدایات پر عمل نہ کرنے کی بنا پر یہ چوٹ کھائی ہے اس نے یہ کہا تھا کہ پہلے اُسے وٹالینی پر کسی قدر اعتماد تھا لیکن پھر بہر حال اُس کے اپنے اندازے کے مطابق وٹالینی کمزور اعصاب کا آدمی ہے بوکھلاہٹ اور مایوسی کے عالم میں وہ دوبارہ ایڈلاواہی تک پہنچنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ میں نے غفلت برتی اور مارا گیا اب فوری طور پر معلوم ہونا چاہئے کہ وٹالینی اب بھی یہیں موجود ہے یا فرار ہو گیا۔!"

"یہ تو اسی صورت میں معلوم ہو سکتا ہے جب ہم براہِ راست ان لوگوں سے پوچھ بیٹھیں۔!"

"نہیں میں نیک دل پلوینو کو صدمہ نہیں پہنچانا چاہتا۔ یہ معلوم کر کے بتاؤ کہ ثاریا اس وقت

کہاں ملے گی۔!"

"اُسے تو میں باغ ہی میں چھوڑ کر آئی ہوں انگور کی بیلوں سے جالے صاف کر رہی تھی۔!"

"تم یہیں ٹھہرو.....!" جیمسن نے کہا اور باہر نکل آیا۔ پھر وہ قریب قریب دوڑتا ہوا نثاریا تک پہنچا تھا۔ وہ چونک کر مڑی اور یک بیک خوف زدہ نظر آنے لگی۔

"تم نے بہت بُرا کیا نثاریا.... بہت بُرا۔!"

"کک.... کیا کہہ رہے ہو....!"

"جاؤ دیکھو....! وثالینی تہہ خانے ہی میں موجود ہے یا فرار ہو گیا....؟"

"تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔ پاگل ہو گئے ہو کیوں دل دکھاتے ہو۔!"

"یعنی تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ میں کسی مردے کے بارے میں ایسی باتیں کیوں کر رہا ہوں۔!"

نثاریہ نے احمقانہ انداز میں سر ہلا دیا۔

"تو سنو.... بیوقوف لڑکی....! ہم یہاں اسی لئے مقیم تھے کہ تمہارے بھائی کی حفاظت کر سکیں.... اس کی جان میں نے بچائی تھی اور اسے گھر تک پہنچایا تھا۔ا"

"لیکن.... لیکن....!"

"ہاں.... ہاں؛....! تم یہی کہنا چاہتی ہو نا کہ اسے بچانے والے نے اس کو بیہوش کر کے کسی ویران جگہ پر ڈال دیا تھا۔!"

اس نے پھر اضطراری طور پر سر کو اثباتی جنبش دی۔

"اسے یہ پٹی بھی ہم ہی نے پڑھائی تھی تاکہ تم لوگ ہمارے متعلق زیادہ پوچھ گچھ نہ کرو.... اب جاؤ.... وقت نہ ضائع کرو.... جا کر دیکھو وہ موجود ہے یا نہیں۔!"

نثاریہ بے تحاشہ دوڑتی ہوئی عمارت کی طرف چلی گئی۔ جیمسن بھی آہستہ آہستہ اسی جانب چل پڑا اور پھر عمارت کے قریب پہنچا ہی تھا کہ عقبی دروازہ کھلا اور نثاریہ دھڑام سے باہر آگری.... جیمسن نے جھپٹ کر اُسے اٹھایا تھا۔

"وہ.... وہ....!" نثاریا روتی ہوئی بولی۔ "وہاں نہیں ہے۔!"

جیمسن ساکت و صامت کھڑا رہ گیا۔ پھر سرد لہجے میں بولا۔ "اب شاید اُس کی لاش کا بھی پتہ نہ چل سکے وہ اپنے باس سے ٹرانس میٹر پر رابطہ قائم کرے گا اور نہ صرف خود مارا جائے گا بلکہ ہمارا!

بھی صفایا کرائے گا۔ تم نے میرا ٹرانس میٹر چرا کر اس تک پہنچایا تھا۔ لہٰذا اب تم سب جہنم میں جاؤ.... ہم تو چل دیئے۔!"

"نہیں.... نہیں....! خدا کے لئے رحم کرو.... سب کچھ پاپا کو بتا دو....!"

"کیا یہ بتادوں کہ اے نیک دل آدمی تیرا بیٹا تو بدمعاش تھا ہی بیٹی بھی چور نکلی....! ہرگز نہیں.... میں اس فرشتہ نما انسان کا دل اپنی زبان سے نہیں دکھا سکتا۔!"

لیکن وہ تو جونک کی طرح چمٹ گئی تھی پھر میریانا کو بھی کہنا پڑا کہ پلوینو کو اس سے لاعلم نہ رکھنا چاہئے۔ بہر حال پلوینو نے سب کچھ سنا تھا اور دم بخود رہ گیا تھا۔ لیکن اس کی بیوی کو ان معاملات کی ہوا تک نہ لگنے دی گئی۔

تھوڑی دیر بعد پلوینو نے اپنے لاعلم رکھے جانے کا شکوہ شروع کر دیا تھا۔

"ہم کیا کرتے جناب....! ہمیں ان بدمعاشوں کا قلع قمع کرنا ہے جو دنیا کے بیشتر حصے میں بدامنی کا باعث بن رہے ہیں۔ میرے چیف کا جو حکم تھا اسے ہم بجالائے۔ اس لئے ہم نے وثالینی کو بھی اپنے بارے میں کچھ بتانے سے روک دیا تھا۔!"

"لیکن تم نے دیکھ لیا کہ وہ کتنا کمینہ ہے۔!" پلوینو نے کہا اور بیٹی کی طرف مڑ کر بولا۔ "لیکن مجھے تجھ سے ایسی امید نہیں تھی۔!"

"میں کیا کرتی اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اکثر سیاحوں کے پاس جیبی ٹرانس میٹر بھی ہوتے ہیں تم ان کے سامان میں تلاش کرو.... اگر مل گیا تو میں اپنے ایک دوست سے رابطہ قائم کر کے بہ آسانی سرحد پار کر جاؤں گا اور پھر تم ٹرانس میٹر ان کے سامان میں رکھ دینا۔ اسی نے یہ تدبیر بھی بتائی تھی کہ ان کی کافی میں افیون کا محلول ملا دوں۔!"

"لیکن وہ ٹرانس میٹر سمیت فرار ہو گیا.... تمہارا خیال درست ہے سی نور جمن....! وہ اُسی بدمعاش سے رابطہ قائم کر کے تمہیں پکڑوانے کی کوشش کرے گا تاکہ اس کے کارنامے کے عوض اس کی جان بخشی ہو جائے۔ وہ لالچی کتا.... اے خدا اب میں اس کی شکل نہ دیکھوں تو بہتر ہے۔!"

ثاریا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی لیکن کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہ ہوا۔ بالآخر پلوینو نے جیمسن اور میریانا سے کہا تھا۔ "اب تم دونوں شائد اس چھت کے نیچے محفوظ نہ رہ سکو.... لہٰذا جو تمہاری سمجھ میں آئے کرو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔!"

"شکریہ....! ہم یہی چاہتے تھے کہ فوری طور پر یہاں سے چلے جائیں....!"

پھر آدھے گھنٹے کے اندر ہی اندر پلوینو نے انہیں اپنی وین میں بٹھایا تھا اور پوچھا تھا کہ وہ کہاں جائیں گے۔!

"اگر ممکن ہو تو گارلاٹے جھیل کے پاس لکڑی کے جھونپڑوں والی بستی تک۔!" میریانا بولی۔ "اگر ڈھمپ تم سے ہمارے متعلق معلوم کرے تو وہیں بھیج دینا اُسے بھی۔!"

"تمہیں یقین ہے کہ وہاں محفوظ رہ سکو گے تم لوگ....!"

"راستے میں اگر کوئی واقعہ پیش نہ آیا تو محفوظ ہی سمجھو....!"

"پھر سوچ لو....!"

"اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں....!" میریانا بولی۔ "ہم اپنا ٹرانس میٹر کھو بیٹھے ہیں ورنہ اس سے مشورہ لے کر کچھ کرتے.... اب تو خود ہی کرنا ہے۔!"

"خدا تمہاری حفاظت کرے آخر وہ لوگ کون ہیں اور ایسا کیوں کر رہے ہیں۔!"

"لالچ.... ہوس.... اور کیا کہا جائے محترم....!" جیمسن بولا۔

"یقین کرو.... اب مجھے وٹالینی کے مر جانے کا ذرہ برابر بھی افسوس نہ ہوگا۔ مجھے بڑی بڑی رقومات بھیجتا تھا اور جب میں کہتا تھا کہ کوئی ریڈیو آپریٹر اتنی کمائی نہیں کر سکتا تو اس کا جواب ہوتا تھا کہ الگ سے ایک بزنس بھی کر رہا ہے۔ بہر حال اچھا ہی ہے مر جائے.... میری دانست میں اگر کوئی آدمی معاشرے کے لئے خطرناک ہو جائے تو اسی طرح گولی مار دینی چاہئے جیسے میں مرغیاں جھپٹ لے جانے والے گیدڑوں کو مار دیتا ہوں۔!"

وہ دونوں کچھ نہ بولے.... گاڑی دشوار گزار راستوں پر چل پڑی تھی۔

الفروزے کا ٹائپ سمجھ میں نہ آنے والا ہی کہا جا سکتا تھا۔ اسے کسی بات کی بھی پرواہ نہیں تھی۔ یہ ثابت ہو چکا تھا کہ اسٹیمر کو تباہ کر دینے والے خود غرق نہیں ہوئے تھے اور شائد لوئیسا انہی کے ہاتھوں اس انجام کو پہنچی تھی۔ لیکن وہ اب بھی کھلے بندوں ٹریمیزو کی تفریح گاہوں میں

گھستا پھر رہا تھا۔

لوئیسا دو دن سے اسی ذہنی اختلال کے عالم میں تھی جس کے بارے میں ڈاکٹروں نے چوبیس گھنٹوں کی مدت کا تعین کیا تھا کہ اگر اس کے بعد بھی یہی کیفیت رہی تو وہ دائمی دیوانگی کا شکار ہو جائے گی اور اب یہ بھی ثابت ہو چکا تھا کہ لوئیسا انہی لوگوں کے پیچھے تھی جنہوں نے جیمسن ہارلے کو ٹھکانے لگایا تھا اور جیمسن ہارلے اس لئے مارا گیا تھا کہ اس نے ایکس ٹو کو ڈبل کراس کیا تھا۔ لہٰذا ان حالات میں الفروزے کو بہت زیادہ محتاط ہو جانا چاہئے تھا۔ لیکن وہ اس وقت بھی اسی گائیڈ کی تلاش میں تھا جس نے تین دن قبل اس سے ایک وعدہ کیا تھا لیکن اس کے بعد سے شکل نہیں دکھائی تھی۔ وجہ جو کچھ بھی رہی ہو وہ اسی ہوٹل کی بیرونی طعام گاہ میں داخل ہوا جہاں اُس سے ملاقات ہوئی تھی۔

حسبِ معمول بھیڑ بھاڑ کا وہی عالم تھا اور لاتعداد نظریں اس دیو نما آدمی کی طرف اٹھ گئی تھیں۔ آج وہ تنہا ہی تھا۔ نائب کو ساتھ نہیں لایا تھا۔ سوچ رہا تھا کہ حالات نے کس موڑ پر لا کھڑا کیا ہے ورنہ ٹریسنی میں خود اُسے کبھی کسی کی تلاش میں نہیں نکلنا پڑتا تھا۔ وہاں کے لوگ تو اسی کی تلاش میں رہا کرتے تھے۔ جس تفریح گاہ میں بھی پہنچ جاتا عورتوں کی بھیڑ لگ جاتی اس کے گرد اُن میں جوان، ادھیڑ اور بوڑھی سب ہی طرح کی ہوتیں۔

ایک طویل سانس اس کے پھیپھڑوں سے آزاد ہوئی اور وہ ان عورتوں پر اچٹتی ہوئی سی نظریں ڈالنے لگا جو اُسے حیرت اور خوف سے دیکھے جا رہی تھیں۔ ٹھیک اسی وقت اسے وہ گائیڈ بھی ایک جگہ نظر آیا لیکن سامنے کے رخ پر نہیں تھا۔ اپنی میز پر تنہا ہی دکھائی دیا تھا۔ الفروزے آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کے قریب پہنچا اور جلدی سے سامنے آ گیا۔ گائیڈ نے سر اٹھا کر دیکھا اور خوف زدہ انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔

"سس.... سی نور....!" وہ ہکلایا تھا۔

"اول درجے کے جھوٹے ہو....!" الفروزے اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا اور اسے قہر آلود نظروں سے گھورتا رہا۔

"میں کیا عرض کروں جناب.... کوئی بھی اپنی جگہ سے ہلنے پر تیار نہیں۔ اسی شرمندگی کی بناء پر آپ کے بتائے ہوئے پتے پر حاضری نہیں دے سکا تھا۔!"

"انہیں جہنم میں جھونکو.... تم یونہی آتے میرے پاس....!"

"میں نے سوچا کیا منہ لے کر جاؤں....!" اُس نے پر تشویش نظروں سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم کچھ پریشان سے نظر آتے ہو.... کیا بات ہے....؟"

"آپ سے ملاقات کے بعد سے مجھ پر جو گزر رہی ہے بس میں ہی جانتا ہوں۔!"

"کیا بات ہے.... کسی ہچکچاہٹ کے بغیر بتاؤ۔!"

"مسلسل دو دن تک میرا تعاقب کیا گیا ہے۔ حالانکہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔!"

"اوہ.... تم اس کی فکر نہ کرو....!"

"کیسے نہ کروں جناب.... یہی حال رہا تو میرے بزنس کا کیا ہوگا۔ میری موکلات میں فاحشہ اور بدنام عورتیں شامل نہیں ہیں۔ باعزت بزنس کرتا ہوں۔!"

"ٹھیک ہے.... ٹھیک ہے....! ضرور تمہارا تعاقب کیا گیا ہوگا۔ لیکن تمہاری اپنی وجہ سے نہیں بلکہ اس کی وجہ میں خود ہوں۔!"

"میں نہیں سمجھا جناب....!"

"میں ڈان الفروزے ہوں....!"

"جی ہاں.... آپ کے کارڈ پر یہی تحریر تھا۔!"

"جانتے ہو ڈان الفروزے کون ہے....؟"

"یہ تو میں نہیں جانتا.... آپ نے اپنے بارے میں بتایا ہی نہیں تھا اور میں اسے بدتمیزی تصور کرتا ہوں کہ خود پوچھ بیٹھوں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں گے تو بتا ہی دیں گے۔!"

"میں اس اسٹیمر کا کپتان ہوں جو ٹریسنی کے قریب دھاکوں سے تباہ ہو کر غرق ہو گیا تھا۔ اب میں ان حرام زادوں کو کیا کہوں جنہوں نے اصل مجرموں کا پتہ لگانے کی بجائے میری نگرانی شروع کر دی ہے۔!"

"اے خدا تیرا شکر ہے....!" گائیڈ طویل سانس لے کر بولا۔

"کیا مطلب....؟" الفروزے نے اسے تیز نظروں سے دیکھ کر پوچھا۔

"اچھا ہی ہوا کہ نہ آپ کسی تک پہنچ سکے اور نہ کوئی آپ تک پہنچ سکی.... ارے اس

گھرانے کا تو ستیاناس ہی ہو کر رہ جاتا ایسے حالات میں۔!"

"ٹھیک کہتے ہو.....!" الفروزے نرم لہجے میں بولا۔ "اچھا ہی ہوا.... میں بھی اسے پسند نہیں کرتا کہ میری وجہ سے کسی کو اس قسم کا نقصان پہنچے۔ تم ٹریسنی کے کسی آدمی سے پوچھ لینا کہ وہاں میری کیا حیثیت تھی۔ کس طرح مجھے عورتیں گھیرے رہتی تھیں اور ہر ایک منتظر رہتی تھی کہ میں کب اُسے الگ چلنے کا اشارہ کرتا ہوں یہاں تو سب میری شکل ہی دیکھ کر دور بھاگتے ہیں۔!"

"میں آپ کے لئے مغموم ہوں سی نور.... آپ ایسے حالات میں ہیں۔ ورنہ میں تو آپ کو جنت میں پہنچا دیتا۔ ایک ایسی الگ تھلگ جگہ سے بھی واقف ہوں جہاں صرف تیس افراد آباد ہیں ادھر اُن پہاڑوں کے پیچھے۔!" وہ ایک جانب ہاتھ اٹھا کر بولا۔ الفروزے کی نگاہ اسی جانب اٹھ گئی تھی۔

"ان میں صرف گیارہ مرد ہیں۔ بقیہ سب عورتیں ہیں۔ چھ عورتیں بوڑھی اور تیرہ عدد نوخیز لڑکیاں جن کے چہروں پر نگاہیں نہیں ٹھہرتیں۔ کسی بہت پرانے قبیلے کے بچے کچھے افراد ہیں، جو ایک چھوٹی سی وادی میں محدود ہو کر رہ گئے ہیں ان کے پاس ایسے ذرائع نہیں ہیں کہ اس طرف آسکیں صرف ہیلی کاپٹر ہی کے ذریعے ادھر پہنچا جاسکتا ہے۔ یقین فرمایئے جناب.... جنت ہے جنت....!"

"ہیلی کاپٹر تو تھا ہمارے پاس لیکن اسٹیمر ہی کے ساتھ تباہ ہو گیا۔!"

"کاش کوئی پائیلٹ ہی مل جائے۔"

"محض پائیلٹ سے کیا ہوگا....؟"

"اس لئے کہ ایک ٹوسیٹر میری دسترس میں ہے لیکن میں پائیلٹ نہیں کر سکتا۔!"

"تمہاری دسترس میں ہے....!" الفروزے نے حیرت سے کہا۔

"جی ہاں....! وینس کا ایک بڑا آدمی مجھ پر مہربان ہے.... عیاشی کی غرض سے اس نے می ٹیزو میں ایک عمارت بنوائی ہے جو خالی پڑی رہتی ہے اس کی کنجیاں میرے ہی پاس رہتی ہیں۔ ایک طرح سے یہاں اس کی دیکھ بھال کرنے والا میں ہی ہوں۔ ایک ٹوسیٹر ہیلی کاپٹر بھی ہے۔ وہ کبھی کبھی آتا ہے اور کچھ دن عیش کر کے چلا جاتا ہے۔ اگلے مہینے کی پچیس تاریخ کو پھر آئے گا۔ جس میں ابھی بہت دن باقی ہیں بہر حال وہ اچھا پائیلٹ بھی ہے۔ ہم دونوں اس وادی میں جاتے ہیں اور

وہ مجھے وہاں بطور یرغمال چھوڑ کر ایک لڑکی اپنے ساتھ لاتا ہے اور می ٹیزو میں عیش کرتا ہے۔ مجھے اس وقت تک وہیں رکنا پڑتا ہے جب تک لڑکی واپس نہیں آجاتی۔!"

"کیا یرغمال چھوڑنا ضروری ہے؟"

"بے حد ضروری ہے جناب! ورنہ لڑکی کی واپسی کی کیا ضمانت ہو سکتی ہے۔ وہ سرمایہ دار مجھے معقول معاوضہ دیتا ہے تو پھر کیا قباحت ہے اس میں۔ ادھر نہ رہا انہی لوگوں میں رہ لیا۔!"

"میں جتنا معاوضہ دوں گا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن میں خود جانا مناسب نہیں سمجھتا۔ اپنی کمپنی کے مالکان کی ہدایت پر چوبیس گھنٹے ٹریمیز و میں میری موجودگی ضروری ہے۔!"

"تو پھر کوئی ایسا آدمی دیجئے جو ہیلی کاپٹر کو اڑا سکے میں وہاں رہ جاؤں گا اور وہ لڑکی کو آپ کے پاس لے آئے گا۔!"

"جی خوش کر دیا تم نے.... کیا جماؤں ایک ہاتھ شانے پر خوشی ظاہر کرنے کے لئے۔!"

"کام لینے سے پہلے ہی مار ڈالنا چاہتے ہیں جناب....!"

الفروزے ہنس پڑا تھا۔ گائیڈ نے کہا۔ "کل دس بجے تک آپ کے آدمی کو می ٹیزو پہنچ جانا چاہئے۔ لانچ کے ذریعے صرف بیس منٹ کا راستہ ہے۔ میں اسے ڈوک پر مل جاؤں گا اور پھر شام تک لڑکی آپ کے پاس ہو گی۔ لیکن یہ بھی بتا دیجئے کہ مجھے کتنے دنوں تک بطور یرغمال وہاں رہنا پڑے گا۔!"

"تیرہ دن....!" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا۔ "تم نے یہی تو بتایا تھا کہ تیرہ لڑکیاں ہیں۔ یکے بعد دیگرے سب آئیں گی اور میں تمہیں ان تیرہ دنوں کا اتنا معاوضہ دوں گا کہ تمہارا وہ سرمایہ دار موکل تیرہ ماہ میں بھی نہ دے سکے گا۔!"

"اچھا تو بات پکی رہی....!" گائیڈ اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بولا۔ "کل ٹھیک دس بجے می ٹیزو کے ڈوک پر.... اپنے آدمی سے کہہ دیجئے گا کہ پہچان کے لئے میرے ہاتھ میں ایک ٹیڈی بیئر ہو گا۔!"

"لو یہ رکھو....!" الفروزے نوٹوں کی ایک گڈی جیب سے نکال کر اس کے سامنے ڈالتا ہوا بولا۔ "یہ صرف بات پکی ہونے کا معاوضہ ہے۔!"

"صص.... صرف.... بب.... بات پکی ہونے کا معاوضہ...." گائیڈ ہکلایا۔

"ہاں.... ہاں.... کیا سمجھتے ہو۔!"

"تب تو جناب وہ سرمایہ دار مجھے اس وقت بالکل کنگال نظر آرہا ہے۔!"

الفروزے قہقہہ لگاتا ہوا اٹھ گیا۔

الفروزے کا پائیلٹ بالکل ٹھیک وقت پر می ٹیزو پہنچا تھا۔ اس نے گائیڈ کو فوراً پہچان لیا۔ کیونکہ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا مخملی ریچھ دبا ہوا تھا۔

"تم ہی ہونا....!" اس نے قریب پہنچ کر کہا۔

"اور تم کپتان کے ہیلی پائیلٹ ہو....!"

"تم ٹھیک سمجھے۔!"

"تو آؤ.... وقت نہ ضائع کرو....!" گائیڈ آگے بڑھتا ہوا بولا۔

وہ اُسے ایک بڑی عمارت تک لایا تھا جس کے سامنے کے میدان میں ایک ہیلی کاپٹر دور ہی سے دکھائی دے رہا تھا۔

"وافر ایندھن لے جانے والا معلوم ہوتا ہے۔!" پائیلٹ اس کے قریب پہنچ کر اظہارِ مسرت کرتا ہوا بولا۔

"ایسے کاموں کے لئے ایسا ہی ہونا چاہئے۔ مالک نے خصوصی ہدایت کے ساتھ بنوایا تھا۔!"

"کیا فوراً روانگی ہوگی....؟" پائیلٹ نے پوچھا۔

"کپتان نے تو یہی کہا تھا.... تم چاہو تو دس پندرہ منٹ آرام کرلو....!"

"اس سے کیا فرق پڑے گا۔ چلو چلتے ہیں.... کدھر چلنا ہے۔!"

"بس شمال کی طرف.... پھر جہاں میں جو اینگل بتاؤں اس کے مطابق چلتے رہنا۔!"

"لاسلکی نظام ٹھیک ہے۔!"

"چیک کرلو.... مجھے تو یہ سب آتا نہیں ہے۔!"

پائیلٹ نے ہر طرح اطمینان کر لینے کے بعد انجن اسٹارٹ کیا تھا اور ہیلی کوپٹر اوپر اٹھتا چلا گیا تھا۔

ٹریمیزو کے قریب سے گزرتے ہوئے گائیڈ نے ایک جگہ کہا۔ "مغرب کی طرف پینتالیس ڈگری شمال....!"

پائیلٹ نے فوراً ہی رخ بدلا تھا۔ پندرہ بیس منٹ کی پرواز کے بعد، پرواز کے رخ میں پھر تبدیلی کی تھی اور اونچی اونچی چٹانوں سے گھری ہوئی ایک مسطح جگہ کے اوپر پہنچ کر گائیڈ نے لینڈ کرنے کو کہا۔ آہستہ آہستہ نیچے اترتا ہوا آخر کار ہیلی کاپٹر زمین سے ٹک گیا۔ گائیڈ نے انجن بند کر دینے کا اشارہ کیا اور خود نیچے کود گیا۔ اس کے بعد اس نے پائیلٹ کو بھی اترنے کا اشارہ کیا تھا۔ جب وہ نیچے اتر آیا تو گائیڈ نے کہا۔ "دس منٹ سینتالیس سیکنڈ اس کے بعد تھوڑی دور پیدل چلنا پڑے گا۔!"

پھر پائیلٹ ایک طرف بیٹھنے ہی جارہا تھا کہ اچانک گائیڈ نے اس کے جبڑے پر ایک زوردار مکہ جڑ دیا۔ اس کے لئے تیار نہیں تھا۔ بیک وقت کئی قلابازیاں کھا گیا۔ پھر اٹھ ہی رہا تھا کہ گائیڈ کے کوٹ کے اندرونی جیب سے پستول نکل آیا۔

"کک.... کیا مطلب ہے تمہارا....!" پائیلٹ غصیلے لہجے میں چیخا۔!

"میں تم سے کچھ پوچھوں گا نہیں.... بلکہ تمہیں بہت کچھ بتانا چاہتا ہوں۔!"

"تت.... تم کون ہو....!" پائیلٹ یک بیک خوف زدہ نظر آنے لگا تھا۔

"تمہارے اسٹیمر کی تباہی کا ذمے دار....!"

"لل.... لیکن....!"

"کچھ مت بولو، جو میں کہہ رہا ہوں اُسے سنو.... میں تم لوگوں کا دشمن نہیں ہوں۔ تمہاری زندگیاں تو میری مٹھی میں تھیں۔ اسٹیمر تو اس وقت بھی تباہ ہو سکتا تھا جب تم سب ٹریسنی سے بہت دور گہرے پانی میں ہوتے۔ الفروزے کو اس وقت بھی ختم کر سکتا تھا جب اس سے معاملات طے کر رہا تھا۔ غالباً تمہیں وہ عورت یاد ہو گی جو تمہاری قیام گاہ میں گھس کر پاگل ہو گئی تھی۔ شاید تمہیں علم ہو کہ اس کے ایک بازو سے ایک زہریلی سوئی نکلی تھی۔"

پائیلٹ نے متحیرانہ انداز میں اُسے دیکھا۔

"وہ خواہ مخواہ بیچ میں آکودی تھی۔!" گائیڈ بولا۔ "حالانکہ اس کا ان معاملات سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس کے بازو سے نکالی جانے والی سوئی جان لیوا بھی ہو سکتی تھی۔ لیکن میں نے اسے گوارا

نہیں کیا۔ صرف تھوڑی سی سزا دے دی۔ دو تین ماہ میں خود بخود ٹھیک ہو جائے گی وہ تمہارے باس کو ہمارے متعلق کچھ بتانا چاہتی تھی۔ تم سوچ رہے ہو گے کہ آخر ہم ہیں کون.... اچھا یہ بھی سن لو.... ہمارا تعلق اسی ملک کے وفاداروں سے ہے جہاں کے لئے تم لوگ اسلحہ اسمگل آوٹ کرنا چاہتے تھے۔!"

پائیلٹ کچھ نہ بولا۔ گائیڈ کہتا رہا۔ "تم لوگ خود اپنے آدمیوں کے لئے کتنے درندے ہو یہ بھی مجھی سے پوچھو.... تم نے ان زخمیوں تک کو مار کر دفن کر دیا، جو ٹریسنی پارک کی فائرنگ میں زخمی ہوئے تھے اور جہاز کے ساتھ غرق ہو جانے کی کہانی گڑھ ڈالی۔ لیکن ادھر دیکھو.... ہم نے ریڈیو آفیسر وٹالینی تک کو مرنے نہیں دیا۔!"

اچانک پائیلٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ دونوں ہاتھوں سے منہ چھپایا تھا اور گھٹنوں کے بل گر کر روتا رہا تھا۔

"میں جانتا ہوں کہ ابھی تمہارا ضمیر مردہ نہیں ہوا۔ تم مجبور ہو۔ تمہیں شائد بلیک میل کر کے اس دھندے سے لگایا گیا ہے۔!"

"یہی بات ہے.... یہی بات ہے۔!" پائیلٹ سسکیاں لیتا ہوا بولا۔

"ہم نے وٹالینی کو بھی نہیں مرنے دیا۔ وہ ہمارے پاس محفوظ ہے.... اس وقت اسٹیمر پر کوئی بھی نہیں تھا۔ جب وہ تباہ ہوا تھا۔ ورنہ ہونا تو یہی چاہئے تھا کہ تم سبھی غرق ہو جاتے۔!"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کروں....!"

"مجھے صرف ایڈلاوا سے غرض ہے اسے مار ڈالنا چاہتا ہوں۔ اس کے علاوہ کسی کے جسم پر ہلکی سی خراش بھی برداشت نہ کروں گا۔!"

"خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے۔!" پائیلٹ بے ساختہ بولا۔

"پوائنٹ نمبر بارہ سے واقف ہو....!"

"ادھر کے سارے پوائنٹس سے آگاہ ہوں دوسرے کسی ریجن کے کسی پوائنٹ سے واقف نہیں۔!"

"اچھا تو مجھے پوائنٹ نمبر بارہ تک لے چلو....!"

"ضرور لے چلوں گا.... تم نے میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ ان چھ آدمیوں میں سے کوئی

بھی نہیں مرا تھا۔ سب زخمی تھے۔ لیکن الفروزے کے حکم سے انہیں موت کے گھاٹ اتارا گیا اور ان کی لاشیں ضائع کردی گئیں۔ ہم سبھی اس کے لئے تیار نہیں تھے۔ لیکن مجبوری تھی۔ ہم بھی کسی نہ کسی طرح موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے۔!"

"میں سمجھتا ہوں.... چلو اٹھو....!" گائیڈ نے پستول جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"اس کے بعد میرا کیا حشر ہوگا....؟"

"تم جو چاہو....!"

"میں واپس نہیں جانا چاہتا.... یا تو تم مجھے مار ڈالو.... یا آزاد کردو جدھر سینگ سمائیں گے چلا جاؤں گا۔!"

"آزاد ہی کردوں گا۔ بے وجہ مار ڈالنا میرا شیوہ نہیں ہے۔ اس وقت جان سے مارتا ہوں جب خود میری زندگی خطرے میں پڑ جائے۔!"

وہ ہیلی کوپٹر میں آبیٹھے اور پرواز دوبارہ شروع ہوگئی۔ پائیلٹ اب اپنی مرضی سے چل رہا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ کسی ایسی جگہ لینڈ کرنا جہاں سے ہم پیدل جاسکیں اور اسے کانوں کان خبر نہ ہو۔!" گائیڈ نے پائیلٹ سے کہا۔

"پوائنٹ نمبر بارہ کے ہیلی پیڈ کے علاوہ اور کہیں بھی لینڈ نہ کرسکیں گے۔ اور وہاں سے کچھ دور پیدل چل کر عمارت تک پہنچ سکیں گے۔ وہاں صرف باس ہی ہوتا ہے اور عمارت کی دیکھ بھال کے لئے ایک گونگا اور بہرہ آدمی ہے۔!"

"وہ تمہیں پہچانتا ہے۔!"

"ادھر کے سارے پوائنٹس کے نگران مجھے پہچانتے ہیں۔ ان پوائنٹس کا علم صرف مجھے اور الفروزے کو ہے۔ لیکن میں اس سے لاعلم رکھا جاتا ہوں کہ باس کب کہاں ہوگا۔ صرف الفروزے اس کی قیام گاہ سے واقف ہوتا ہے۔!"

"اچھا تو تم ایسا کرنا کہ ہیلی پیڈ پر اتر کر جس طرح میں کہوں اسی طرح میرے ہاتھ پشت پر باندھ دینا اور ہم عمارت کی طرف چلے جائیں گے۔ وہاں پہنچ کر اپنے باس سے کہنا کہ الفروزے کا ٹرانس میٹر خراب ہوگیا ہے۔ اس لئے اس نے اس آدمی کو براہِ راست آپ کے پاس بھجوادیا ہے۔ اسے اس وقت تک زندہ رکھنا ہے جب تک الفروزے کا پیغام آپ تک نہ پہنچ جائے.... کیا

سمجھے۔!"

"سمجھ گیا....!"

"بس پھر میں سمجھ بوجھ لوں گا۔"

"او کے باس....!" پائیلٹ ہنس کر بولا۔

تھوڑی دیر بعد ہیلی کوپٹر نے لینڈ کیا تھا اور پائیلٹ نے سیٹ ہی پر بیٹھے گائیڈ کی ہدایت کے مطابق اس کے ہاتھ پشت پر باندھے تھے۔ کسی مخصوص قسم کی بندش تھی۔

پھر ہیلی کاپٹر سے اتر کر وہ اُسے ایک جانب لے چلا تھا۔ گائیڈ نے آہستہ سے کہا۔ "اپنے تیور ایسے ہی رکھو جیسے سچ مچ گرفتار کر کے لائے ہو۔!"

دفعتاً پائیلٹ چلتے چلتے رک کر بولا۔ "اگر یہ سکیم تھی تو زبردست غلطی ہوئی ہے۔!"

"کہو.... کیا بات ہے....؟"

"مانا کہ کپتان کا ٹرانس میٹر خراب ہو گیا ہے لیکن یہاں کے ہیلی پیڈ پر اترنے سے قبل مجھے ہیلی کاپٹر کے لاسلکی ذریعے سے باس کو آگاہ کر دینا چاہئے تھا۔!"

"اچھا تو پھر....؟"

"یہ چیز اسے شبہے میں مبتلا کر سکتی ہے۔!"

"کیا یہ ہیلی پیڈ اس کی رہائش گاہ سے اتنا قریب ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر کی آواز سن سکا ہو گا۔!"

"یقیناً جناب....!"

"اچھا تو پھر اگر یہ واقعہ خلاف معمول ہے تو وہ ہیلی پیڈ کی طرف آنے کے لئے نکل کھڑا ہوا ہو گا۔!"

"لازمی بات ہے....!"

"لہٰذا یہیں کہیں چھپ کر کچھ دیر انتظار کر لیں۔!"

"یہی مناسب ہو گا جناب....!" پائیلٹ نے کہا اور وہ ایک بڑے پتھر کی اوٹ میں ہو گئے۔ پائیلٹ اپنی کلائی کی گھڑی دیکھے جا رہا تھا۔ لیکن دس منٹ گزر جانے کے باوجود بھی کوئی ادھر سے نہ گزرا۔ پھر وہ بڑبڑایا تھا۔

"ناممکن.... قطعی ناممکن....!"

"میں نہیں سمجھا....!" گائیڈ اسے غور سے دیکھتا ہوا بولا۔

"وہ پوائنٹ نمبر بارہ میں موجود نہیں ہے۔ ورنہ اتنی دیر نہ لگتی اور وہ گونگا اور بہرہ آدمی تو خیر سننے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا۔!"

"اچھا تو اب چلو.... دیکھا جائے گا۔!"

"میری دانست میں اب اس کی ضرورت نہیں رہی کہ آپ کے ہاتھ پشت پر بندھے رہیں۔ وہ گونگا اور بہرہ آدمی وحشی درندہ ہے۔ کم از کم میرے بس کا تو روگ نہیں۔!"

"اچھی بات ہے تو یہ لو....!" گائیڈ نے کہا اور اس کے دونوں ہاتھ خود بخود آزاد ہو گئے۔ رسی آپ ہی کھل کر نیچے گر گئی تھی۔ پائیلٹ متحیر رہ گیا اور گائیڈ چہک کر بولا۔ "یہ اس بندش کا کمال ہے۔!"

پھر وہ دوبارہ چل پڑے تھے۔ فاصلہ جلد ہی طے ہو گیا۔ چوبی عمارت سامنے تھی۔ وہ آگے بڑھتے رہے.... دروازہ کھلا ہوا تھا بے دھڑک اندر داخل ہوئے ان کے قدموں کی آواز دور دور تک گونج رہی تھی۔ لیکن شائد عمارت میں کوئی تھا ہی نہیں جو اس طرف توجہ دیتا۔ پھر ایک جگہ اچانک انہیں رک جانا پڑا سامنے ہی فرش پر کوئی اوندھا پڑا تھا۔ گائیڈ نے جھپٹ کر اسے سیدھا کیا ہی تھا کہ پائیلٹ بوکھلا کر بولا۔ "وٹالینی.... لل.... لیکن تم نے تو کہا تھا۔!"

"میں نے ٹھیک کہا تھا۔!" گائیڈ اس پر جھکتا ہوا بولا۔ "لیکن اب اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ چکی ہے اور میرے سوالات کے جوابات نہیں دے سکے گا۔ بدبخت آدمی....!" اور پھر وہ اچھل کر سیدھا کھڑا ہوا تھا اور چاروں طرف دیکھنے لگا تھا اس کا پستول بھی ہولسٹر سے نکل آیا تھا۔

"کک.... کیا بات ہے....!" پائیلٹ قریب آکر ہکلایا۔

"کہیں ہم پھنس تو نہیں گئے ہیں یا سچ مچ وہ اسے مار ڈالنے کے بعد فرار ہو گیا۔ کیونکہ پوائنٹ نمبر بارہ کا نام میں نے اسی کی زبانی سنا تھا اور شاید اُسی نے بتایا تھا کہ پوائنٹس کا علم تمہارے یا الفروزے کے علاوہ اور کسی کو بھی نہیں! خداوندا... میرے ساتھی اب خطرے میں ہوں گے۔!"

"اگر وہ اس پوائنٹ کو خالی کر گیا ہے تو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے۔!" پائیلٹ بائیں جانب مڑتا ہوا بولا۔ گائیڈ اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ ایک کمرے میں داخل ہو کر پائیلٹ بولا۔ "بلاشبہ پوائنٹ نمبر بارہ ویران ہو چکا ہے۔ یہ دیکھو...." اس نے سامنے والی دیوار کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"کیا دیکھوں....؟"

"اس دیوار پر لاسلکی کے آلات نصب تھے جنہیں نکال لیا گیا ہے اس کا مطلب یہی ہوا کہ اب یہ پوائنٹ ہمیشہ کے لئے ویران ہو گیا۔!"

"اوہ.... دھو کے باز وٹالینی.... آخر تو مارا گیا....!" گائیڈ کراہتا ہوا دروازے کی طرف مڑا تھا۔ پھر یک بیک اس نے دوڑنا شروع کر دیا۔ پائیلٹ اس کے پیچھے دوڑ رہا تھا۔

عمارت سے نکل کر وہ ہیلی پیڈ کی طرف دوڑتے چلے جارہے تھے۔ گائیڈ کی رفتار خاصی تیز تھی لیکن پائیلٹ کا بُرا حال ہو رہا تھا۔ ہیلی پیڈ تک پہنچتے پہنچتے وہ بے دم ہو کر گرا تھا اور گائیڈ کو آواز دی تھی۔ گائیڈ پلٹ کر دوڑتا ہوا اس کے قریب پہنچا اور جھک کر اسے کسی ننھے سے بچے کی طرح اٹھایا تھا اور کاندھے پر ڈال کر پھر ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑنے لگا تھا۔ اس نے اُسے اس بار دوسری سیٹ پر ڈالا اور خود پائیلٹ کرنے بیٹھ گیا۔ انجن جاگا تھا پنکھے گھومنے لگے تھے اور پھر وہ تیزی سے فضا میں بلند ہوتا چلا گیا تھا۔ خود پائیلٹ سیٹ پر پڑا بُری طرح ہانپے جارہا تھا۔ ہیلی کاپٹر کی رفتار خاصی تیز تھی اور گائیڈ اسے پائیلٹ کرتے ہوئے فنی مہارت کا ثبوت دے رہا تھا.... پائیلٹ خاموشی سے اسے دیکھتا اور ہانپتا رہا۔

"میں اب لکو کی طرف جارہا ہوں۔!" گائیڈ زور سے بولا۔ "میرے ساتھی سخت خطرے میں ہوں گے۔ وٹالینی نے تو اپنے باپ کو بھی دھوکا دیا۔ اس نے اپنی گردن بچا لینے کے لئے میرے اور میرے ساتھیوں کے بارے میں تمہارے باس کو اطلاع دی ہو گی لیکن تم نے دیکھا کہ پہلے خود ہی مار ڈالا گیا۔!"

پائیلٹ کچھ نہ بولا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے گنگ ہو گیا ہو۔

ہیلی کاپٹر کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی جارہی تھی اور گائیڈ کی آنکھیں چنگاریاں برسا رہی تھیں۔

لکڑی کے جھونپڑوں کی بستی دیکھ کر جیمسن دنگ رہ گیا۔ یہ جھونپڑوں کی بستی تھی یا کوئی ماڈل ٹاؤن تھا۔ عمارات لکڑی ہی کی بنائی گئی تھیں لیکن عجیب تھیں۔ اور ان کی چھتیں تکون کی

شکل میں اوپر اٹھی چلی گئی تھیں۔ دور سے ایسا لگتا تھا جیسے بے شمار مندروں کی بستی ہو۔!

بستی سے کچھ ہی دور میریانا نے گاڑی رکوائی تھی اور پلوینو سے کہا تھا وہ انہیں وہیں اتار کر فوراً واپس ہو جائے اس نے مزید کچھ کہے بغیر یہی کیا تھا اور خاموشی ہی سے گاڑی موڑلی تھی۔ میریانا اسے بڑے دکھ کے ساتھ دیکھ رہی تھی۔ جب گاڑی نظروں سے اوجھل ہو گئی تو میریانا جیمسن کو ایسی جگہ لے آئی جہاں وہ ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گئے۔ بستی سے کوئی انہیں نہیں دیکھ رہا تھا۔!

"میرا میک اپ صاف کردو....!" اس نے جیمسن سے کہا اور وجہ دریافت کرنے پر بولی۔ "اس کے بغیر میں اس گھر میں داخل نہ ہو سکوں گی جہاں پناہ لینی ہے۔ تم چاہو تو اپنا میک اپ برقرار رکھو۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ بات جیمسن کی سمجھ میں آگئی تھی اور وہ اس کا میک اپ صاف کرنے بیٹھ گیا۔ اس میں خاصا وقت صرف ہوا تھا کیونکہ پلاسٹک میک اپ تھا۔ پھر میریانا کسی قسم کے محلول میں روئی کا ٹکڑا ڈبو ڈبو کر چہرے کی جلد کی صفائی کرتی رہی تھی ساتھ ہی وہ جیمسن کو بتاتی جارہی تھی کہ وہ کن لوگوں کے ساتھ قیام کرے گی۔ اس کے بیان کے مطابق اس کا ایک چچا مسولینی کی ڈکٹیٹر شپ کے زمانے میں اپنی بیوی سمیت فرانس کی طرف فرار ہو گیا تھا کیونکہ وہ ایک جمہوریت پسند پارٹی سے تعلق رکھتا تھا اور پارٹی سرکاری طور پر معتوب ہو کر انڈر گراؤنڈ ہو گئی تھی پھر جب اس پارٹی کے افراد نے ہٹلر، مسولینی گٹھ جوڑ کی سن گن پائی اور انہیں یہ بھی محسوس ہوا کہ اب کیا ہونے والا ہے تو وہ اس گٹھ جوڑ کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے نکل کھڑے ہوئے۔ کام پوشیدہ ہی طور پر ہو رہا تھا۔ لیکن سرکاری محکمہ سراغ رسانی جو عملی طور پر براہِ راست مسولینی کے چارج میں تھا، اُن کے پیچھے پڑ گیا۔ ایسے ایسے مظالم ہوئے تھے ان بے چاروں پر کہ زمین و آسمان کانپ اٹھے تھے۔ پھر اس کا چچا اور چچی دونوں ملک سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ جنگ عظیم کے اختتام پر جب اتحادیوں نے اٹلی کو اپنے کنٹرول میں لیا تو وہ دونوں واپس آگئے تب سے وہ اسی بستی میں فروکش تھے۔ لاولد تھے اور بوڑھے ہو چکے تھے۔ میریانا نے اپنے اس رشتے دار کے بارے میں ایڈلاوا کو کچھ نہیں بتایا تھا ویسے وہ اس کے دوستوں تک سے واقف تھا۔!

بہر حال وہاں سے اٹھ کر وہ دونوں بستی میں آئے تھے۔ میریانا شاید پہلے بھی یہاں آتی رہی

تھی۔اس لئے سیدھی وہیں پہنچی تھی۔ جہاں پہنچنا چاہئے تھا۔

اس کے یہ دونوں رشتے دار بے حد خوش اخلاق ثابت ہوئے جیمسن کا تعارف اپنے ایک اچھے دوست کی حیثیت سے کرایا جو بغرض سیاحت مراکش سے آیا تھا اور اس کی فرم سے لین دین رکھتا تھا۔

وہ رات انہوں نے پر سکون اور گھریلو ماحول میں گزاری تھی۔ میریانا کا چچا جیمسن کو مسولینی کے دور کے جبر واستبداد کی داستانیں سناتا رہا تھا۔ دوسرے دن وہ بستی کی سیر کو نکلے تھے۔ پھر دوپہر کے کھانے کے وقت گھر کی طرف واپس ہی ہو رہے تھے کہ انہیں پانچ باوردی اور مسلح پولیس والے دکھائی دیئے.... ان کے ساتھ بوڑھا پلوینو بھی تھا۔ پلوینو کی نظر جیمسن پر پڑی تھی اور اس نے کچھ کہہ کر اس کی طرف ہاتھ اٹھا دیا تھا۔ بس پھر کیا تھا انہوں نے بڑی پھرتی سے ریوالور نکالے تھے اور ان دونوں کا نشانہ لے کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"پپ.... پولیس....!" جیمسن ہکلایا۔

"ہرگز نہیں....!" میریانا بولی۔ "ایڈلاوا کے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ کاش تم نے بھی اپنا میک اپ صاف کر دیا ہوتا۔ پلوینو نے تمہیں ہی پہچانا ہے۔!"

وہ نشانہ لئے اُن کی طرف بڑھے آ رہے تھے۔ اور یہ دونوں رک گئے تھے۔

"عورت وہ نہیں ہے.... لیکن وہ یہی ہے....!" پلوینو قریب پہنچ کر پولیس والوں سے بولا اور جیمسن کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "تم لوگ بھی بالآخر دوسری قسم کے بدمعاش ثابت ہوئے ہو۔!"

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے معزز بزرگ....!" جیمسن بولا۔

"بکواس بند کرو....!" ایک پولیس والا دھاڑا۔ "چپ چاپ ہمارے ساتھ چلو ورنہ یہیں گولی مار دی جائے گی۔!"

"اس کے باوجود بھی یہ وہ عورت نہیں ہے جو میرے ساتھ معزز پلوینو کی مہمان رہی تھی۔!" جیمسن بھنا کر بولا۔

"کوئی بھی ہو.... اسے بھی چلنا پڑے گا۔!"

جیمسن نے کہا تھا کہ وہ قانون کے نام پر اُن سے ضرور تعاون کرے گا لیکن وہ وہاں سے اپنا

سامان تو اٹھا لے جہاں ٹھہرا ہوا ہے لیکن ایک نہیں سنی گئی تھی وہ بستی سے باہر ایک جگہ لائے گئے تھے جہاں ایک مائیکرو بس کھڑی ہوئی تھی۔ انہی میں سے ایک آدمی بس ڈرائیو کر رہا تھا۔

میریانا جیمسن کے برابر ہی گم سم بیٹھی تھی۔ گاڑی نے شاید ایک ڈیڑھ میل کا فاصلہ طے کیا تھا کہ ایک ہیلی کوپٹر چنگھاڑتا ہوا ان کے اوپر سے گزر گیا اور شاید وہ پلٹا تھا اور اس نے ٹھیک بس کے اوپر ہی اوپر پرواز شروع کر دی تھی۔ سپاہیوں کے چہروں پر جھنجھلاہٹ کے آثار نظر آنے لگے تھے۔ ایک نے کھوپڑی کھڑکی سے باہر نکال کر اوپر دیکھا تھا اور گندی سی گالی دی تھی۔

ڈرائیور نے چیخ کر کہا۔ "کیوں بکواس کر رہا ہے کہیں بڑا آدمی خود ہی نہ ہو۔!" اس نے جھپٹ کر کھڑکی سے سر اندر کر لیا۔ میریانا نے معنی خیز نظروں سے جیمسن کی طرف دیکھا تھا اس نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ پھر میریانا اس کی طرف جھک کر کان میں چیخنے لگی تھی۔ "ہم وہ نہیں۔ جو باہر سے نظر آتے ہیں.... بڑا آدمی وہی ہے جسے چھوٹے آدمی نہ جانتے ہوں۔!"

ان کے قریب بیٹھے ہوئے چاروں سپاہی انہیں گھورنے لگے۔

"ضرور وہی ہے....!" ڈرائیور چیخ کر بولا۔ "پائیلٹ گاڑی روکنے کا اشارہ کر رہا ہے۔ اشارے میں دائرہ اور کراس بھی شامل ہے ہمارا مخصوص اشارہ۔!"

اُس سپاہی کی گھگھی بند ہو گئی جس نے کھڑکی سے سر نکال کر گالیاں دی تھیں۔ گاڑی روک دی گئی۔ ہیلی کوپٹر اوپر فضا ہی میں معلق ہو گیا تھا۔ یہاں کہیں لینڈ کرنے کی جگہ نہیں تھی۔ ہیلی کوپٹر سے رسیوں کی سیڑھی لٹکا دی گئی اور ایک باوردی آدمی نیچے اترنے لگا۔ اس کے شانوں پر ایسے نشان لگے ہوئے تھے جو بہت ہی اعلیٰ عہدوں کے لئے مخصوص تھے۔ چار سپاہی گاڑی سے اتر آئے تھے اور حیرت سے آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھے جا رہے تھے۔ نیچے اتر کر اُس نے پائیلٹ کو کسی قسم کا اشارہ کیا تھا۔ رسیوں کی سیڑھی اوپر کھینچ لی گئی اور ہیلی کوپٹر گھوم کر مغرب کی طرف چلا گیا۔ جیمسن نے سپاہیوں کے چہرے پر ایسے آثار پائے جیسے آنے والا ان کے لئے قطعی اجنبی ہو۔ پھر بھی ان کے ہاتھ سیلیوٹ کے لئے اٹھ گئے تھے اور اس نے سیلیوٹ لینے کے بعد ان سے پوچھا تھا کہ سب کام ٹھیک ہوا ہے یا نہیں.... پھر بس میں جھانکا۔

"یہ وہ عورت تو نہیں ہے۔!" دفعتاً اس نے کڑک کر کہا۔

"لل.... لیکن یہ اسی کے ساتھ تھی جناب....!"

"میں تمہیں جہنم رسید کر دوں گا۔!" آفیسر پیر پٹخ کر دھاڑا۔ "آخر وہ نکل ہی گئی نا۔!" پھر وہ پلوینو سے بولا۔ "کیوں بوڑھے کیا یہ وہی عورت ہے۔!"

"نن.... نہیں جناب....! میں نے تو کہا تھا کہ یہ وہ نہیں ہے لیکن یہ اسے بھی لے آئے۔!"

"خیر.... خیر....!" وہ پر تشویش لہجے میں سپاہیوں سے بولا۔ "چلو بیٹھو گاڑی میں۔!"

ڈرائیور نے نیچے اتر کر بڑے ادب سے اگلی سیٹ کا دروازہ کھولا تھا۔ وہ بیٹھ گیا اور ڈرائیور نے گھوم کر اسٹیئرنگ کی طرف والے دروازے سے اندر بیٹھتے ہوئے انجن اسٹارٹ کر دیا۔ آفیسر نے اس سے کہا تھا۔ "لکو چلو.... بوڑھے کے گھر پر....!"

پھر یہ سفر نہایت خاموشی سے طے ہوا تھا۔ گاڑی پلوینو کے مکان کے سامنے ہی روکی گئی۔

"میں دونوں قیدیوں کے ساتھ یہیں رکوں گا۔!" آفیسر نے سپاہیوں سے کہا۔ "تمہیں فوراً ٹریمیزو کے لئے روانہ ہو جانا ہے وہاں ولاڈی بورا میں تمہیں کپتان الفروزے کو رپورٹ دینی ہے۔ اس سے کہہ دینا کہ قیدیوں کو ہیڈ کوارٹر میں پہنچا دیا جائے گا۔!"

"بب.... بہت اچھا جناب....!"

"ٹھہرو....!" آفیسر ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "مجھے تم پر رحم آرہا ہے۔ کپتان کو یہ ہرگز نہ بتانا کہ اصل عورت فرار ہو گئی ہے ورنہ وہ کھال گرا دے گا۔ میں خود ہی بعد میں ٹھیک کر لوں گا.... بس بھاگ جاؤ۔!"

"جناب وہ نام پھر بتا دیجئے.... ولادی بورا تو یاد ہے۔!"

"کپتان الفروزے....!"

"بہت بہتر جناب....!" اس نے کہا تھا اور دوڑتا ہوا گاڑی کی طرف چلا گیا تھا۔ گاڑی فراٹے بھرتی ہوئی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔!"

"بوڑھے تم بھی اندر جاؤ۔!" آفیسر دھاڑا اور پلوینو بھد بھد دوڑتا ہوا اندر چلا گیا تھا۔

"تمہارے بغلی ہولسٹر میں ریوالور موجود ہے۔!" آفیسر نے جیمسن سے کہا۔ لیکن اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لو....!"

"ہولسٹر خالی ہے.... ان حرام زادوں نے وہیں چھین لیا تھا۔!" جیمسن اکڑ کر بولا۔ "میں تم سے مرعوب نہیں ہوں۔!"

"شٹ اپ یو جیمبو شر مپ....!"

جیمسن بوکھلا گیا کیونکہ یہ آواز عمران کی تھی میریانا انگلش نہیں جانتی تھی۔ لیکن وہ بھی چونک پڑی تھی۔ اُسے شاید صرف شبہہ ہوا تھا۔ عمران نے دوبارہ آواز کو بدلتے ہوئے انگلش ہی میں کہا۔ "ہاں یہ میں ہی ہوں لیکن ابھی اس پر ظاہر نہ ہونے دینا.... پہلے یہاں سے کہیں اور کھسک چلو....!" اس کے بعد پھر اطالوی میں کہا تھا۔ "چلو آگے بڑھو.... میں تمہارے پیچھے ہوں، سمت بتاتا چلوں گا۔!"

وہ انہیں اسی سمت لے چلا تھا جہاں انہوں نے لکو کے ساحل پر اپنی لانچ سے فرار ہونے کے بعد پناہ لی تھی۔ آدھے گھنٹے میں یہ فاصلہ طے ہوا تھا اور پولیس آفیسر کی ہدایت پر اسی چٹانی کٹاؤ میں جا بیٹھے تھے۔

"آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے....؟" میریانا نے حیرت سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جہاں سے چلے تھے وہیں پہنچ گئے۔!" آفیسر بولا۔ "لیکن اس بار آواز عمران کی اصل آواز تھی۔ میریانا اچھل پڑی اور پھر ایسا معلوم ہوا جیسے اُسے سکتہ ہو گیا ہو۔!

"کہیں مر نہ جانا اسی حالت میں۔!" عمران نے اپنے مخصوص جلانے والے لہجے میں کہا۔

"ظالم....!" وہ یک بیک چونک کر بولی۔ "بر بر ڈھمپ! میں تم سے محبت کروں گی۔!" پھر اس نے جھپٹ کر عمران کا سر تھاما تھا اور دھڑا دھڑ اس پر اپنا سر مارنے لگی تھی۔

"ہائے مر گیا.... ارے چھوڑو.... مم.... مرا.... مرا....!" عمران ہر چوٹ پر بصد خلوص کراہے جا رہا تھا۔ بالآخر میریانا کی گرفت ڈھیلی پڑنے لگی۔ پھر اگر جیمسن آگے بڑھ کر اسے سنبھال نہ لیتا تو گر ہی پڑی ہوتی۔ وہ بے ہوش ہو گئی تھی اور جیمسن عمران کی شکل دیکھ دیکھ کر کھی کھی کھی کیے جا رہا تھا۔

کچھ دیر بعد میریانا ہوش میں آ گئی تھی لیکن وہ اس کی شکل نہیں دیکھ سکتے تھے کیونکہ اب اندھیرا پھیل گیا تھا اور میریانا بھی خاموش تھی۔ عمران اور جیمسن اردو میں اپنی اپنی بپتی سناتے رہے تھے۔ جب عمران نے گائیڈ بن کر الفروزے کو الو بنانے کا قصہ سنایا تو جیمسن ہنس ہنس کر بے حال ہو گیا۔

"لیکن ہے بلا کا جی دار اور بے خوف آدمی....!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "ایڈ لاوا بھاگتا پھر رہا

ہے۔ لیکن الفروزے ٹس سے مس نہیں ہو رہا۔ ارے لوئیسا کا انجام اس کی نظر میں تھا۔ اس کے باوجود بھی علانیہ تنہا گھومتا پھرتا تھا۔!"

"یہ بات نہیں ہے.... آپ ہیں ہی قسمت کے سکندر.... لیکن کیا آپ کو یقین ہے کہ پائیلٹ اس ہیلی کوپٹر کو اسی عمارت میں پہنچادے گا جہاں سے اسے لائے تھے۔!"

"ایکس ٹو کے مقامی ایجنٹ اپنا ہیلی کوپٹر نہیں ضائع ہونے دیں گے۔ تم اس کی فکر مت کرو.... فی الحال پائیلٹ وہی کرے گا جو اس سے کہا جائے گا۔ کیونکہ وہ وٹالینی کی لاش دیکھ چکا ہے اور اب وہ الفروزے تک پہنچ ہی نہیں سکے گا جیسے ہی ہیلی کاپٹر اس عمارت میں اترے گا پائیلٹ بھی میرے مقامی مددگاروں کے ہاتھ لگ جائے گا اور وہ اسے زیر حراست رکھیں گے۔ وٹالینی کا حشر دیکھ لینے کے بعد میں اب کسی پر بھی اعتماد نہیں کر سکتا۔!"

"ان محترمہ کے بارے میں کیا خیال ہے....؟" جیمسن کا اشارہ میریانا کی طرف تھا۔

"یہ بالکل ٹھیک ہے.... کیا تم نے ابھی اس کا اظہارِ محبت نہیں ملاحظہ فرمایا تھا۔!"

"تو یہ ساتھ ہی رہے گی۔!"

"یہی سمجھ لو....!"

جیمسن نے اسے وہ سب کچھ بھی بتایا جو اس کے جانے کے بعد میریانا کی زبانی ایڈلاوا سے متعلق معلوم ہوا تھا۔ پھر چونک کر بولا۔ "ارے آپ نے ابھی تک یہ تو بتایا ہی نہیں کہ یک بیک ہم تک کیسے پہنچے تھے۔!"

"پوائنٹ نمبر بارہ سے سیدھے لکو کی طرف پرواز کی تھی۔ پلوینو کے گھر پہنچا تھا تو معلوم ہوا کہ پولیس والے آئے تھے جنہوں نے بوڑھے کو ڈرا دھمکا کر تم لوگوں کے بارے میں پوچھا اور پوری معلومات حاصل کر کے اسے بھی ساتھ لے گئے تھے۔ اتفاق سے پلوینو کی بیٹی کو تفصیل یاد رہ گئی تھی ورنہ تم لوگوں تک پہنچنا دشوار ہو جاتا۔ بہر حال پلوینو کا گھرانہ وٹالینی کے انجام سے بے خبر ہے اچھا ہے وہ یہی سمجھتے رہیں کہ ان کا بیٹا زندہ ہے اور ملک سے باہر چلا گیا ہوگا۔ مجھے ان لوگوں سے ہمدردی ہے۔!"

"لیکن آپ ایڈلاوا پر بھی ہاتھ نہ ڈال سکے....!" جیمسن بولا۔

"کبھی نہ کبھی تو ہاتھ لگے گا۔ ادھر بھی اب یہی عالم ہے.... تخت یا تختہ.... پوائنٹ نمبر بارہ

تو اب ہمیشہ کے لئے ویران ہو چکا۔ وہ ادھر کا رخ بھی نہیں کرے گا۔!"

دفعتاً میریانا چیخی.... "ارے بربرو.... اب اپنی بربری ختم کرو.... ورنہ میں پتھر سے محبت شروع کر دوں گی۔!"

دونوں ہنس پڑے تھے اور عمران نے اطالوی میں کہا تھا۔ "مجھے افسوس ہے بے بی کہ بات بات پر ڈھمپ ہو جانے کی عادت میری فطرت ثانیہ بن گئی ہے۔ اب احتیاط رکھی جائے گی۔ کیا تم نے ابھی تک مجھے معاف نہیں کیا۔!"

"مجھ سے مت بولو....!" وہ جھلا کر چیخی تھی اور پھر رونے لگی تھی کسی ننھی سی بچی کی طرح جو کسی میلے ٹھیلے میں اپنے گھر والوں سے بچھڑ کر دوبارہ آملی ہو۔! اور جیمسن اس طرح اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ رہا تھا جیسے اس وقت عمران کی شکل دکھائی دینا بے حد ضروری ہو۔ خود عمران کی حالت بھی عجیب تھی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے۔ وہ کس طرح خاموش ہو گی آخر جیمسن بولا "میں نہ کہتا تھا کہ یہ ہو کر رہے گا۔!"

"کیا ہو کر رہے گا....!" عمران نے ناخوش گوار لہجے میں کہا اب وہ اطالوی ہی میں گفتگو کر رہے تھے۔

"یہی کہ آخر کب تک بچتے پھریں گے میں نے میریانا کو بتا دیا تھا کہ آپ کے قبیلے میں شادی کس طرح ہوتی ہے۔!"

"تو کیا ہوا....؟ کون سی خرابی ہے ان رسومات میں....!"

"تم چپ رہو.... جیمو جھینگے....!" دفعتاً وہ روتے روتے چیخی.... "ورنہ میں تمہارا سر پھوڑ دوں گی۔!"

"میں عرب ہوں محترمہ....! میرے یہاں سر پھاڑ دینے سے شادی نہیں ہوتی۔ پہلے لڑکی کے والدین کے ڈھیروں مکھن لگانا پڑتا ہے۔ تب کہیں بات بنتی ہے۔!"

"تم کیوں بکواس کئے جا رہے ہو....!" عمران نے جیمسن کو للکارا۔

"تو پھر رونا کیوں نہیں بند کرتی۔!"

"تم سے مطلب....!" وہ جھنجھلا کر بولی۔ "مجھے بتاؤ کہ یہ اپنی زبان میں کیا کہتا رہتا تھا۔!"

"یہی کہ....!"

اور پھر عمران کو ایک بار پھر اطالوی میں اپنی روداد دہرانی پڑی تھی۔

"تم بہت زیادہ تیزی دکھا رہے ہو۔!" وہ بالآخر بولی۔ "مجھے ڈر ہے کہیں ٹھوکر نہ کھاؤ۔!"

"جب سے پیدا ہوا ہوں ٹھوکریں ہی کھا رہا ہوں۔ لیکن ابھی تک تو میری صحت پر کوئی بُرا اثر پڑا نہیں۔!"

"ایڈلاوا.... بہت بڑا مکار ہے۔!"

"ہوگا.... دیکھیں گے.... ابھی تو وہ پوائنٹ نمبر بارہ کو تباہ کر کے بھاگ نکلا ہے۔!"

"وٹالینی نے خواہ مخواہ اپنی جان دی۔!"

"بہت زیادہ مایوس ہو گیا تھا مجھے ڈر ہے کہ آخر کار تم بھی کہیں یہی نہ کرو۔!"

"میں تمہیں آگاہ کئے دیتی ہوں اگر اب تم نے مجھے اس طرح چھوڑا تو یہی کروں گی۔!"

"یہ تو ناممکن ہے کہ تم ہر جگہ میرے ساتھ رہ سکو.... دونوں مارے جائیں گے۔!"

"آپ دونوں مارے جائیں یا نہ مارے جائیں لیکن میں بھوک سے مر جاؤں گا۔!" جیمسن بولا۔

"آج رات تو ہم تمہیں تل کر کھائیں گے.... جیمبو جھینگے....!" میریانا چہکی تھی۔ اب شاید اس کا موڈ کسی قدر ٹھیک ہو گیا تھا۔

"یہی کر ڈالو تا کہ اس تکلیف سے نجات ملے۔

"سوال تو یہ ہے کہ اس وقت ہم جائیں گے کہاں۔ اندھیرے میں حلیے تبدیل کرنا بھی ممکن نہیں۔ خیر تم لوگ بیٹھو.... میں کچھ کرتا ہوں۔!"

"ناممکن....! تم اکیلے نہیں جا سکتے۔!"

"تب تو پھر بھوکا ہی رہنا پڑے گا۔!"

"پرواہ نہیں....!" میریانا بولی۔

"میں جا رہا ہوں.... کیا آپ کا ریڈی میڈ میک اپ میری ناک پر فٹ ہو سکے گا....؟" جیمسن نے عمران سے پوچھا۔

"جی نہیں....! اس میک اپ کے لئے ناک ضروری ہے اور آپ صرف چہرہ ہیں وہ بھی اسی وقت نظر آتا ہے جب آپ مور چھل بنے ہوئے ہوں ورنہ بس یہ معلوم ہوتا ہے جیسے کھجور کے تنے پر ناریل رکھ دیا گیا ہو۔!"

"براہِ کرم.... براہِ.... کرم....!" جیمسن اردو میں بولا۔ "اگر آپ پر لڑکیاں برستی ہیں تو مجھ غریب کو ذلیل نہ کیجئے.... یہ مجھ پر عاشق نہیں ہو سکتی۔ کئی بار ٹرائی کر چکا ہوں۔!"

"کیا مجھے گالیاں دے رہا ہے....؟" میریانا نے پوچھا۔

"نہیں کچھ نجی اور خاندانی مسائل بھی ہیں ہمارے ساتھ....!" عمران نے کہا اور جیمسن سے اردو میں بولا۔ "صبر کرو...! جب یہ سو جائے گی تو تمہارے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کروں گا۔!"

"اچھی بات ہے....! لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ آپ نے لوئیسا سے بڑی بے دردی کا برتاؤ کیا ہے۔ کیا یہ سچ ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے پاگل ہو گئی ہے۔!"

"ڈاکٹر تو یہی کہہ رہے ہیں۔ لیکن میرے تجربے کے مطابق ٹھیک ہونے میں کئی ماہ لگیں گے۔ خواہ مخواہ ٹانگ اڑا بیٹھی تھی۔ اس معاملے میں.... میری جگہ اور کوئی ہوتا تو جان سے مار دیتا۔!"

"آخر آپ کے پاس کتنی قسم کی زہریلی سوئیاں ہیں۔!"

"درجنوں قسم کی.... اگر چاہوں تو ایک سوئی تمہاری بھوک بھی مٹا سکتی ہے۔!"

"شکریہ....! میں بھوکا ہی بھلا.... اب آپ اپنی بے بی کو سلانے کی کوشش کیجئے۔!"

"میرا دم گھٹ رہا ہے....!" میریایا بولی۔

"اچھا.... اچھا.... اب سونے کی کوشش کرو.... بہت تھک گئی ہو۔!"

"میں سو جاؤں گی....!" وہ ہنس کر بولی۔ "اس خیال میں بھی نہ رہنا.... تم دونوں سو جاؤ میں جاگتی رہوں گی.... ورنہ تم پھر بھاگ کھڑے ہو گے۔!"

"دیکھا آپ نے....!" جیمسن اردو میں غرایا۔ "ساری دنیا کی عورتیں ایک جیسی ہوتی ہیں۔ خدا انہیں غارت کرے۔!"

"اس بار اس نے ضرور مجھے گالی دی ہو گی۔!" میریانا قہقہہ لگا کر بولی۔

پھر سچ مچ جیمسن کی زبان سے گالی ہی نکلی تھی اور عمران "ہائیں ہائیں" کرتا رہ گیا تھا۔